محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم

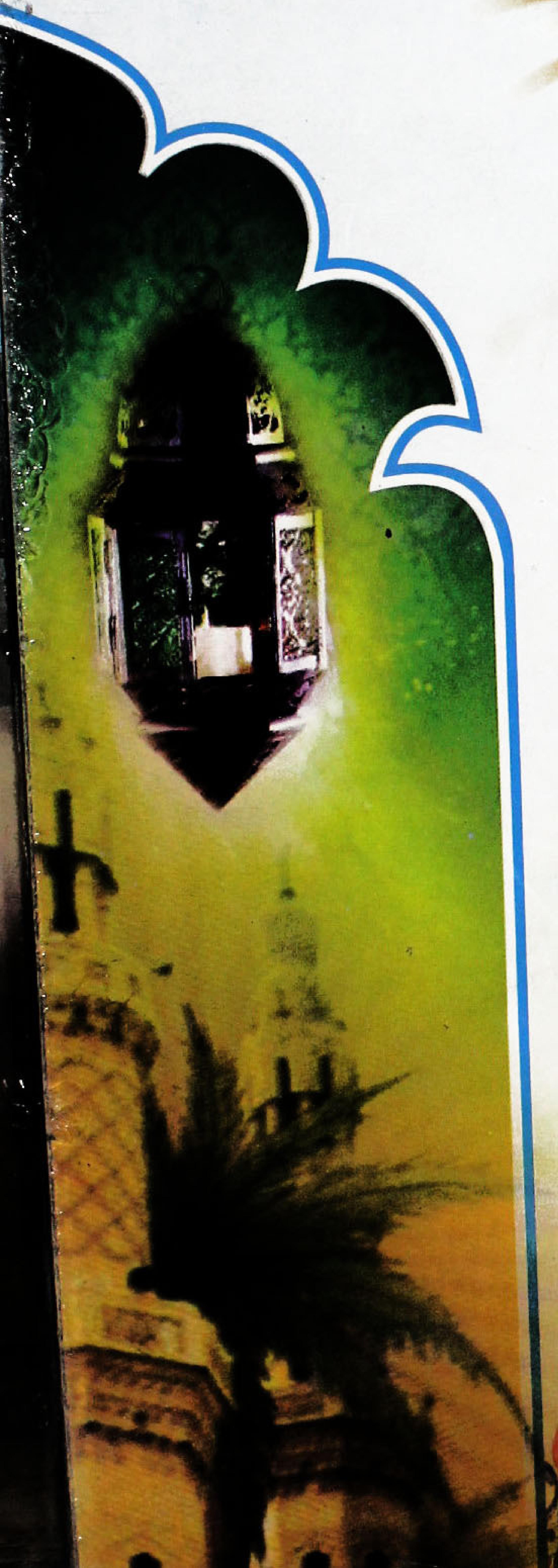

اپنی صفات کے آئینے میں

تالیف

ازالحق صدیقی

نظر ثانی

محمد عظیم حاصل پوری

صبح روشن

● جملہ حقوق بحق صبح روشن محفوظ ہیں

◄ اہتمام : عبدالوارث ساجد

◄ نام کتاب : محمد ﷺ اپنی صفات کے آئینے میں

◄ تالیف : اعجاز الحق صدیقی

◄ اشاعت : جون 2012

◄ قیمت : -/190 روپے

صبح روشن

پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز لاہور پاکستان

مسلم سنٹر چیٹرجی روڈ اُردو بازار لاہور

042-37360665 , 0300-4516709

Marfat.com

مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ وَالَّذِينَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ

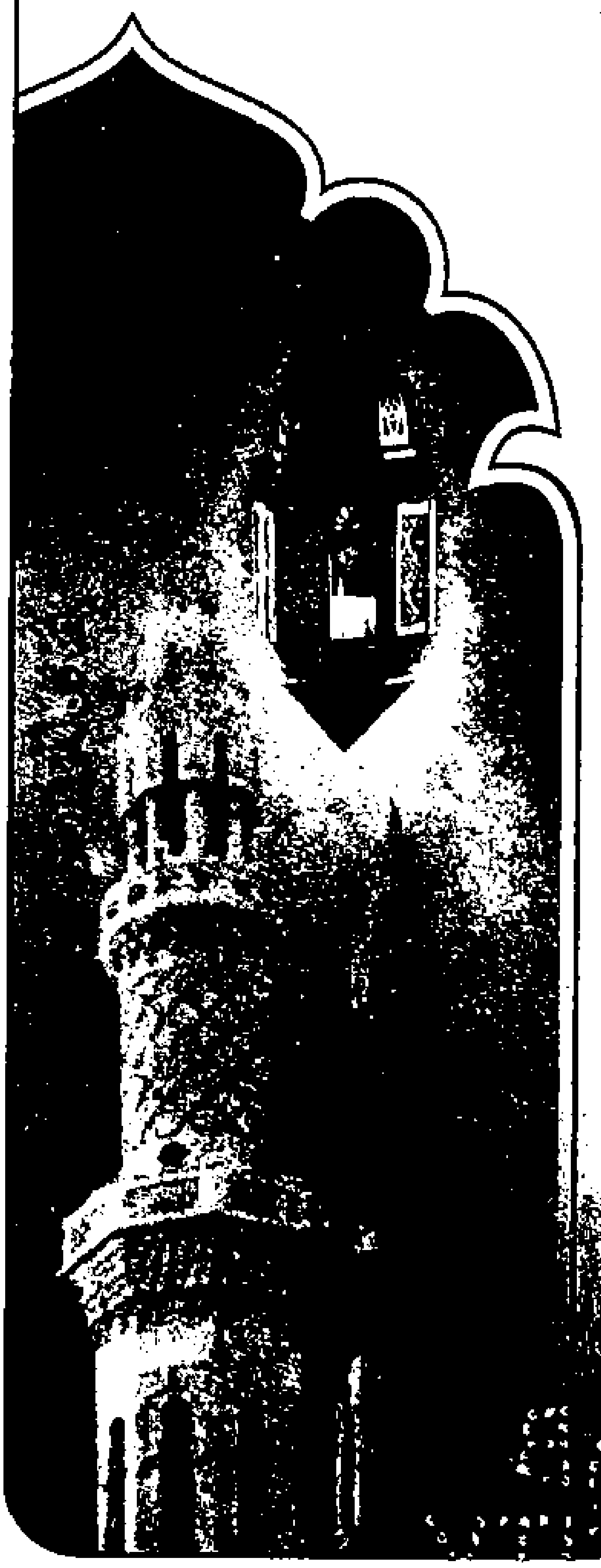

اپنی صفات کے آئینے میں

تالیف
اعجاز الحق صدیقی

نظرثانی
محمد عظیم حاصل پوری

صبح روشن

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

Marfat.com

فہرست مضامین

مضامین	صفحہ نمبر
عرض مؤلف	13
فضائل محمد ﷺ	15
آپ ﷺ کیسے تھے؟	15
پتھروں کا سلام پانے والے	15
آپ ﷺ کا پسینہ بہترین خوشبو	16
تیس جوانوں کی طاقت رکھنے والے	17
شجاعت والے	17
دنیا کے بہترین سردار	18
آپ ﷺ سچے نبی ہیں	19
حضور برکت والے	20
معجزات والے	20
چرواہے نے محمد ﷺ کو دودھ دوہتے دیکھا تو مسلمان ہو گیا	22
ام معبد رضی اللہ عنہا کی بکری اور رسول اللہ ﷺ	23
محمد ﷺ اپنی صفات کے آئینے میں	25
اچھے نام ونسب والے	25
پاک سینے والے	26
بہترین بچپن والے	26

Marfat.com

مضامین

صفحہ نمبر

- جنگ فجار میں حصہ لینے والے 28
- حلف الفضول میں شامل ہونے والے 28
- سفر تجارت کرنے والے 29
- امانت دیانت والے 29
- محمد ﷺ بکریاں چرانے والے 30
- غیر اللہ کا ذبیحہ کھانے سے انکار کرنے والے 30
- کوہ صفا پر چڑھ کر اعلانیہ دعوت دینے والے 31
- فرشتوں کا دفاع پانے والے 32
- تعمیر کعبہ میں شرکت کرنے والے 33
- غار حراء میں اللہ کی عبادت کرنے والے 34
- نبوت کا تاج پہننے والے 35
- دعوت الی اللہ کا اعلان کرنے والے 38
- منڈیوں اور میلوں میں تبلیغ کرنے والے 38
- توحید کی دعوت دینے والے 39
- پہاڑ کی گھاٹیوں میں نماز پڑھنے والے 39
- مشکلات برداشت کرنے والے 40
- معراج کرنے والے 40
- سدرۃ المنتھیٰ تک جانے والے 41
- عقیدہ کی اصلاح کرنے والے 42
- غار ثور میں قیام کرنے والے 42
- الصادق الامین کا لقب پانے والے 44
- نکاح کرنے والے 44

Marfat.com

مضامین	صفحہ نمبر
مدنی زندگی	47

ہجرت کرنے والے	47
سخت محنت کرنے والے	48
مہاجرین وانصار کو بھائی بنانے والے	50
قیصر شاہ روم کے نام خط لکھنے والے	50
نجاشی کو خط لکھنے والے	51
بنام کسریٰ خط لکھنے والے	51
بنام حارث بن ابی شمر غسانی	52
ہوذہ بن علی حنفی سردار یمامہ کو خط لکھنے والے	52
مقوقس شاہ مصر کے نام خط لکھنے والے	52
منذر بن ساویٰ عبدی کو خط لکھنے والے	53
جلندی کے بیٹوں جیفر اور عبد کو خط لکھنے والے	53
آداب نبویہ ﷺ	54
بچوں پر شفقت کرنے والے	54
پڑوسیوں کا احترام کرنے والے	54
ماں باپ کا احترام کرنے والے	55
سادہ لباس اور بستر والے	57
حسد و بغض نہ کرنے والے	57
کنجوسی نہ کرنے والے	58
بیویوں کے درمیان عدل کرنے والے	58
قناعت پسندی کرنے والے	59
خوراک کو تکلف سے پاک رکھنے والے	60

Marfat.com

مضامین

صفحہ نمبر

ماں کا احترام کرنے والے	61
جانی دشمنوں سے حسن سلوک کرنے والے	61
بیٹوں سے محبت کرنے والے	62
مریض کی عیادت کرنے والے	63
طالب علموں سے محبت کرنے والے	64
طہارت حاصل کرنے والے	65
عاجزی انکساری کرنے والے	65
غصہ نہ کرنے والے	66
جانوروں کے حقوق کا خیال کرنے والے	67
مریضوں کا خیال رکھنے والے	68
غلاموں پر شفقت کرنے والے	69
صلہ رحمی کرنے والے	70
گھر والوں کو پردے کا حکم دینے والے	71
حیا والے	72
بزرگوں کا احترام کرنے والے	73
اپنے ولیمہ میں صحابہ رضی اللہ عنہم کو شریک کرنے والے	73
اجتماعی کاموں میں مشاورت کرنے والے	74
بیٹیوں سے پیار کرنے والے	75
اپنے آنسو بہانے والے	76
صبر و تحمل والے	77
اپنی ذات پر فکر کرنے سے منع کرنے والے	77
صدقہ نہ کھانے والے	78

Marfat.com

مضامین

صفحہ نمبر

باکمال سخی	78
باکمال اخلاق والے	79
فخر و تکبر کی مذمت کرنے والے	79
علم کی فضیلت بیان کرنے والے	80
حسن اخلاق والے	81
حسن ظن رکھنے والے	81
اللہ کا ذکر کرنے والے	82
عفو و درگزر کرنے والے	83
مسلمان کی عزت کا خیال رکھنے والے	84
بزرگوں کا احترام سکھانے والے	84
خادموں اور غلاموں کا خیال رکھنے والے	84
مظلوموں کی مدد کرنے والے	85
اچھے اخلاق کی تلقین کرنے والے	86
تکبر سے دوری کی نصیحت کرنے والے	86
گالی گلوچ سے منع کرنے والے	87
طعنہ دینے سے روکنے والے	88
عبادات نبویہ ﷺ	89
نبی کریم ﷺ کا وضوء	89
وضو سے فراغت کے بعد کی دعائیں	90
نبی کریم ﷺ کی نماز	91
سینے پر ہاتھ باندھنے والے	92
نماز میں سورۃ الفاتحہ پڑھنے والے	93
آمین کہنے والے	93

Marfat.com

مضامین

صفحہ نمبر

سجدہ شکر کرنے والے 93
سجدہ سہو کرنے والے 94
حالت سجدہ میں دعا کرنے والے 94
فوت شدہ نمازوں کی قضائی دینے والے 94
نماز تراویح پڑھنے والے 95
نماز وتر پڑھنے والے 95
نماز استسقاء پڑھنے والے 96
نماز جمعہ پڑھنے والے 96
قیام اللیل کرنے والے 97
قنوت نازلہ کرنے والے 97
حج کرنے والے 97
تلبیہ پکارنے والے 98
رکن یمانی پر دعا کرنے والے 98
میقات میں قیام کرنے والے 99
بیت اللہ کی عظمت کے لیے دعا کرنے والے 99
بیت اللہ سے بتوں کو نکالنے والے 99
خطبہ حجۃ الوداع دینے والے 100
روزہ رکھنے والے 102
رسول اللہ ﷺ کی افطاری 102
اعتکاف کرنے والے 102
عیدین منانے والے 102
قربانی کرنے والے 103

Marfat.com

مضامین

صفحہ نمبر

- عید کے دن آپ کا معمول 103
- آپ ﷺ کی قربانی کے جانور 103

غزوات وسرایا نبویہ ﷺ 105

- امیر کی اطاعت کا حکم دینے والے 105
- جنگی تلواروں والے 103
- غزوات میں شرکت کرنے والے 107
- مال غنیمت تقسیم کرنے والے 110
- فتح کے لیے دعا کرنے والے 110
- صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا لشکر خیبر کی طرف بھیجنے والے 111
- پرچم جہاد داماد کو دینے والے 111
- عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی بیعت کرنے والے 113
- سپہ سالاروں کو وصیت کرنے والے 113
- فتح مکہ کے دن خطبہ دینے والے 114

آخری ایام 116

- آخری باتیں 116
- آخری نماز 116
- رفیق اعلیٰ سے ملاقات 117

Marfat.com

Marfat.com

تقدیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى أَشْرَفِ الْأَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ، أَمَّا بَعْدُ:

سیرت النبی ﷺ ایک ایسا موضوع ہے جس پر قلم اٹھانا ہر مصنف باعث سعادت سمجھتا ہے اور ایسا کیوں نہ ہو کہ ایسی عظیم ہستی جس کو اللہ رب العالمین نے خاتم الانبیاء، امام الانبیاء جیسے عظیم القابات سے نوازا ہے اور آپ ﷺ کے ہر ہر فعل اور قول کو محفوظ رکھنے کا اہتمام فرمادیا ہے اور آپ کی زندگی جو ہمارے لیے اسوہ حسنہ قرار دی گئی ہے۔

سیرت النبی ﷺ پر بہت سی کتابیں لکھی جا چکی ہیں۔ حتی کہ غیر مسلم بھی لکھنے پر اور عظیم انسانوں میں سب سے پہلے نمبر پر آپ ﷺ کو ذکر کرنے پر مجبور ہوئے۔ ہر لکھنے والا اپنے انداز سے سیرت کے موتیوں کو ایک کتابی شکل میں سجانا باعث سعادت سمجھتا ہے ہر سیرت النبی پر نئی تحریر ایک نایاب ہیرے کی طرح سامنے آتی ہے اسی طرح عزیزم اعجاز الحق صدیقی حفظہ اللہ نے بھی ''محمد ﷺ اپنی صفات کے آئینہ میں'' ایک مختصر کتابچہ لکھ کر سیرت نگاروں کی لسٹ میں اپنا نام شامل کروانے کی مبارک سعی کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی یہ کوشش قبول فرمائے ان کو مزید لکھنے کی توفیق سے نوازے۔ آمین

مولانا محمد عظیم حاصل پوری حفظہ اللہ کی راہنمائی اور کوشش سے کئی ایک طلبہ مختلف عنوانات پر مقالات لکھنے میں کامیاب ہوئے ہیں اور الحمد للہ یہ کتابچے ہر اسلامی کتب

Marfat.com

خانے پر دستیاب ہیں۔ اللہ تعالیٰ مولانا محمد عظیم حاصل پوری حفظہ اللہ کی تمام حسنات کو قبول فرما کر انہیں اجر عظیم عطا فرمائے۔ اسے پرنٹ کرنے کی سعادت صبح روشن کے چیئر مین عبدالوارث حفظہ اللہ کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی محنتوں کو قبول فرمائے۔ آمین!

رحمت اللہ شاکر
مدرس مسجد مکرم
ماڈل ٹاؤن گوجرانوالہ

Marfat.com

فضائل محمد ﷺ

آپ ﷺ کیسے تھے؟

چمکتا رنگ ،تابناک چہرہ ،خوبصورت ساخت ،سرگیں آنکھیں ،لمبی پلکیں ،بھاری آواز، لمبی گردن، سفید وسیاہ آنکھیں ،درمیانہ قد ،رفقاء کی بات توجہ سے سنتے اگر آپ ﷺ حکم دیں تو وہ لپک کر بجالاتے ہیں مطاع ومکرم ،نہ ترش رو ،نہ لغو گو۔حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ آپ ﷺ کا قد مبارک درمیانہ تھا رنگ گورا گلابی ،ہاتھ اور پاؤں کی انگلیوں پر گوشت زیادہ تھا آپ ﷺ چلتے ہوئے اس طرح معلوم ہوتے کہ آپ ﷺ کسی ڈھلوان پر چل رہے ہیں ۔آپ ﷺ کے کندھوں کے درمیان مہر نبوت تھی ۔آپ ﷺ خاتم النبین تھے ،سب سے زیادہ جرأت مند ،سب سے زیادہ صادق اللہجہ ۔سب سے زیادہ عہدو پیمان کے پابندوفا ،اور سب سے زیادہ نرم طبیعت اور سب سے زیادہ شریف ،اور جو آپ ﷺ کو اچانک دیکھتا ہیبت زدہ ہو جاتا۔آپ ﷺ کا وصف بیان کرنے والا یہی کہے گا کہ میں نے آپ ﷺ سے پہلے اور بعد آپ ﷺ جیسا نہیں دیکھا۔[1]

پتھروں کا سلام پانے والے

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

[إِنِّي لَأَعْرِفُ حَجَرًا بِمَكَّةَ كَانَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ

---

① الرحیق المختوم و سیرت ابن ہشام (۲۰۲،۲۰۱/۱)

Marfat.com

أُبْعَثَ إِنِّي لَأَعْرِفُهُ الآنَ.]

''میں اس پتھر کو پہچانتا ہوں جو مکہ میں ہے وہ مجھے نبوت سے پہلے سلام کیا کرتا تھا۔ میں اس کو اب بھی پہچانتا ہوں۔''[1]

آپ ﷺ کا پسینہ بہترین خوشبو

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے گھر تشریف لائے اور آرام فرمانے لگے۔ آپ ﷺ کو پسینہ آیا میری ماں ایک شیشی لائی اور آپ ﷺ کا پسینہ پونچھ کر اس میں ڈالنے لگی آپ ﷺ کی آنکھ کھل گئی آپ ﷺ نے پوچھا:

["يَا أُمَّ سُلَيْمٍ! مَا هٰذَا الَّذِي تَصْنَعِينَ؟" قَالَتْ هٰذَا عَرَقُكَ نَجْعَلُهُ فِي طِيبِنَا وَهُوَ مِنْ أَطْيَبِ الطِّيبِ.]

''اے ام سلیم یہ کیا کر رہی ہو؟ وہ بولی آپ ﷺ کا پسینہ ہے جسے جمع کر رہی ہوں جس کو ہم اپنی خوشبو میں شامل کرتے ہیں اور وہ سب سے بڑھ کر عمدہ خوشبو ہے۔''[2]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ:

''آپ ﷺ کسی راستے تشریف لے جاتے اور پھر آپ ﷺ کے بعد کوئی اور گزرتا تو آپ ﷺ کے جسم یا پسینہ کی خوشبو کی وجہ سے جان جاتا کہ آپ ﷺ یہاں سے تشریف لے گئے ہیں۔ اور آپ ﷺ کے کندھوں کے درمیان مہر نبوت تھی جو کبوتر کے انڈے کے برابر تھی۔''[3]

---

(1) مسلم، الفضائل، باب فضل نسب النبی ﷺ .... (۲۲۷۷)

(2) مسلم، فضائل النبی ﷺ، باب طیب عرق النبی ﷺ

(3) مختصر شمائل الترمذی للألبانی (ص/۲۲) وطبقات ابن سعد (۱/۲۳۰) والحاکم (۳/۱۰۹)

Marfat.com

تیس جوانوں کی طاقت رکھنے والے

رسول اللہ ﷺ کی خصوصیت تھی کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے تیس آدمیوں کی قوت عطاء فرمائی تھی اس کی دلیل حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ

[يَدُورُ عَلَى نِسَائِهِ فِي السَّاعَةِ الْوَاحِدَةِ مِنَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، وَهُنَّ إِحْدَى عَشْرَةَ. قَالَ قُلْتُ لِأَنَسٍ أَوَكَانَ يُطِيقُهُ قَالَ كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّهُ أُعْطِيَ قُوَّةَ ثَلَاثِينَ.]

"رات یا دن میں بیک وقت اپنی تمام بیویوں کے پاس جاتے تھے وہ گیارہ عورتیں تھیں راوی حدیث قتادۃ نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا رسول اللہ ﷺ اتنی طاقت رکھتے تھے۔ انھوں نے بتایا ہم باتیں کیا کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کو تیس مردوں کی قوت دی گئی ہے۔"[1]

شجاعت والے

انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ ﷺ سب سے زیادہ اچھے اور سب سے زیادہ بہادر تھے۔

[وَلَقَدْ فَزِعَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ لَيْلَةً فَخَرَجُوا نَحْوَ الصَّوْتِ فَاسْتَقْبَلَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ وَقَدِ اسْتَبْرَأَ الْخَبَرَ.]

مدینہ والوں میں گھبراہٹ پھیلی تو لوگ آواز کی جانب نکل بھاگے راستے میں انھیں رسول اللہ ﷺ ملے آپ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے کی ننگی پشت پر سوار تھے اور آواز والی جگہ کا معائنہ کر کے واپس آرہے تھے۔ گلے میں تلوار حمائل تھی اور فرما رہے تھے۔ مت گھبراؤ مت گھبراؤ پھر گھوڑے کے بارے میں فرمایا: بھئی یہ تو سمندر کی چال چلتا ہے۔ یا یہ کہا ہمیں تو یہ سمندر

[1] صحيح بخاری الغسل باب إذا جامع ثم عاد... (٢٦٨)

Marfat.com

معلوم ہوا ہے۔"[1]

دنیا کے بہترین سردار

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

"رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ عشاء کی نماز پڑھی اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر بطحاء کی طرف نکل گئے وہاں پہنچ کر انہیں بٹھایا اور ان کے گرد ایک خط (لکیر) کھینچ کر فرمایا تم اس خط سے باہر نہ نکلنا۔ تمہارے پاس کچھ لوگ آئیں گے تم ان سے بات نہ کرنا (اگر تم نہیں کرو گے) تو وہ بھی تم سے بات نہیں کریں گے۔ پھر آپ ﷺ نے جہاں کا ارادہ کیا تھا۔ چلے گئے میں وہیں بیٹھا ہوا تھا کہ میرے پاس کچھ لوگ (یعنی جن) آئے گویا کہ وہ جاٹ ہیں۔ ان کے بال اور بدن نہ تو میں ننگے دیکھتا تھا اور نہ ہی ڈھکے ہوئے۔ وہ میرے طرف آئے لیکن اس خط (لکیر) سے تجاوز نہ کر سکتے۔ پھر نبی اکرم ﷺ کی طرف جاتے۔ یہاں تک کہ رات کا آخری حصہ ہو گیا۔ پھر نبی اکرم ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا میں پوری رات نہیں سو سکا۔ پھر میری طرف خط میں داخل ہوئے اور میری ران کو تکیہ بنا کر لیٹ گئے آپ ﷺ جب سوتے تو خراٹے لینے لگتے میں اسی حال میں تھا اور نبی اکرم ﷺ میری ران پر سر رکھے سو رہے تھے کہ کچھ لوگ آئے جنہوں نے سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ ان کے حسن و جمال کو اللہ ہی جانتا ہے۔ وہ لوگ مجھ تک آئے پھر ایک آپ ﷺ کے سرہانے بیٹھ گیا اور دوسرا آپ ﷺ کے پاؤں کے پاس۔

[ثُمَّ قَالُوا بَيْنَهُمْ مَا رَأَيْنَا عَبْدًا قَطُّ أُوتِيَ مِثْلَ مَا أُوتِيَ

---

[1] صحيح بخاری، الجهاد والسير، باب الحمائل و تعليق السيف بالعنق (۲۹۰۸)

Marfat.com

هٰذَا النَّبِيُّ إِنَّ عَيْنَيْهِ تَنَامَانِ وَقَلْبُهُ يَقْظَانُ اضْرِبُوا لَهُ مَثَلاً مَثَلُ سَيِّدٍ بَنَى قَصْرًا ثُمَّ جَعَلَ مَأْدُبَةً.]

پھر کہنے لگے ہم کوئی بندہ ایسا نہیں دیکھا جسے وہ کچھ دیا گیا ہو۔ جو اس نبی ﷺ کو عطاء کیا گیا ہے۔ ان کی آنکھیں سوتی ہیں اور دل جاگتا رہتا ہے۔ ان کے لیے مثال بیان کرو۔ ان کی مثال ایک سردار جیسی ہے جس نے محل بنایا اور اس میں دسترخوان لگوا کر لوگوں کو کھانے پینے کے لیے بلایا۔ پھر جس نے اس کی دعوت قبول کی اس نے کھایا پیا اور جس نے دعوت قبول نہیں کی اس نے اسے سزا دی یا فرمایا عذاب دیا۔ پھر وہ لوگ اٹھ گئے اور نبی اکرم ﷺ جاگ گئے۔

اور فرمایا تم نے سنا ان لوگوں نے کیا کہا۔ جانتے ہو یہ کون تھے؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ﷺ زیادہ جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہ فرشتے تھے۔ جو مثال انہوں نے بیان کی جانتے ہو وہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ﷺ زیادہ جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: انہوں نے جو مثال بیان کی وہ یہ ہے کہ رحمان نے جنت بنائی اور لوگوں کو بلایا۔ جس نے اس کی دعوت قبول کی وہ جنت میں داخل ہو گیا اور جس نے انکار کیا اسے عذاب دیا۔"[1]

آپ ﷺ سچے نبی ہیں

یہود آپ ﷺ کے اوصاف حمیدہ، اخلاق حسنہ اور جملہ کمالات سے آپ ﷺ کی نبوت کو پہچانتے تھے لیکن حسد و بغض کی بناء پر ایمان لانے کیلئے تیار نہ تھے اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتے ہیں:

---

[1] جامع ترمذی، الامثال، باب ماجاء فی مثل اللہ لعبادہ (۲۸۶۱) والدارمی (۷/۱)

Marfat.com

﴿يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ﴾

''وہ آپ کو اس طرح پہچانتے تھے جس طرح اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں''۔

آپ کا چچا ابوطالب جس نے ہمیشہ آپ کا دفاع کیا آپ سے تعاون و ہمدردی کا اظہار کیا، دل سے نبوت کی تصدیق بھی کی لیکن زبان سے کلمہ شہادت نہ پڑھا، جب نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے چچا کو دعوت دی، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللہ پڑھنے کو کہا تو ابوطالب نے کہا:

[لَوْلَا أَنْ تُعَيِّرَنِي قُرَيْشٌ يَقُولُونَ إِنَّمَا حَمَلَهُ عَلٰى ذٰلِكَ الْجَزَعُ لَأَقْرَرْتُ بِهَا عَيْنَكَ.]

''بھتیجے! اگر قریش کی طعنہ زنی کا ڈر نہ ہوتا کہ وہ کہیں گے کہ گھبراہٹ نے ابوطالب کو لا الٰہ الا اللہ کہنے پر مجبور کر دیا تو میں یہ کلمہ پڑھ کر تیری آنکھیں ضرور ٹھنڈی کرتا''۔ [1]

حضور برکت والے

نفیسہ رضی اللہ عنہا بنت منیبہ جو یعلیٰ بن منیبہ کی بہن تھیں۔ کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پچیس برس کے ہوئے مکے میں اس وقت تک آپ امین کے نام سے موسوم تھے۔ اور یہ نام اس لیے مشہور تھا کہ نیک خصلتیں آپ کی ذات میں حد کمال کو پہنچیں ہوئی تھیں۔ [2]

معجزات والے

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: ''مکہ مکرمہ کے بعض سردار جن میں ولید بن مغیرہ، ابوجہل بن ہشام، عاص بن وائل، اسود بن عبدالمطلب، نضر بن حارث شامل تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مطالبہ کرنے لگے کہ ہمیں کوئی معجزہ دکھاؤ۔ اگر تم سچے ہو تو ہمیں چاند کے دو ٹکڑے کر کے دکھاؤ۔ ایک ٹکڑا جبل ابی قبیس پر ہو تو دوسرا جبل قعیقعان پر'' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ''اگر میں تمہارا یہ مطالبہ پورا کر دوں تو کیا تم ایمان لے آؤ گے؟'' وہ بولے:

① مسلم، الایمان، باب الدلیل علیٰ صحۃ اسلام من حضرہ الموت (۲۴)

② طبقات ابن سعد (۱۷۳/۱)

Marfat.com

”بالکل!“ یہ چودھویں کی رات تھی۔رسول اللہ ﷺ نے رب کریم سے دعا کی کہ وہ ان کا مطالبہ پورا فرما دے۔آپ ﷺ کی دعا سے فی الواقع چاند دو ٹکڑے ہوگیا۔ایک ٹکڑا ابو قبیس پہاڑ پر نظر آرہا تھا اور دوسرا قُعیقعان پہاڑ پر۔رسول اللہ ﷺ نے بلند آواز سے فرمایا:”گواہ رہو۔گواہ رہو۔“

کفار نے دیکھا تو آنکھیں ملنے لگے کہ شاید ہماری نگاہوں کو دھوکہ ہوا ہے، پھر دوبارہ دیکھا، تب بھی چاند اسی طرح دو نیم نظر آیا۔وہ دوبارہ آنکھیں ملنے لگے اور پھر دیکھا تب بھی دو ٹکڑے صاف نظر آرہے تھے۔آخر کار کہنے لگے:”محمد (ﷺ) نے ہماری آنکھوں پر جادو کر دیا ہے۔“ پھر ایک دوسرے سے کہنے لگے:”محمد ﷺ نے ہم پر جادو کر دیا ہے مگر وہ سب لوگوں پر تو جادو نہیں کر سکتا۔اردگرد سے آنے والے لوگوں کا انتظار کرو۔اگر وہ بتائیں کہ انہوں نے بھی چاند کے دو ٹکڑے دیکھے ہیں تو پھر محمد سچا ﷺ ہیں۔“ پھر وہ آنے والے قافلوں سے تحقیق کرنے لگے۔سب نے یہی بتایا کہ ہم نے بھی چاند کے دو ٹکڑے دیکھے ہیں۔لیکن یہ بدنصیب اُنھیں بھی جھوٹا کہنے لگے۔اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں:

﴿اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَ انْشَقَّ الْقَمَرُ ۝ وَ اِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَ يَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ۝ وَ كَذَّبُوْا وَ اتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ وَ كُلُّ اَمْرٍ مُّسْتَقِرٌّ ۝﴾ [القمر: 1-3]

”قیامت قریب آگئی اور چاند دو ٹکڑے ہوگیا اور اگر وہ کوئی نشانی دیکھتے ہیں تو منہ موڑ لیتے اور کہتے ہیں کہ یہ بڑا مضبوط جادو ہے اور انہوں نے (آنکھوں دیکھی چیز کی) تکذیب کی اور اپنی خواہشات کے پیچھے لگے اور ہر کام ٹھہرا ہوا ہے (اس کا وقت مقرر ہے۔)“ [1]

---

[1] صحیح البخاری، مناقب الأنصار، باب انشقاق القمر (٣٨٦٨)(٣٦٣٦) ومسلم (٢٨٠٢)

Marfat.com

چرواہے نے محمد ﷺ کو دودھ دوہتے دیکھا تو مسلمان ہو گیا

حضرت قیس بن نعمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ چھپتے چھپاتے ہجرت کر کے مدینہ کی طرف جارہے تھے تو ایک غلام کے پاس سے گزر ہوا۔

جو بکریوں کا چرواہا تھا۔ آپ ﷺ نے اس سے دودھ مانگا تو وہ چرواہا کہنے لگا:

''میرے پاس تو کوئی بکری نہیں جس کا دودھ دوہا جائے۔ ہاں! البتہ یہ ایک اونٹنی ہے سردیوں کے آغاز پر حاملہ ہوئی تھی اور پھر اس نے حمل گرا دیا اور دودھ اسکے تھنوں میں بھی نہیں۔''

آپ ﷺ نے چرواہے کو کہا ان باتوں کو چھوڑو' تم یہی اونٹنی لے آو۔ آپ نے اونٹنی کو باندھا پھر اپنا مبارک ہاتھ اس کے تھن کو لگایا' دعا کی اور اونٹنی نے دودھ اُتار دیا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو آواز دی، برتن لاؤ۔

ابو بکر رضی اللہ عنہ فوراً برتن لے آئے آپ ﷺ اونٹنی کا دودھ دوہنے لگ گئے۔ دودھ دوہنے کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کہا! اے ابوبکر رضی اللہ عنہ دودھ پیو۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دودھ کو خوب سیر ہو کر پیا پھر آپ ﷺ دودھ دوہنے لگے دودھ دوہنے کے بعد آپ ﷺ نے خود دودھ پیا۔ یہ منظر دیکھ کر چرواہے سے رہا نہ گیا وہ بول اٹھا:

چرواہا: ''تجھے اللہ کی قسم! بتاؤ تو کون ہے؟ اللہ کی قسم میں نے آپ جیسا بندہ زندگی میں کبھی نہیں دیکھا۔''

رسول کریم ﷺ: ''کیا تو وعدہ کرتا ہے کہ اگر تجھے بتلادوں تو تو بات چھپا کر رکھے گا''؟

چرواہا: ''جی ہاں''

١٥٨٥٤٩

Marfat.com

رسول کریم ﷺ: ''میں اللہ کا رسول محمد ﷺ ہوں۔''
چرواہا: ''کیا آپ وہی ہیں جن کے بارے میں قریش کہتے ہیں کہ وہ صابی (بے دین) ہے۔''
رسول کریم ﷺ: ''ہاں! وہ ایسا ہی کہتے ہیں۔''
چرواہا: ''میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نبی ہیں اور میں اس بات کی بھی شہادت دیتا ہوں کہ جو آپ لے کر آئے ہیں وہ حق ہے کیونکہ جو آپ نے کیا ہے، وہ سوائے نبی کے کوئی نہیں کر سکتا اب میں آپ پیروکار رہوں۔''
رسول کریم ﷺ: ''موجودہ حالات میں میری پیروی تیرے بس کی بات نہیں۔ جب تجھے معلوم ہو کہ میں غالب آ گیا ہوں تو تو ہمارے پاس آ جانا۔''
قربان جایئے رحمۃ للعالمین ﷺ کی حکیمانہ نرمی پر کہ آپ ﷺ نے ایک غلام اور چرواہے کی ہمت اور استطاعت کو دیکھا تو اس کے مطابق مشورہ دیا کہ یہ تو ٹھیک ہے کہ اب تو مسلمان ہے' مگر ابھی انتظار کر' ہمیں قوت پکڑ لینے دے کہ تب تیرے لئے اسلام کا اعلانیہ اظہار کوئی مسئلہ نہیں رہے گا بلکہ عزت و افتخار کا باعث ہوگا۔ [1]

ام معبد کی بکری اور رسول اللہ ﷺ

جناب ہشام اپنے والد حبیش بن خویلد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ جناب ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عامر بن فہیرہ کے ساتھ ام معبد کے خیمے کے پاس پہنچے یہ خاتون ذرا بڑی عمر کی تھی۔ یہ صحن میں بیٹھی رہتی اور آنے والوں کو پانی پلاتی اور کھانا کھلاتیں۔ اللہ کے رسول ﷺ جب ام معبد رضی اللہ عنہا کے گھر پہنچے تو آپ ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ

---

(1) مستدرک حاکم (۹،۸/۳)(۴۲۷۴) واسنادہ صحیح وطبرانی کبیر (۳۴۳/۱۸)(۸۷۴) واسناد صحیح.

Marfat.com

نے ام معبد رضی اللہ عنہا سے پوچھا کیا تمہارے پاس گوشت اور کھجور ہیں۔ تاکہ وہ ہم آپ سے خرید لیں لیکن اس کے پاس تو کچھ بھی نہ تھا۔ لوگ ان دنوں خشک سالی اور قحط سالی کا شکار تھے۔ اس دوران اللہ کے رسول ﷺ کی ایک کونے میں نظر پڑ گئی جہاں ایک بکری تھی۔ آپ ﷺ نے پوچھا: ام معبد رضی اللہ عنہا یہ بکری کیسی ہے۔ ام معبد نے کہا۔ یہ اپنی عمر کی وجہ سے اس قابل نہ تھی کہ ریوڑ کے ساتھ چلی جاتی لہٰذا یہاں کونے میں کھڑی ہے۔ آپ ﷺ نے پوچھا کیا یہ دودھ والی ہے؟ ام معبد نے کہا یہ بیچاری اس قابل کہاں تب آپ ﷺ نے کہا کہا تم مجھے اجازت دیتی ہو کہ میں اس کا دودھ دوہ لوں ام معبد نے کہا ماں باپ صدقے اگر آپ ﷺ اس میں دودھ دیکھتے ہیں تو دوہ لیجیے۔ اب رسول کریم ﷺ نے بکری کے تھن پر ہاتھ پھیرا اللہ کا نام لیا اور دعا کی تو بکری نے دودھ دینے کے لیے پاؤں پھیلا دیے تھن دودھ سے بھر گئے۔ آپ ﷺ نے برتن منگوایا تو ام معبد اتنا بڑا برتن لے کر آئیں کہ وہ بھر جائے جو کئی لوگوں کے لیے کافی ہو۔ آپ ﷺ نے اس میں دودھ دوہا حتیٰ کہ یہ برتن بھر گیا اور اس کے اوپر جھاگ ہی جھاگ تھی۔ پھر آپ ﷺ نے ام معبد کو دودھ پلایا وہ خوب سیر ہو گئی تو آپ ﷺ نے اپنے ساتھیوں کو بلایا سب سے آخر میں خود پیا آپ ﷺ کے ساتھیوں نے دوبارہ پیا اور خوب سیر ہو گئے۔ پھر آپ ﷺ نے دوسری بار دودھ دوہنا شروع کیا حتیٰ کہ اس برتن کو بھر دیا۔ اور اسے ام معبد کے پاس ہی چھوڑ دیا۔ ام معبد نے اسلام قبول کر لیا۔ اللہ کے نبی ﷺ سوئے منزل چل پڑے۔ [1]

(1) مستدرک حاکم (۳/۱۰،۹)(۴۲۷۴) والطبرانی فی الکبیر (۴/۴۸)(۳۶۰۵)

Marfat.com

محمد ﷺ اپنی صفات کے آئینے میں

اچھے نام ونسب والے

آپ ﷺ کا نام محمد ﷺ اور احمد ﷺ ہے۔ والد کا نام عبداللہ اور ماں محترمہ آمنہ ہیں۔ آپ ﷺ کے دادا کا نام عبدالمطلب ہے۔ آپ ﷺ کی دادی کا نام فاطمہ نانی برہ اور نانا کا نام وہب تھا۔ آپ ﷺ کا کوئی بہن بھائی نہیں تھا، آپ ﷺ کی رضاعی والدہ ثویبہ اور حلیمہ سعدیہ ہیں۔ آپ ﷺ کے والد صاحب دس بھائی اور چھ بہنیں تھیں۔ ①

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نسب کا تذکرہ فرماتے تو اپنے سلسلہ نسب کو معد بن عدنان بن اُدد سے آگے نہ بڑھاتے بلکہ یہاں تک پہنچ کر رک جاتے اور ارشاد فرماتے سلسلہ نسب ملانے والے جھوٹے ہیں۔ ②

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں سردار فرزندان آدم ہوں۔ ③

واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرزندان ابراہیم میں اسماعیل علیہ السلام کو، اولاد اسماعیل میں بنی کنانہ کو، بنی کنانہ میں قریش کو، قریش میں بنی ہاشم کو اور بن ہاشم میں سے مجھے برگزیدہ فرمایا ہے۔ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے زمین کے دو برابر

---

① رحمۃ للعالمین (۱/۳۸) ② طبقات ابن سعد (۱/۶۴)
③ طبقات ابن سعد (۱/۳۰)

Marfat.com

حصے کیے جو بہترین تھا مجھے اس میں رکھا اس حصے کی بھی تین تہائیاں کیں۔ جو بہترین تہائی تھی مجھے اس میں رکھا اقوام انسانی میں سے قوم عرب کو پسند فرمایا عرب میں قریش کو قریش میں بنی ہاشم کو بنی ہاشم میں اولاد عبدالمطلب کو اور ان میں سے مجھ کو۔ (1)

پاک سینے والے

صحیح مسلم میں ہے: ''اللہ کے رسول ﷺ کے پاس جبریل علیہ السلام آئے۔ اُس وقت آپ بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے۔ انہوں نے آپ کو پکڑا اور زمین پر لٹا لیا، پھر سینہ چاک کر کے آپ کا دل نکالا۔ دل چیر کر اُس میں سے ایک ٹکڑا نکالا اور کہا: ''یہ رہا شیطان کا حصہ'' پھر دل کو سونے کے ایک تھال میں رکھ کر زمزم کے پانی سے دھویا، پھر اُس کو دوبارہ اُس کی اصل جگہ رکھ دیا۔ دوسرے بچے بھاگتے ہوئے آپ ﷺ کی رضاعی ماں کے پاس گئے اور شور مچانے لگے کہ ''محمد کو قتل کر دیا گیا۔'' گھر والے بھاگتے ہوئے آئے تو آپ ﷺ اُن کو سامنے سے آتے دکھائی دیے۔ آپ کا رنگ اڑا ہوا تھا۔'' حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''میں سلائی کے نشانات آپ کے سینہ مبارک پر دیکھا کرتا تھا۔'' (2)

بہترین بچپن والے

محمد بن صالح رحمہ اللہ کہتے ہیں ابو طالب جب ملک شام کو چلے تو رسول اللہ ﷺ ساتھ تھے۔ یہ پہلی مرتبہ کا واقعہ ہے جب آپ ﷺ کی عمر بارہ سال کی تھی۔

شام کے شہر بصرہ میں جب اترے تو وہاں ایک راہب تھا جسے بحیرا کہتے تھے۔ وہ اپنے ایک صومعہ (عبادت خانہ میں) رہتا تھا جس میں علماء نصاریٰ رہا کرتے تھے یہاں ایک کتاب کا درس بھی دیتے تھے۔

قافلے والے بحیرا کے پاس اترے بحیرا کی حالت یہ تھی کہ اکثر قافلے گزرا کرتے

---

(1) طبقات ابن سعد (۱/۳۰۔۳۱)

(2) صحیح مسلم، الایمان، باب الاسراء برسول اللہ الی السموات۔۔۔ (۱۶۲)

Marfat.com

تھے۔مگر وہ ان سے ہم کلام بھی نہ ہوتا تھا۔اس سال نوبت آئی تو حسب معمول اس کے صومعے کے قریب ہی اترے کہ پہلے جب بھی ادھر سے گزرتے یہیں اترا کرتے تھے بحیرا نے (اب کی مرتبہ) ان کے لیے کھانا پکوایا اور سب کو دعوت دی۔دعوت دینے کا سبب یہ ہوا کہ قافلہ پہنچا تو بحیرا نے دیکھا کہ ایک بادل ہے جو تمام لوگوں کو چھوڑ کرا کیلے ایک رسول اللہ ﷺ پر سایہ کئے ہوئے ہے۔لوگ درخت کے نیچے اترے۔تو بحیرا نے دیکھا وہی بادل درخت کے اوپر سایہ کئے ہوئے ہے۔رسول اللہ ﷺ اس کے سائے میں آئے تو شاخیں سرسبز ہوگئیں۔بحیرا نے یہ حالت دیکھی تو کھانا منگوایا اور پیغام بھیجا اے جماعت قریش میں نے تمہارے لیے کھانا تیار کروایا ہے۔میں چاہتا ہوں کہ تم سب اس میں شریک ہو۔چھوٹے بڑے آزاد غلام کوئی بھی نہ رہ جائے۔اس سے میری عزت ہوگی۔

ایک شخص نے کہا بحیرا آج تیری کوئی خاص بات ہے۔تو ہمارے لیے ایسا نہیں کیا کرتا تھا۔بحیرا نے کہا میں تمہاری خدمت کرنا چاہتا ہوں اور تم اس کے مستحق ہو۔سب لوگ آئے مگر کم سنی کے باعث رسول اللہ ﷺ رہ گئے کیونکہ سب میں آپ ہی چھوٹے تھے۔قافلے کا سامان درخت کے نیچے تھا آپ بھی وہیں بیٹھے رہے۔بحیرا نے ان لوگوں کو دیکھا تو کیفیت کو وہ جانتا پہچانتا تھا کسی میں نہ پائی اور کہیں نظر نہ آئی وہ بادل سر پر دکھائی نہ دیا بلکہ وہ تو وہیں رسول اللہ ﷺ کے سر پر رہ گیا۔بحیرا نے دیکھ کر کہا تم میں سے کوئی ایسا نہ ہو کہ میرے ہاں کھانا کھانے سے رہ جائے۔لوگوں نے کہا بجز ایک لڑکے کے سب ہیں کم سن وہی ہے اور اسباب کے پاس دوسرا کوئی باقی نہیں رہا۔

بحیرا نے کہا اسے بھی بلاؤ کہ میرے کھانے میں شریک ہو یہ کتنی بری بات ہے کہ تم سب آؤ اور ایک شخص رہ جائے باوصف اس کے میں دیکھتا ہوں وہ بھی تمہیں لوگوں میں سے ہے۔لوگوں نے کہا خدا کی قسم وہ ہم سب میں شریف النسب ہے۔وہ شخص یعنی ابو

Marfat.com

طالب کا بھتیجا ہے اور عبدالمطلب کی اولاد میں سے ہے۔ حارث بن عبدالمطلب بن عبد مناف نے کہا خدا کی قسم ہمارے لیے یہ قابلِ ملامت امر تھا کہ عبدالمطلب کا لڑکا ہم میں نہ ہو اور پیچھے رہ جائے۔

حارث یہ کہہ کر اٹھے آنحضرت ﷺ کو آغوش میں لیا اور لا کے کھانے پر بٹھا دیا۔ اس وقت بھی آپ ﷺ پر بسیات افروز حسن و جمال تھا بحیرا آپ ﷺ کو غور سے دیکھتا رہا جسم کی چیزیں دیکھنی شروع کیں جن کی علامتیں آنحضرت ﷺ کے اوصاف کی نسبت اس کے پاس لکھی ہوئی موجود تھیں۔ (1)

جنگ فجار میں حصہ لینے والے

جب آپ ﷺ کی عمر پندرہ سال کی ہوئی جنگ فجار (حرب الفجار) پیش آئی۔ آپ ﷺ بھی اس میں شامل تھے۔ اور اپنے والد محترم کے بھائیوں کو تیر پکڑاتے تھے۔ اصل میں اس لڑائی کا نام (دو قبیلوں کنانہ اور قیس) میں حرمت والے مہینوں میں جنگ کرنے کی وجہ سے پڑا۔ (2)

حلف الفضول میں شامل ہونے والے

ذی القعدہ میں حلف الفضول پیش آئی، یہ ایک امن معاہدہ تھا جس کے آپ ﷺ بھی رکن تھے۔ رسالت سے مشرف ہونے کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا تھا۔ کہ میں عبداللہ بن جدعان کے مکان پر ایک ایسے معاہدے میں شریک تھا کہ مجھے اس کے عوض سرخ اونٹ بھی پسند نہیں۔ اور اگر دور اسلام میں اس جیسے عہد و پیمان کے لیے مجھے بلایا جاتا تو میں لبیک کہتا۔

اس معاہدہ کے اغراض و مقاصد یہ تھے کہ مکہ مکرمہ میں جو بھی مظلوم نظر آئے گا خواہ مکہ کا رہنے والا ہو یا کہیں اور کا یہ سب اس کی مدد اور حمایت میں اٹھ کھڑے ہوں گے

(1) طبقات ابن سعد (۱/۱۲۳۔۱۲۴)
(2) سیرت ابن ہشام (۱/۱۸۴، ۱۸۶) فتح الباری (۳/۲۴)

Marfat.com

ر اس کا حق دلوا کے رہیں گے اس اجتماع میں رسول اللہ ﷺ بھی تشریف فرما تھے۔ [1]

فر تجارت کرنے والے

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا مال دار اور صاحب شرف کمال خاتون تھیں جب انہوں نے پ ﷺ کی امانت صداقت اور عظیم اخلاقیات حسنہ کی باتیں سنیں تو انہوں نے خود پیام بھیجا کہ مضاربت پر میرا مال لے کر سفر شام اختیار فرمائیں آپ ﷺ کو دوسروں سے زیادہ منافع بھی دیا جائے گا۔ چنانچہ آپ ﷺ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے غلام میسرہ کو ساتھ ملک شام لے گئے تھے۔ [2]

مانت دیانت والے

خانہ کعبہ میں رکن حجر اسود رکھنے کا موقع تھا۔ ہر قبیلے نے اس کے لیے اپنے استحقاق پر زور دیا۔ اور اس قدر مخالفت ہوئی کہ جنگ کا اندیشہ ہونے لگا آخر یہ رائے قرار پائی کہ باب بنی شیبہ سے پہلے پہل جو داخل ہو وہی حجر اسود کو اٹھا کے اپنی جگہ پہ رکھ دے سب نے اس پر رضامندی ظاہر کی اور اس رائے کو تسلیم کر لیا۔ باب بنی شیبہ سے پہلے پہل جو اندر آئے وہ رسول اللہ ﷺ تھے لوگوں نے جب آپ ﷺ کو دیکھا تو بول اٹھے یہ امین ہیں ہمارے معاملے میں جو فیصلہ یہ کریں گے ہم اس پر راضی ہیں۔

قریش نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی قرارداد سے اطلاع دی رسول اللہ ﷺ نے زمین پر اپنی چادر بچھا دی اور رکن (حجر اسود) اس میں رکھ کے فرمایا قریش کے ہر ایک ربعہ سے ایک ایک شخص آئے (یعنی تمام قریش جو چار بڑی جماعتوں میں منقسم ہیں۔ ان میں سے ہر ایک اپنا اپنا قائم مقام منتخب کرے۔

ربع اول — بنی عبد مناف میں عتبہ بن ربیعہ

ربع ثانی — میں ابو زمعہ

---

(1) مختصر السیرہ (ص ۳۰، ۳۱) والبدایۃ والنہایۃ (۲/۳۱۵)

(2) سیرت ابن ہشام (۱/۱۸۸)

Marfat.com

ربع ثالث میں ابوحذیفہ بن المغیرہ

اور ربع رابع میں قیس بن عدی

اب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے ہر فرد اس کپڑے کا ایک ایک گوشہ پکڑے اور سب مل کر اسے اٹھاؤ سب نے اس طرح اٹھایا پھر رسول اللہ ﷺ نے حجر اسود کو اسی جگہ جہاں وہ ہے اپنے ہاتھوں سے رکھ دیا۔ [1]

محمد ﷺ بکریاں چرانے والے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا:

''اللہ نے کوئی نبی نہیں بھیجا مگر اس نے بکریاں چرائیں اس پر آپ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا اے اللہ کے رسول ﷺ آپ بھی آپ ﷺ نے فرمایا ہاں میں بھی اہل مکہ کی بکریاں درہم و دینار کے معاوضے پر چرائی ہیں۔'' [2]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ تھے جنگلی پھل یعنی پکے ہوئے پیلو چن رہے تھے تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''کالے کالے اتارنا کیونکہ کالا پیلو بڑا عمدہ ہوتا ہے۔ ہم نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ کیا آپ بھی بکریاں چرایا کرتے تھے (کیونکہ یہ پہچان تو بکریاں چرانے والوں کو ہوتی ہے) آپ ﷺ نے فرمایا ہاں ایسا کوئی نبی نہیں گزرا جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں۔'' [3]

غیر اللہ کا ذبیحہ کھانے سے انکار کرنے والے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اللہ کے رسول ﷺ پر ابھی وحی کے نزول کا

---

(1) طبقات ابن سعد حصہ (۱/ ۱۶۳-۱۶۴)

(2) بخاری، الإجارة، باب رعي الغنم علی قراریط (۲۲۶۲)

(3) بخاری، الأطعمة، باب الكباث وهو (ثمر) الأراک (۵۴۵۳)

Marfat.com

آغاز نہ ہوا تھا کہ آپ ﷺ نے مکہ کے قریب بلدح کے نشیب میں زید بن عمرو بن نفیل سے ملاقات کی اللہ کے رسول ﷺ کے سامنے دسترخوان بچھایا گیا تو آپ ﷺ نے دسترخوان پر آنے والے کھانے کو تناول کرنے سے انکار کر دیا۔ پھر جناب زید رضی اللہ عنہ کہنے لگے۔

[إِنِّي لَسْتُ اٰكُلُ مِمَّا تَذْبَحُونَ عَلٰى أَنْصَابِكُمْ، وَلَا اٰكُلُ إِلَّا مَا ذُكِرَ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ.]

''میں بھی اس چیز کو نہیں کھاؤں گا جس کو تم اپنے آستانوں پر ذبح کرتے ہو میں تو صرف اس چیز کو کھاتا ہوں جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو۔''

قریش جو اپنے جانور ذبح کرتے تھے حضرت زید رضی اللہ عنہ ان کے بارے میں انھیں خوب لتاڑتے اور کہتے اللہ نے بکری کو پیدا کیا اسی اللہ نے بکری کے لیے آسمان سے پانی اتارا اسی اللہ نے اس بکری کے لیے زمین سے چارہ اگایا پھر تم لوگ اللہ کے غیر کا نام لے کر بکری کو ذبح کرتے ہو۔ زید رضی اللہ عنہ یہ بات قریش کی اس شرکیہ حرکت کا انکار کرتے ہوئے اور اسے ایک بڑا گناہ سمجھتے ہوئے کہتے تھے۔ [1]

کوہ صفا پر چڑھ کر اعلانیہ دعوت دینے والے

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی

﴿وَ اَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ ﴾ [الشعرآء: 214]

''اور اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈراؤ''

تو اللہ کے رسول ﷺ گھر سے نکلے یہاں تک کہ کوہ صفا پر چڑھ گئے وہاں آپ ﷺ نے آواز لگائی۔ یَا صَبَاحَاہُ۔

یہ جملہ کسی خاص کام پر لوگوں کو جمع کرنے کے لیے بولا جاتا تھا جب کوئی عظیم واقعہ

---

[1] بخاري، مناقب الأنصار، باب حديث زيد بن عمرو بن نفيل (٣٨٢٦)

Marfat.com

رونما ہو جاتا) اب لوگوں نے کہا یہ کیا ہے اور پھر وہ آپ ﷺ کے پاس جمع ہو گئے آپ ﷺ نے فرمایا:

[أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ خَيْلًا تَخْرُجُ مِنْ سَفْحِ هٰذَا الْجَبَلِ أَكُنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ.]

''لوگو تمہارا کیا خیال ہے اگر میں تمہیں یہ خبر دوں کہ گھوڑوں کا ایک لشکر اس پہاڑ کے پیچھے سے نکلنے والا ہے تو کیا تم مجھے سچا مانو گے سب نے کہا

[مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ كَذِبًا.]

''ہمارا تجربہ یہ ہے کہ ہم نے آپ کو کبھی جھوٹا نہیں پایا''

یہ جواب سن کر آپ ﷺ نے فرمایا پھر میں تمہیں سخت ترین عذاب سے ڈراتا ہوں۔ [1]

فرشتوں کا دفاع پانے والے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

ابو جہل اپنے لوگوں سے پوچھنے لگا: کیا محمد (ﷺ) تم لوگوں کی موجودگی میں سجدہ کرتا اور اپنا چہرہ مٹی پر رکھتا ہے؟ لوگوں نے کہا: ہاں! اس پر ابو جہل کہنے لگا: لات اور عزیٰ کی قسم! اگر میں نے محمد (ﷺ) کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا تو اس کی گردن کچل ڈالوں گا، یا اس کا چہرہ مٹی میں لت پت کر دوں گا۔

چنانچہ ایک دفعہ اللہ کے رسول ﷺ آ کر نماز پڑھنے لگے تو ابو جہل نے سجدے میں آپ ﷺ کی گردن مبارک کو کچلنا چاہا، وہ آگے بڑھا پھر الٹے پاؤں پیچھے ہٹنے لگا اور ساتھ ہی وہ دونوں ہاتھ چہرے پر رکھے اپنا چہرہ بچا رہا تھا۔ لوگوں نے ابو جہل سے پوچھا: تجھے کیا ہوا؟ وہ کہنے لگا: میرے اور محمد (ﷺ) کے درمیان آگ کا گڑھا، خوف اور پروں والے حائل ہو گئے۔ اس پر اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا:

[1] بخاری، التفسیر، سورة (تبت یدا أبی لهب) (۴۹۷۱) ومسلم، الإیمان، باب فی قوله تعالیٰ (وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ) (۲۰۸)

Marfat.com

[لَوْ دَنَا مِنِّي لَاخْتَطَفَتْهُ الْمَلَائِكَةُ عُضْوًا عُضْوًا]

''اگر وہ میرے قریب بھی آتا تو فرشتے اس پر جھپٹ پڑتے اور اسے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتے۔''①

تعمیر کعبہ میں شرکت کرنے والے

ابن عباس رضی اللہ عنہما محمد بن جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ جن کی روایتیں آپس میں مل جل گئیں ہیں۔ یہ سب کہتے ہیں پانی کی رو کے پروا قع تھی۔

سیلاب اس کے اوپر سے آتا تھا۔ تا آنکہ کعبہ پہنچ جاتا تھا جس کے باعث درز اور شگاف بھی اس میں آ گیا تھا قریش ڈرے کہ منہدم نہ ہو جائے کچھ زیور اور سونے کا ایک ہرن کہ موتی اور جواہرات سے مرصع زمین پر نصب تھا بیت اللہ سے چوری ہو گئے۔

انھیں دنوں سمندر میں ایک جہاز آرہا تھا۔ جس میں رومی (عیسائی) سوار تھے۔ اور باقوم نامی ایک شخص ان کا سرگروہ تھا۔ یہ شخص معمار بھی تھا۔ ہوائی جہاز کو درہم برہم کر کے مقام شیعبہ پر پہنچا دیا کہ جدہ سے پہلے جہازوں کی بندرگاہ یہی مقام تھا یہاں آ کے جہاز ٹوٹ گیا۔

ولید بن مغیرہ کچھ قریشیوں کے ساتھ جہاز تک پہنچے اس کی لکڑیاں مول لیں۔ باقوم رومی سے بات چیت کی جوان کے ساتھ ہولیا اور لوگوں نے کہا ''لو بنینا بیت ربنا'' اگر ہم اپنے پروردگار کا گھر بنائیں فصیح محاورہ جاہلیت اسی قدر ہے مطلب یہ ہے کہ اگر ہم اپنے پروردگار کا گھر بنائیں یعنی خانہ کعبہ کی از سر کریں تو اچھی بات ہے۔

قریش نے یہ انتظام کیا کہ پتھر جمع کر کے کنارے صاف اور درست کر لیے جائیں رسول اللہ ﷺ بھی انھیں لوگوں کے ساتھ پتھر اٹھا اٹھا کہ جا رہے تھے۔ آپ ﷺ اس وقت پینتس برس کے تھے۔ حالت یہ تھی کہ لوگ اپنی اپنی تہ بند کے دامنوں کو اٹھائے

---

① مسلم، صفات المنافقين، باب قوله ((ان الانسان ليطغى ان راه استغنى))، (۲۷۹۷) ومسند احمد (۲/۳۷۰)(۸۸۱۷)

Marfat.com

گردنوں پر ڈال لیتے تھے اور پتھر اٹھاتے تھے رسول اللہ ﷺ نے بھی یہی کیا مگر دامن پھنس جانے کے باعث پھسل جانے کی نوبت آچلی تھی کہ پکار ہوئی "عورتک" اپنا پردہ یعنی اپنی ستر عورت کا خیال رکھو اور دیکھو کہ بے پردگی نہ ہونے پائے یہ پہلی پکار تھی۔

ابو طالب نے کہا اے میرے بھتیجے اپنی تہ بند کا دامن سر پر ڈال لے آپ ﷺ نے فرمایا کہ آج کچھ مجھے پیش آیا اپنی تعدی کے باعث پیش آیا ہے۔

اس کے بعد کبھی رسول اللہ ﷺ کا پردہ مکشوف نظر نہیں آیا۔ جب خانہ کعبہ کے ڈھانے پر سب نے اتفاق کر لیا تو کسی نے کہا اس عمارت میں صرف پاک کمائی داخل کرو اور وہ بھی اس شرط کے ساتھ کہ کوئی قطع رحم نہ ہونے پائے اور نہ اس پر زور ظلم ہو۔

ولید بن مغیرہ نے کہا ہتھوڑا لے کر کھڑا ہو گیا اور پتھر گرانے لگا کہتا جاتا تھا یا اللہ تجھے ناراض کرنا مقصد نہیں ہے۔ ہم لوگ تو فقط بہتری چاہتے ہیں۔

ولید خود بھی انہدام میں لگا رہا قریش نے بھی ساتھ دیا جب ڈھا چکے۔ پھر اس کی نئے سرے سے تعمیر کی۔ [1]

غار حرا میں اللہ کی عبادت کرنے والے

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا سے کہا میں ایک طرح کی روشنی دیکھتا ہوں۔ اور ایک آواز سنتا ہوں۔ مجھے ڈر ہے کہ مجھے کہیں جنون تو لاحق نہیں ہو گیا انھوں نے کہا اے ابن عبداللہ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ایسا کبھی نہیں کرے گا پھر وہ ورقہ بن نوفل کے پاس آئیں اور ان کو واقعہ حال سے مطلع کیا تو انھوں نے کہا سچ کہا ہے یہ تو ناموس موسیٰ کی مانند ناموس ہے۔ اگر وہ نبی بنائے گئے اور میں زندہ رہا تو ان کی مدد کروں گا اور ان کے کام آؤں گا اور ان پر ایمان لے آؤں گا۔ [2]

---

(1) طبقات ابن سعد (۱/۱۶۳-۱۶۲)

(2) مسند أحمد (۱/۳۱۲) ومجمع الزوائد، هيثمي (۸/۲۵۵) اور کہا ہے کہ امام احمد نے اسے متصل ومرفوع دونوں طرح روایت کیا ہے۔ اور احمد شاکر نے اسے صحیح کہا ہے (۲۸۴۹)

Marfat.com

اس دوران آپ ﷺ میں خلوت نشینی کی رغبت شدید طاری ہو گئی آپ ﷺ دین ابراہیمی کے مطابق اپنے اللہ کو خوب یاد کرتے اس کی عبادت میں لگے رہتے اور ایسا لگتا تھا کہ آپ ﷺ کی پاکیزہ اور صاف شفاف روح اس امر عظیم کا غایت درجہ اشتیاق کرنے لگی جسے قبول کرنے کے لیے آپ ﷺ ہر طرح تیار تھے۔[1]

نبوت کا تاج پہننے والے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بتاتی ہیں چالیس سال کی عمر میں حراء میں آپ علیہ الصلاۃ والسلام تشریف فرما تھے کہ آپ علیہ الصلاۃ والسلام کے پاس فرشتہ آیا جناب جبریلؑ نے آکر آپ سے کہا:

[اِقْرَأْ]

''پڑھیے''

آپ علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا:

[مَا أَنَا بِقَارِئٍ]

''میں تو پڑھا ہوا نہیں ہوں''

آپ بتاتے ہیں' اس نے مجھے پکڑ کر بھینچا یعنی زور سے دبایا۔ اس سے میری ہمت جاتی رہی، پھر اس نے مجھے چھوڑ دیا اور کہا:

[اِقْرَأْ]

''پڑھیے''

میں نے کہا:

[مَا أَنَا بِقَارِئٍ]

''میں تو پڑھا ہوا نہیں ہوں''

اب اس نے مجھے دوسری بار پکڑا اور بھینچا حتی کہ میری طاقت جواب دے گئی پھر

---

① الصادق الأمين (١/١٦١)

Marfat.com

اس نے مجھے چھوڑ تو دیا، لیکن پھر وہی بات:

[اِقْرَأْ]

''پڑھیے''

میں نے بھی وہی بات دہرا دی

[مَا أَنَا بِقَارِیٍ]

''میں تو پڑھا ہوا نہیں ہوں''

اب اس نے مجھے تیسری بار پکڑ کر بھینچا اور پھر چھوڑتے ہوئے کہا۔

﴿اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ۚ۝۱ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۚ۝۲ اِقْرَاْ وَ رَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۙ۝۳﴾ [العلق: 1-3]

''اپنے رب کے نام سے پڑھیے جس نے پیدا کیا۔ انسان کو خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا۔ پڑھیے اور آپ کا ربّ بڑا کریم ہے''

اللہ کے رسول علیہ الصلاۃ والسلام رسالت کا یہ پیغام لے کر لوٹے تو آپ کا دل دھڑک رہا تھا آپ حضرت خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور کہا:

[زَمِّلُوْنِیْ، زَمِّلُوْنِیْ]

''مجھے کمبل اوڑھا دو، مجھے کمبل اوڑھا دو۔''

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ پر کمبل ڈال دیا حتی کہ گھبراہٹ کی کیفیت جاتی رہی اب آپ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو ساری صورتحال بتلائی اور کہا:

[لَقَدْ خَشِیْتُ عَلٰی نَفْسِیْ]

''مجھے تو اپنی جان کا خطرہ ہونے لگا ہے''

تو جواباً حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

''ہرگز نہیں! اللہ کی قسم! اللہ آپ کو کبھی پریشان نہیں کرے گا کیونکہ آپ

Marfat.com

رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کرتے ہیں، آپ درماندوں کا بوجھ اٹھاتے ہیں، بے وسیلہ لوگوں کو کما کر دیتے ہیں، مہمان کی خدمت وتکریم کرتے ہیں اور ظالم وزورآور غاصبوں کے دباؤ کے باوجود آپ حق کا ساتھ دیتے ہیں"

اب حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہمراہ لیا اور اپنے چچازاد بھائی ورقہ بن نوفل بن اسد کے پاس لے گئیں ورقہ وہ شخص تھے جنھوں نے جاہلیت کے دور میں عیسائیت کو اختیار کرلیا تھا۔ وہ عبرانی زبان کے کاتب تھے چنانچہ بتوفیق الٰہی انجیل کو بھی عبرانی زبان میں لکھا کرتے تھے اب بوڑھے اور نابینے ہوچکے تھے حضرت خدیجہؓ نے ان سے کہا:

"اے چچا کے بیٹے! ذرا بھتیجے کی بات سنو"۔

ورقہ نے اللہ کے رسول ﷺ سے کہا:

"اے میرے بھائی کے بیٹے آپ نے جو دیکھا ہے وہ بتلایئے، اللہ کے رسول نے جو دیکھا تھا وہ سارا بتلا دیا، اب ورقہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مخاطب کر کے کہنے لگا: یہ تو وہی ناموس ہے جو اللہ نے وحی دے کر موسیٰ علیہ السلام پر بھیجا تھا۔ کاش! میں اس وقت جوان ہوتا، کاش! میں اس وقت تک زندہ رہوں جب آپ کی قوم آپ کو اس شہر سے نکال دے گی۔ آپ نے یہ سن کر تعجب سے پوچھا: کیا یہ لوگ مجھے نکال دیں گے حالانکہ میں تو ان میں معزز، سچا اور امانت دار معروف ہوں، ورقہ نے کہا: ہاں! ایسا ہی ہوگا کیونکہ جو شخص بھی آپ کی طرح حق لے کر آیا لوگ اس کے دشمن ہوگئے اگر مجھے آپ کی نبوت کا وہ دور مل گیا تو میں ہر طرح سے آپ کی مدد کروں گا۔"

پھر تھوڑے ہی دن گزرے تھے کہ ورقہ فوت ہوگئے اور کچھ عرصہ کے لئے وحی کا سلسلہ

Marfat.com

بھی رک گیا۔ ❶

دعوت الی اللہ کا اعلان کرنے والے

سورۃ الشعراء کی آیت (۲۱۴) ﴿وَ اَنْذِرْ عَشِیْرَتَكَ الْاَقْرَبِیْنَ ۝۲۱۴﴾ ''اور اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرایئے۔'' اور سورۃ الحجر کی آیت (۹۴) ﴿فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَ اَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِیْنَ ۝۹۴﴾ ''پس آپ کو جو حکم کیا جا رہا ہے اسے کھول کر بیان کر دیجیے اور مشرکین کی پرواہ نہ کیجیے۔'' جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ لوگوں کے سامنے اسلام کی دعوت اعلانیہ پیش کرنے لگے۔ اور امت کی خیر خواہی اور اس تک اللہ کی طرف سے پیغام رسانی کے لیے ہر ممکن کوشش کرنے لگے اور اس کام میں اس طرح ہمہ تن و ہوش لگ گئے کہ کوئی چیز آپ کو اس کام سے روک نہیں سکی آپ لوگوں کے پاس ان کی مجلسوں اور محفلوں میں جاتے حج کے زمانے میں وفود عرب سے ملتے اور عکاظ، ذوالمجنہ اور ذوالمجاز کے بازاروں میں لوگوں سے ملاقات کرتے اور ہر غلام آزاد کمزور قوی اور مالدار و فقیر کو اسلام کی دعوت دیتے اور ایام حج میں ایک ایک قبیلے کے خیمے میں پہنچتے انھیں اللہ کی طرف بلاتے اور ان سے اپنی تائید و نصرت طلب کرتے تاکہ پوری قوت کے ساتھ اپنے رب کا پیغام دنیا والوں تک پہنچا سکیں اور اس کے بدلے آپ ان سے جنت کا وعدہ کرتے اور کہتے اے لوگو۔ ''لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ'' کہو تم کامیاب ہو جاؤ گے اور اس کلمہ کے ذریعے عرب و عجم تمہارے زیر سیادت آ جائیں گے۔ ❷

منڈیوں اور میلوں میں تبلیغ کرنے والے

عرب میں عکاظ اور ذی المجاز کے میلے بہت مشہور تھے دور دور سے لوگ وہاں آیا کرتے تھے۔ نبی ﷺ ان مقامات پر جاتے اور میلے میں آئے ہوئے لوگوں کو اسلام اور

---

❶ بخاری، بدء الوحی، باب کیف کان بدء ... (۳)(۳۳۹۲) وسیرت ابن ہشام(۱/۲۳۵،۲۳۶)
❷ الصادق الأمین (۱/۱۸۵)

Marfat.com

توحید کی دعوت دیا کرتے تھے۔ ان کو کہتے تھے اللہ کی عبادت کرو۔ ❶

توحید کی دعوت دینے والے

حضرت عقیل بن ابو طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں قریش کے لوگ میرے باپ ابو طالب کے پاس آئے۔ انھوں نے کہا تیرے بھائی کے بیٹے نے ہماری مجلسوں میں اور کعبہ میں ہمارا جینا حرام کر دیا ہے۔ لہٰذا وہ جو ہمیں دعوت دیتا ہے۔ اسے اس سے روک لو۔ ابو طالب نے اپنے بیٹے سے کہا اے عقیل جاؤ اور محمد ﷺ کو بلا کر لاؤ۔

اب میں وہاں سے نکلا اور آپ ﷺ کو سخت گرمی میں ظہر کے وقت لے آیا۔ آپ ﷺ جب تشریف لے آئے تو ابو طالب نے آپ ﷺ سے مخاطب ہو کر کہا اے میرے بھتیجے تیرے ان چچا زاد بھائیوں کا خیال ہے کہ آپ ان کی مجلسوں اور ان کی عبادت گاہوں میں ان کو تکلیف پہنچاتے ہو۔ اس سے رک جاؤ۔

اس پر رسول اللہ ﷺ نے اپنی نگاہیں آسمان کی طرف اٹھائیں اور کہا اس سورج کو دیکھ رہے ہو۔ قریش نے کہا ہاں تب آپ ﷺ نے جواب دیا۔

[مَا أَنَا بِأَقْدَرَ أَنْ أَدَعَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ عَلٰى أَنْ تَسْتَشْعِلُوا لِي مِنْهَا شُعْلَةً.]

''میں تمھیں یہ دعوت دینے سے رک جاؤں اس کا مجھے اختیار نہیں خواہ تم میرے لیے سورج کا ایک شعلہ روشن کر دو۔'' ❷

پہاڑ کی گھاٹیوں میں نماز پڑھنے والے

نبی اکرم ﷺ نبوت کے ابتدائی تین سال تک لوگوں کو چپکے چپکے سمجھایا کرتے تھے۔ اور ان دنوں مسلمان پہاڑ کی گھاٹی میں نماز پڑھا کرتے تھے۔ اور پتھروں،

---

❶ رحمۃ العالمین (۱/۸۲تا۸۳)

❷ ابو یعلی (۱/۳۴۹)(۸۴۱) ومستدرک حاکم (۲/۲۱۹)

Marfat.com

درختوں، چاند، سورج اور آگ کی پوجا سے ہٹا کر خدا کی بندگی سکھایا کرتے تھے نبی ﷺ لوگوں تک اللہ تعالیٰ کا حکم پہنچایا کرتے تھے۔ ①

مشکلات برداشت کرنے والے

جب اہل طائف نے آپ کی دعوت قبول نہیں کی تو آپ مغموم ومہموم مکہ واپس آ گئے یہ واقعہ ماہ ذی القعدہ ۱۰ نبوی کا ہے۔ اس وقت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے آپ سے کہا آپ دوبارہ مکہ میں کیسے داخل ہوں گے۔ اہل مکہ نے تو آپ کو نکال دیا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے زید رضی اللہ عنہ تم دیکھو گے کہ اللہ میرے لیے کشادگی فراہم کرے گا اور میری دعوت کے لیے راہ ہموار کر دے گا بے شک اللہ اپنے دین کا حامی و ناصر ہے اور اپنے نبی کو غالب کرنے والا ہے۔ جب آپ غار حرا کے پاس پہنچے تو خزاعہ کے ایک آدمی کو اخنس بن شریق کے پاس بھیجا اور اس سے طلب کیا کہ وہ آپ کو پناہ دے تاکہ آپ اپنے رب کا پیغام لوگوں تک پہنچائیں تو اس نے معذرت کر دی۔ پھر آپ نے اس کو مطعم بن عدی کے پاس بھیجا اس نے آپ ﷺ کی طلب کو قبول کر لیا۔ اور کہا ہاں ان سے کہو کہ وہ مکہ میں داخل ہو جائیں۔ چنانچہ آپ ﷺ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ۲۳ ذی القعدہ کو مکہ میں داخل ہوئے۔ اور مسجد حرام میں آ کر دو رکعت نماز پڑھی پھر اپنے گھر چلے گئے اور مکہ میں جب تک اللہ نے چاہا قیام پذیر رہے یہاں تک کہ ہجرت کر کے مدینہ چلے گئے۔ ②

معراج کرنے والے

انہی دنوں میں جب اسلام کی دعوت کفار قریش کے گوناگوں مظالم کے باوجود مکہ یثرب اور دیگر عرب قبائل کے درمیان تیزی کے ساتھ پھیل رہی تھی۔ ۱۲ نبوی میں معراج نبوی کا وقعہ ہوا اور پانچوں نمازیں فرض ہو گئیں نیز موسم حج میں اشخاص و قبائل کے سامنے

① رحمة العالمين (۱/۷۶تا۷۸) ② الصادق الأمين (۱/۲۳۶)

Marfat.com

دعوت اسلامیہ کو پیش کرنے کے بہت سارے مثبت نتائج ظاہر ہوئے۔

اسی لیے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس عظیم واقعہ سے جو اسی سال وقوع پذیر ہوا جس سال مقام عقبہ پر مدینہ والوں نے نبی کریم ﷺ کے ہاتھ پر پہلی بیعت کی اس کے بعد اسی مقام عقبہ پر دوسری بیعت نیز نبی کریم ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مدینہ کی طرف ہجرت کے وقت ہوئی۔

علامہ ابن الجوزی رحمہ اللہ نے واقدی سے ان کے مشائخ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ کا آسمانی سفر......کی رات ۱۷ رمضان المبارک ۱۲ نبوی میں ہجرت سے اٹھارہ دن پہلے ہوا تھا۔ [1]

کہ رسول اللہ ﷺ کو معراج ہجرت سے ایک سال پہلے ۱۷ ربیع الاول کی رات میں ہوئی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا قول ہے اور اس کو قاضی عیاض نے اپنی کتاب الشفاء میں راجح قرار دیا ہے۔ [2]

سدرۃ المنتہیٰ تک جانے والے

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ساتویں آسمان کے بعد پھر مجھے سدرۃ المنتہیٰ کی جانب بلند کر کے اس کے قریب کر دیا گیا۔ میں کیا دیکھتا ہوں کہ اس درخت کے پھل ہجر (شہر) کے مٹکوں جیسے ہیں اور اس کے تنے ہاتھیوں کے کانوں جیسے ہیں یہی سدرۃ المنتہیٰ ہے۔

وہاں چار نہریں ہیں دو نہریں باطنی ہیں دو ظاہری میں نے کہا اے جبرائیل یہ دو کیا ہیں جبرائیل علیہ السلام نے جواب دیا جہاں تک دو باطنی ہیں وہ تو جنت میں ہیں اور جو ظاہری ہیں وہ نیل اور فرات ہیں۔ [3]

---

① الوفاء (۱/۳۴۹) ② الشفاء (۱/۱۰۸)

③ بخاری، مناقب الأنصار، باب المعراج (۳۸۸۷) ومسلم، الإیمان، باب الإسراء رسول اللہ ﷺ (۱۶۴)

Marfat.com

عقیدہ کی اصلاح کرنے والے

آپ ﷺ نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کے بعد اے لوگو واضح ہو کہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں آفتاب و ماہتاب بھی ہیں نہ کسی کی موت سے گہنائے جاتے ہیں۔ نہ کسی کی حیات سے لہٰذا جب تک تم یہ کیفیت دیکھو تو (زوال نعمت کے نمونے سے) سہمے ہوئے مسجدوں کی جانب رجوع کرو۔''

یعنی جناب الٰہی میں دست دعا ہو کہ اپنے فضل سے جو نعمت ہمیں عطاء فرمائی ہے وہ برقرار رہے ایسا نہ ہو کہ انھیں کی طرح ان میں بھی زوال آئے۔ یہ کہتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو بھر آئے۔ لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ تو خدا کے پیغمبر ہیں پھر آپ روتے ہیں فرمایا میں فقط ایک انسان ہی تو ہوں آنکھوں میں آنسو بھرے ہیں دل میں خشوع ہے۔ میں ہمیشہ ایسی بات نہیں کہتا جو اللہ کو ناراض کر دے۔ خدا کی قسم! اے ابراہیم حقیقت میں ہم تیرے لیے رنجیدہ ہیں ابراہیم نے انتقال کیا تو اٹھارہ مہینے کے تھے رسول اللہ ﷺ نے اس موقع پر فرمایا: کہ ابراہیم کی ایک دودھ پلانے والی بہشت میں ہے۔ اس دن آفتاب گہنا گیا لوگوں نے کہا یہ ابراہیم کی موت کا باعث ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آفتاب کسی کی موت کی وجہ سے نہیں گہنا تا۔[1]

غار ثور میں قیام کرنے والے

رسول اللہ ﷺ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مکان میں چلے گئے رات تک اسی میں رہے۔ پھر آپ ﷺ اور ابو بکر رضی اللہ عنہ نکلے اور غار ثور کو روانہ ہو گئے اس کے اندر داخل ہوئے مکڑی نے اس کے راستے پر جالا تان دیا۔ جس کے بعض حصہ پر تھا۔

قریش نے رسول اللہ ﷺ کی انتہائی جاسوسی کی یہاں تک کہ غار کے راستے تک

---

[1] طبقات ابن سعد (١٦١/١)

Marfat.com

پہنچ گئے ان میں سے بعض نے کہا اس پر تو محمد ﷺ کی ولادت سے بھی پہلے کی مکڑی ہے وہ سب واپس ہو گئے۔

ابو مصعب المکی سے مروی ہے۔ کہ میں نے زید بن ارقم، انس بن مالک، ومغیرہ بن شعبہ کا زمانہ پایا ہے میں نے ان کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ شب کو غار میں اللہ تعالیٰ نے ایک درخت کا حکم دیا۔ وہ نبی ﷺ کے قریب اُگ آیا۔ اس نے آپ ﷺ کی آڑ کر لی اللہ نے مکڑی کو حکم دیا تو اس نے آپ کے روبرو جالا لگا دیا اور آڑ کر لی اللہ نے دو جنگلی کبوتروں کو حکم دیا جو غار کے منہ پر بیٹھ گئے۔ قریش کے نوجوان جس میں ہر خاندان کا ایک ایک آدمی تھا۔ اپنی اپنی تلواریں لاٹھیاں اور لٹھ لیے ہوئے آئے یہاں تک کہ جب وہ آپ ﷺ سے چالیس ہاتھ پر تھے۔ تو ان سے آگے والے شخص نے نظر ڈالی ان دونوں کبوتروں کو دیکھ کر واپس ہو گیا۔ اس کے ساتھیوں نے کہا تجھے کیا ہوا کہ غار میں نہیں دیکھتا اس نے کہا غار کے منہ پر دو وحشی کبوتر ہیں۔ میں سمجھا کہ اس میں کوئی نہیں ہے۔ نبی ﷺ نے بھی اس کی بات سنی۔ سمجھ گئے کہ ان دونوں کبوتروں کے ذریعے اللہ نے آپ سے دفع کیا ہے۔

نبی ﷺ نے انھیں دعا دی اور ان کی جزا مقرر کر دی وہ حرم الٰہی میں منتقل ہو گئے ابو بکر رضی اللہ عنہ کی خاص معاہدہ پر چرانے والی بکریاں تھیں جن کو عامر بن فہیرہ چرایا کرتے تھے۔ رات کے وقت ان بکریوں کو ان حضرات کے پاس لاتے تھے۔ اور وہ دودھ دوہ لیتے تھے۔ جب صبح ہو جاتی تھی تو لوگوں کے ساتھ چلے جاتے تھے۔

عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا ہم نے دونوں حضرات کے لیے سامان سفر تیار کیا ایک توشہ دان میں توشہ تیار کیا اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا اپنی اوڑھنی کا ایک ٹکڑا کاٹا اور اس سے انھوں نے توشہ دان کا منہ بند کیا دوسرا ٹکڑا کاٹا اور اس سے مشکیزے کے منہ کی روک بنایا اسی وجہ سے ان کا نام ذات النطاقین رکھ دیا گیا۔ [1]

---

(1) طبقات ابن سعد (۱/۲۳۵-۲۳۶)

Marfat.com

الصادق الامین کا لقب پانے والے

آپ ﷺ چھوٹی عمر سے ہی اپنی قوم میں الامین کے لقب سے مشہور ہوئے آپ کی صداقت، امانت اور وفاداری کے سبب لوگ آپ کو محمد الامین کے نام سے جانتے تھے آپ حق بات کے سوا کچھ نہیں کہتے تھے آپ ﷺ سے محبت کرنے والے اور آپ کے دشمن سبھی نے اس کا اعتراف کیا ہے۔

آپ ﷺ کا سخت ترین دشمن بنی عبدالدار کا تعر بن حارث شیطان قریشی تھا جو آپ کو ہمیشہ ایذا پہنچایا کرتا تھا اور وہ میدان بدر میں قتل کر دیا گیا آپ کے بارے میں اس کا مشہور قول تھا محمد ﷺ تمھارے درمیان ایک کم سن نوجوان تھا تم لوگ سب سے زیادہ ان سے خوش رہتے تھے تم میں سب سے زیادہ سچ بولنے والا اور سب سے زیادہ امانت کی حفاظت کرنے والا تھا اور اب اس کی دونوں کنپٹیوں کے بال سفید ہونے لگے ہیں۔ اور تمھارے سامنے اس نے دعوت نبوت پیش کی ہے تو تم اسے جادوگر کہتے ہو نہیں اللہ کی قسم وہ جادوگر نہیں ہے یہ بات اس نے اس وقت کہی تھی جب اہل قریش آپ ﷺ کے بارے میں اپنی صوابدید کے مطابق ایک مناسب بات پر متفق ہونا چاہتے تھے تاکہ موسم حج میں آنے والے قبائل عرب سے آپ کے بارے میں وہ بات کہہ سکیں۔ [1]

نکاح کرنے والے

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ﴾

[النسآء: 3]

''جو عورتیں تمھیں بھلی لگیں ان سے نکاح کرو دو دو تین تین اور چار چار سے نکاح کر سکتے ہو۔''

---

[1] السيرة النبوية حافظ ذہبی (ص/۴۱)

Marfat.com

آپ ﷺ کی سیرت طیبہ کا ایک عظیم پہلو شادی شدہ ہونا ہے۔ آپ ﷺ نے پہلی شادی اپنی پچیس سال کی عمر میں کی۔ آپ ﷺ کی گیارہ زوجات مطہرات تھیں۔

① سیدۃ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا (سن نکاح ۲۵ میلادالنبی، وفات ۱۰ نبوت، خدمت ۲۵ سال)

② سیدۃ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا (سن نکاح ۱۰ نبوت، وفات ۱۹ ہجری، خدمت ۱۴ سال)

③ سیدۃ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بنت ابی بکر (سن رخصتی ۱ھ، وفات ۵۷ھ، خدمت ۱۰ سال)

④ سیدۃ حفصہ رضی اللہ عنہا بنت عمر (سن نکاح ۳ھ وفات ۴۱ھ، خدمت ۸ سال)

⑤ سیدۃ زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا (سن نکاح ۳ھ، وفات ۳ھ، خدمت ۳ ماہ)

⑥ سیدۃ ام سلمہ رضی اللہ عنہا (سن نکاح ۴ھ، وفات ۶۰ھ، خدمت ۷ سال)

⑦ سیدۃ زینب بن جحش رضی اللہ عنہا (سن نکاح ۵ھ، وفات ۲۰ھ، خدمت ۶ سال)

⑧ سیدۃ جویریہ رضی اللہ عنہا (سن نکاح ۵ھ، وفات ۵۶ھ، خدمت ۶ سال)

⑨ سیدۃ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا (سن نکاح ۶ھ، وفات ۴۴ھ، خدمت ۵ سال)

⑩ سیدۃ صفیہ رضی اللہ عنہا (سن نکاح ۷ھ، وفات ۵۰ھ، خدمت ۴ سال)

⑪ سیدۃ میمونہ رضی اللہ عنہا (سن نکاح ۷ھ، وفات ۵۱ھ، خدمت ۴ سال)

سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

[أَرْبَعٌ مِّنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِينَ الْحَيَاءُ وَالتَّعَطُّرُ وَالسِّوَاكُ وَالنِّكَاحُ]

”انبیاء علیہم السلام کی چار سنتیں ہیں۔ حیاء، خوشبو لگانا، نکاح کرنا، اور مسواک کرنا۔“[1]

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

[إِذَا تَزَوَّجَ الْعَبْدُ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ نِصْفَ الدِّينِ، فَلْيَتَّقِ اللهَ فِي النِّصْفِ الْبَاقِي.]

① ترمذي، النكاح، باب ما جاء في فصل التزويج والحديث عليه (١٠٨٠)

Marfat.com

''جب بندہ شادی کرتا ہے تو اپنا آدھا دین مکمل کر لیتا ہے لہٰذا اسے چاہیے کہ باقی آدھے دین کے معاملے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے۔''[1]

---

(1) السلسلة الصحيحة (٣٢) و شعب الإيمان (٥٤٨٦)

Marfat.com

مدنی زندگی

ہجرت کرنے والے

رسول اللہ ﷺ ۲۷ صفر ۱۴ نبوت کی درمیانی رات اپنے مکان سے نکل کر اپنے قابل اعتماد دوست کے ہمراہ (صدیق اکبر رضی اللہ عنہ) غار ثور میں تشریف لائے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی کی روایت ہے: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص (عبداللہ بن اریقط) کو پیسے دے کر پہلے ہی معاملہ طے کرلیا تھا کہ وہ تین راتیں گزارنے کے بعد دونوں اونٹنیوں کو لے کر غار ثور میں آ جائے گا۔ یہ شخص بے شک کافر تھا لیکن قابل اعتماد اور راستوں کا ماہر تھا۔ چنانچہ تیسری رات کی صبح (بروز سوموار) وہ دونوں سواریاں لے کر آ گیا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی کی روایت ہے: ہم نے ان دونوں سواریوں کو سفر خرچ کے ساتھ اچھی طرح تیار کر دیا۔ سفر خرچ کو توشہ دان میں لٹکانے لگے (تو بندھن ہی نہیں تھا) چنانچہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی بیٹی ہیں، اپنا کمر بند کھولا، دو حصوں میں پھاڑا اور ایک کے ساتھ توشہ دان باندھ دیا (اور دوسرے کو کمر کے ساتھ باندھ لیا) اسی لیے ان کا لقب ذات النطاق ''پٹکے والی'' (ایک روایت میں ذات النطاقین) پڑ گیا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی کی روایت کے مطابق: قافلہ چل پڑا، عامر بن فہیرہ بھی ہمراہ تھے، راستے کے ماہر (عبداللہ بن اریقط) نے سمندر کے ساحل والا راستہ اختیار کیا۔ [1]

① بخاری، مناقب الانصار، باب هجرة النبی ﷺ واصحابه الی المدینة (۳۹۰۵)۔ ابن حبان (۶۸۶۸)

Marfat.com

سخت محنت کرنے والے

ابن زہری کی روایت ہے وہ جگہ جہاں رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی بیٹھی تھی بنی نجار کے دو یتیم لڑکوں کی کھجور خشک کرنے کی جگہ تھی اور کچھ مسلمان وہاں نماز بھی پڑھتے تھے آپ ﷺ نے دونوں لڑکوں کو بلا کر ان سے اس کی قیمت معلوم کی تاکہ آپ ﷺ اس جگہ مسجد بنائیں انھوں نے کہا ہم تو اسے اللہ کے رسول ﷺ کے لیے ہبہ کر دیں گے۔ چنانچہ انھوں نے وہ زمین آپ ﷺ کو دے دی آپ ﷺ نے وہیں مسجد بنانا شروع کی آپ ﷺ اور آپ کے اصحاب کچی اینٹیں ڈھوتے تھے اور آپ ﷺ کہتے جاتے تھے:

هٰذَا الحمال لحمال خير

هذا أبر ربنا وأطهر

''یہ بوجھ ہر طرح سے بھلائی کا بوجھ ہے۔ اے ہمارے رب یہ سب سے زیادہ پاکیزہ اور نیک کام ہے۔''

اور آپ ﷺ یہ بھی کہتے تھے:

اَللّٰهُمَّ إِنَّ الْأَجْرَ أَجْرُ الْآخِرَهْ

فَارْحَمْ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَهْ

''اے اللہ اصل اجر تو آخرت کا اجر ہے۔ تو انصار اور مہاجرین پر رحم فرما۔''[1]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جہاں نماز کا وقت ہوتا تھا وہیں نماز ادا کر لیتے تھے۔ اور بکریوں کے باڑے میں بھی نماز کو پڑھ لیا کرتے تھے۔ پھر آپ ﷺ کو مسجد بنانے کا حکم ہوا آپ ﷺ نے بنی نجار والوں کو بلا بھیجا اور کہا اے بنی نجار کے لوگوں یہ باغ میرے ہاتھ قیمت لے کر بیچ دو انھوں نے کہا ہم اس کی قیمت صرف اللہ ہی

---

[1] صحیح بخاری (۳۹۰۶،۳۹۶۶)

Marfat.com

سے مانگتے ہیں۔

اس جگہ مشرکین کی قبریں اور کوڑا کرکٹ جمع کرنے کی جگہ تھی۔ اور اس میں کھجور کے درخت بھی تھے آپ ﷺ نے مشرکین کی قبروں کو کھود دینے اور خرابہ کو برابر کر دینے اور کھجور کے درختوں کو کاٹ دینے کا حکم دیا کھجوروں کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے قبلہ کی طرف رکھ دیا۔ اور اس کے طول کو قبلہ سے لے کر پیچھے تک رکھ دیا۔ جس کی لمبائی سو گز تھی اسی طرح سے اس کے دونوں طرف سے یا پیچھے سے بھی بنا دیا۔ اور اس کی بنیاد تقریباً تیس گز گہری کھودی پھر اس پر کچی اینٹوں سے مسجد بنانا شروع کر دی اور اس کی چوکھٹ کے نیچے پتھر رکھ دیے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پتھر ڈھوتے وقت یہ شعر گنگناتے تھے اور آپ ﷺ ان کے ساتھ ہوتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ إِنَّ الْأَجْرَ أَجْرُ الْآخِرَہْ

فَاغْفِرْ لِلأَنْصَارِ وَالْمُھَاجِرَہْ

”اے اللہ آخرت کی بھلائی کے سوا کوئی بھلائی نہیں ہے۔ اے اللہ تو انصار اور مہاجرین کی مغفرت فرمادے۔“

صحابہ رضی اللہ عنہم اور آپ ﷺ نے مسجد کا قبلہ بیت المقدس کی طرف رکھا اور اس کے تین دروازے بنائے ایک پیچھے کی طرف سے دوسرا باب الرحمۃ اور تیسرا دروازہ جس سے رسول اللہ ﷺ مسجد میں داخل ہوتے تھے۔ مسجد سے متصل ہی اسی طرح کچی اینٹوں سے آپ کی بیگمات کے گھر بنائے گئے جن کی چھت کھجور کے پتوں اور اس کے تنوں سے بنائی گئی اس سے فارغ ہونے کے بعد ہی رسول اللہ ﷺ صحابہ رضی اللہ عنہم کو رخصت کر کے اس گھر میں آئے جسے آپ نے ان کے لیے مسجد کی مشرقی جانب بنایا تھا اور آج تک وہی ان کے حجرے کی جگہ ہے اور آپ ﷺ نے اپنی بیوی سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کے لیے ایک دوسرا گھر بنایا۔ ①

---

① زاد المعاد (۳/۵۵تا۵۶)

Marfat.com

مہاجرین وانصار کو بھائی بنانے والے

مہاجرین جب مکہ سے مدینہ آئے تو انہیں اقتصادی اور سماجی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا جنہیں حل کرنے کی فوری ضرورت تھی چنانچہ نبی کریم ﷺ نے مہاجرین اور انصار صحابہ کرام کے درمیان ایمان واسلام کی بنیاد پر بھائی چارہ قائم کیا۔

تاکہ مہاجرین کے ذہنوں سے غربت واجنبیت اور اہل واقارب کی دوری کا احساس ختم ہو۔ اور ان میں سے بعض بعض کے لیے دست وبازو بن جائیں۔ انصار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اپنے مہاجر بھائیوں کے لیے اپنی طرف سے کسی طرح کا بخل نہیں دکھایا۔ بلکہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو پیشکش کی کہ آپ ﷺ ان کے کھجور کے باغات ان کے اور مہاجر بھائیوں کے درمیان تقسیم کر دیں۔ لیکن آپ ﷺ نے انہیں مشورہ دیا کہ وہ اپنے باغات کی نگرانی خود کریں۔ اور انھیں اپنے لیے باقی رکھیں اور اپنے مہاجر بھائیوں کو کھجوروں کا ایک حصہ دیا کریں۔ (1)

انصار نے رسول اللہ ﷺ کو یہ پیشکش بھی کی کہ آپ ان کے مکانات ان سے لے کر ان میں جس طرح چاہیں تصرف کریں تو رسول اللہ ﷺ نے ان کے حق میں کلمہ خیر کہا اور مہاجرین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لیے ایسی زمینوں میں گھر بنایا جنھیں انصار نے ان کے لیے ہبہ کیا تھا نیز ایسی زمینوں میں جن کا کوئی مالک نہیں تھا۔ (2)

قیصر شاہ روم کے نام خط لکھنے والے

آپ ﷺ نے دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کو بصریٰ کے گورنر کے پاس بھیجا اور اس نے وہ خط ہرقل کے پاس پہنچا دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے جب شاہ روم کو خط لکھنا چاہا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ ﷺ سے کہا کہ وہ لوگ غیر مہر کردہ خط کو نہیں پڑھتے تو آپ ﷺ نے چاندی کی مہر بنائی جس پر "محمد رسول اللہ" ﷺ لکھا ہوا تھا۔ ہرقل کو خط بھیجا گیا۔ "بسم اللہ الرحمن

(1) صحیح بخاری (۳۷۸۲) (2) انساب الأشراف بلاذری (۱/۲۷)

Marfat.com

الرحیم۔ محمد رسول اللہ ﷺ کی طرف سے ہرقل عظیم روم کے نام اللہ کی سلامتی ہو اس پر جس نے ہدایت قبول کر لی۔ میں تمھیں اسلام کی دعوت دیتا ہوں تم مسلمان ہو جاؤ تو سلامتی پاؤ گے اور اللہ تمھیں دوہرا اجر دے گا۔ اور اگر تم نے منہ پھیر لیا تو تم پر اریسیوں کا گناہ بھی لاد دیا جائے گا۔'' ①

اللہ تعالیٰ کا فرمان بھی ہے:

﴿قُلْ يَٰٓأَهْلَ ٱلْكِتَٰبِ تَعَالَوْا۟ إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَآءٍۭ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا ٱللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِۦ شَيْـًٔا﴾ [آل عمران: 64]

''اے اہل کتاب آؤ ایک کلمہ پر جمع ہو جائیں جس میں ہم اور تم برابر ہیں وہ یہ کہ ہم اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کی عبادت نہ کریں۔ اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائیں۔'' ②

نجاشی کو خط لکھنے والے

رسول اللہ ﷺ نے حبشہ کے بادشاہ اصحمہ نجاشی کو خط لکھا تھا جو پہلے ہی مسلمان ہو چکا تھا۔ ③

بنام کسریٰ خط لکھنے والے

امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی سند سے جو ابن عباس رضی اللہ عنہ تک پہنچتی ہے۔ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے کسریٰ کے نام اپنا مکتوب عبداللہ بن خذافہ سہمی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ بھیجا۔ ④

---

① الصادق الامین (۱/ ۵۲۴،۱۳)
② صحیح البخاری الجهاد (۲۹۴۱) صحیح مسلم الجهاد (۱۷۷۳)
③ صحیح مسلم، الجهاد والسیر، باب کتب النبی ﷺ إلیٰ ملوک الکفار یدعوهم إلی الإسلام (۱۷۷۴)
④ صحیح البخاری، المغازی، باب کتاب النبی ﷺ إلیٰ کسریٰ و قیصر (۴۴۲۴)

Marfat.com

بنام حارث بن ابی شمر غسانی

واقدی کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منذر بن ابی حارث بن ابی شمر غسانی کے نام خط لکھا اور شجاع بن وہیب رضی اللہ عنہ کے سپرد کیا اور واقدی نے اس خط کی عبارت بھی بیان کی ہے۔ حارث خط پڑھ کر بہت چیں بجبیں ہوا اور اسلام قبول کرنے پر راضی نہ ہوا بلکہ مدینہ منورہ پر حملہ آور ہونے کے لیے فوجیں جمع کرنا شروع کر دیں ہرقل نے دخل اندازی کی اور اسے ایلیا (بیت المقدس) بلایا۔ اس روایت کو طبری نے واقدی کی سند سے نقل کیا ہے۔ (۱)

ہوذہ بن علی حنفی سردار یمامہ کو خط لکھنے والے

رسول اللہ ﷺ نے اس کے نام خط لکھا کر سلیط بن عمرو رضی اللہ عنہ کے ہاتھ بھیجا سلیط ان چھ آدمیوں میں شامل تھے۔ جو رسول اللہ ﷺ کی حدیبیہ سے مدینہ واپسی کے بعد بیک وقت خطوط لے کر چلے تھے۔ ہوذہ نے خط پڑھنے کے بعد اسلام قبول کرنے کے لیے ایک شرط لگائی کہ نبی ﷺ اپنے ساتھ مجھے بھی اقتدار میں شریک کر لیں۔ رسول اللہ ﷺ نے یہ بات نہ مانی وہ مسلمان نہ ہوا رسول اللہ ﷺ واپس مکہ تشریف لائے تو یہ شخص مر گیا۔ (۲)

مقوقس شاہ مصر کے نام خط لکھنے والے

رسول اللہ ﷺ نے اپنا نامہ مبارک اسکندریہ کے بادشاہ اور قبطیوں کے سردار مقوقس کو حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ خط بھیجا اس نے اچھا جواب دیا۔ اور معاملے کو قریب کیا لیکن وہ مسلمان نہ ہوا۔ (۳)

---

(۱) تاریخ الطبری (۲/۶۲۵)
(۲) عیون الأثر (۲/۲۶۹۔۲۷۰) وأعلام السائلین (۱۰۵۔۱۰۷)
(۳) طبقات ابن سعد (۱/۲۶۰۔۲۶۱)

Marfat.com

منذر بن ساویٰ عبدی کو خط لکھنے والے

ابن سید الناس کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے منذر بن ساویٰ عبدی امیر بحرین کے نام خط لکھ کر ابو العلاء حضرمی رضی اللہ عنہ کے سپرد فرمایا۔ ❶

جلندی کے بیٹوں جیفر اور عبد کو خط لکھنے والے

رسول اللہ ﷺ نے ذوالقعدہ ۸ھ میں عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کو عمان میں جیفر اور عبد کی طرف نامہ مبارک دے کر بھیجا یہ دونوں مسلمان ہو گئے اور رسول اللہ ﷺ کی تصدیق کی اور عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کو اپنے علاقے کی حکمی زکوٰۃ حوالے کی رسول اللہ ﷺ نے اس علاقے کی حکومت انھیں کے پاس رہنے دی۔ ❷

---

❶ عیون الأثر (٢/٢٦٦-٢٦٧)

❷ عیون الأثر، لابن سید الناس (٢/٢٦٧) ونصب الراية (٤/٤٢٣-٤٢٤)

Marfat.com

آداب نبویہ ﷺ

بچوں پر شفقت کرنے والے

نبی اکرم ﷺ نے حسن بن علی رضی اللہ عنہ کو بوسہ دیا۔ اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے پاس بیٹھے تھے۔ وہ بولے:

[إِنَّ لِي عَشَرَةً مِنَ الْوَلَدِ مَا قَبَّلْتُ مِنْهُمْ أَحَدًا.]

''میرے دس بچے ہیں میں نے کبھی کسی کو بوسہ نہیں دیا۔''

آپ ﷺ نے فرمایا:

[مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ.]

''جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔''[1]

اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مجھے پکڑ کر اپنی ران پر بٹھا لیتے اور حسن بن علی رضی اللہ عنہ کو دوسری ران پر پھر ہم دونوں کو اپنے ساتھ لگا لیتے اور فرماتے:

[اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُمَا فَإِنِّي أَرْحَمُهُمَا.]

''اے اللہ ان دونوں پر رحم فرما مجھے ان دونوں پر رحم آتا ہے۔''[2]

پڑوسیوں کا احترام کرنے والے

پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک کے بارے میں آپ ﷺ نے بڑے تاکیدی الفاظ

---

① صحيح بخاری، الادب، باب رحمة الولد و تقبيله (٥٩٩٧)
② صحيح بخاری، الادب ،باب وضع الصبی على الفخذ (٦٠٠٣)

Marfat.com

استعمال کیے ہیں۔ایک موقع پر فرمایا:

[مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِينِي بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ.]

''جبریل مجھے پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک کی اتنی تاکید کرتا رہا کہ مجھے خیال ہوا کہ وہ عنقریب اسے وارث بنادے گا۔''①

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

[يَا أَبَا ذَرٍّ إِذَا طَبَخْتَ مَرَقَةً فَأَكْثِرْ مَاءَهَا وَتَعَاهَدْ جِيرَانَكَ.]

''ابوذر جب تم گھر میں شوربا پکاؤ تو اس کا پانی زیادہ کرلیا کرو اور اپنے پڑوسیوں کا خیال رکھا کرو۔''②

آپ ﷺ نے فرمایا:

[مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهُ.]

''جو اللہ تعالیٰ اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ دے۔''③

ماں باپ کا احترام کرنے والے

رسول اللہ ﷺ کے کمال اخلاق کی ایک مثال یہ ہے کہ آپ نے والدین سے حسن سلوک کے بارے میں بڑی تاکید کی ہے۔

اور اس نیکی کی بہت عظمت بیان کی ہے۔جب عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے آپ سے

---

① صحیح بخاری، الادب، باب الوصية بالجار والاحسان اليه (٦٠١٤-٦٠١٥)
② صحیح مسلم، البر والصلة. باب الوصيه بالجار والاحسان إليه (١٤٢)(٢٦٢٥)
③ صحیح بخاری، الأدب، باب من كان يؤمن بالله واليوم الأخر فلا يؤذ جاره(٦٠١٨)

Marfat.com

پوچھا اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے پسندیدہ عمل کون سا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

[الصَّلاةُ عَلٰی وَقْتِهَا.]

''وقت پر نماز ادا کرنا''

انھوں نے پوچھا پھر کون سا؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

[بِرُّ الْوَالِدَيْنِ]

''والدین سے نیک سلوک کرنا''

انھوں نے کہا پھر کون سا؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

[الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ.]

''اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔'' [1]

معاویہ بن حیدۃ القشیری رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا میں کس سے نیک سلوک کروں؟ فرمایا: ''اُمَّکَ'' اپنی والدہ سے میں نے کہا پھر کس سے آپ ﷺ نے فرمایا: ''اُمَّکَ'' اپنی والدہ سے میں نے کہا پھر کس سے آپ ﷺ نے فرمایا:

[ثُمَّ أَبَاكَ ثُمَّ الأَقْرَبَ فَالأَقْرَبَ.]

''پھر اپنے باپ سے پھر قریب ترین سے پھر اس کے بعد قریب ترین سے۔'' [2]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

[لَا يَجْتَمِعَانِ فِي قَلْبِ عَبْدٍ الْإِيمَانُ وَالْحَسَدُ.]

''دو چیزیں ایک مومن بندے کے دل میں جمع نہیں ہو سکتیں ایمان اور حسد۔'' [3]

---

(1) صحیح بخاری، الأدب، باب البر والصلة (۵۹۷۰)

(2) جامع الترمذی، ألبر والصلة، باب ماجاء فی بر الوالدین (۱۸۹۷)

(3) سنن نسائی، الجهاد، باب فضل من عمل فی سبیل اللہ علی قدمہ (۳۱۱۱) البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔

Marfat.com

سادہ لباس اور بستر والے

حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ نے کہا۔ میں عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا انھوں نے ایک موٹا سا تہبند نکال کر ہمیں دکھایا جو یمن میں تیار ہوتا تھا۔ اور ایک اوڑھنے والی چادر بھی دکھائی جسے ''مُلَبَّدَۃ'' (موٹی چادر) کہا جاتا تھا۔ پھر انھوں نے اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ان دو کپڑوں میں وفات پائی۔ [1]

حسد و بغض نہ کرنے والے

رسول اللہ ﷺ نے نفرت، حسد اور بدگمانی کی مذمت فرمائی ہے۔ ان سے دل بگڑ جاتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

''بدگمانی سے بچو یقینا بدگمانی سب سے جھوٹی بات ہے۔ کسی کی بات چوری چھپے نہ سنو۔ کسی کی جاسوسی نہ کرو۔ آپس میں حسد نہ کرو کسی سے قطع تعلقی نہ کرو اور آپس میں بغض نہ رکھو اور اللہ کے بندو! بھائی بھائی بن جاؤ۔ [2]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''پہلی امتوں کی بیماری حسد اور بغض تم میں بھی سرایت کر گئی ہے اور یہ مونڈ دینے والی بیماری ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ یہ بالوں کو مونڈتی ہے بلکہ یہ دین کو مونڈ دیتی ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم جنت میں داخل نہیں ہو سکتے جب تک ایک دوسرے سے محبت نہ کرو کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جو تم میں محبت کو قائم کر دے۔ اپنے درمیان سلام عام کرو۔'' [3]

---

(1) صحیح مسلم، اللباس والزینة، باب التواضع فی اللباس (۲۰۸۰)
(2) صحیح بخاری، الأدب، باب ما ینهی عن التحاسد والتدابر (۶۰۶۴) و صحیح مسلم، البر والصلة والأدب، باب تحریم الظن والتجسس... (۲۵۶۳)
(3) جامع الترمذی، صفة القیامه، باب فی فضل اصلاح ذات البین (۲۵۱۰) حسن

Marfat.com

کنجوسی نہ کرنے والے

رسول اللہ ﷺ نے کنجوسی سے منع فرمایا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

''کنجوسی سے بچو کنجوسی نے تم سے پہلی قوموں کو تباہ و برباد کیا اس کی وجہ سے انھوں نے ایک دوسرے کے خون بہائے اور حرمتوں کو پامال کیا۔'' ❶

رسول اللہ ﷺ نے کبیرہ گناہ شمار کرتے ہوئے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، کنجوسی کرنا اس جان کو ناحق قتل کرنا جسے اللہ نے حرام ٹھہرایا ہے، سود کھانا یتیم کا مال کھانا جنگ کے دن پیٹھ دکھا جانا اور پاکدامن بھولی بھالی عورتوں پر بہتان لگانا۔'' ❷

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

''آدم کے بیٹے تو زیادہ مال خرچ کر یہ تیرے لیے زیادہ بہتر ہے اور اسے سنبھالے رکھنا تیرے لیے برا ہوگا ضرورت کے مطابق روزی حاصل کرنے پر تجھے کوئی ملامت نہیں کی جائے گی سب سے پہلے اس پر خرچ کر جس کا تو ذمہ دار ہے اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔'' ❸

صحیح مسلم، ألزکوٰۃ، باب بیان ان الید العلیا خیر من الید السفلیٰ (۱۰۳۶)

بیویوں کے درمیان عدل کرنے والے

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ازواج مطہرات کی باریاں تقسیم کرتے اور انصاف کرتے اور فرماتے:

[اَللّٰهُمَّ هٰذَا قَسْمِي فِيمَا أَمْلِكُ فَلَا تَلُمْنِي فِيمَا تَمْلِكُ

---

❶ صحیح مسلم، ألبر والصلہ والادب، باب تحریم الظلم (۲۵۷۸)

❷ سنن نسائی، الوصایا، باب إجتناب أكل مال اليتيم (۳۷۰۱) علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔

❸ جامع الترمذی، صفة القيامه، باب فی فضل اصلاح ذات البين (۲۵۱۰) حسن

Marfat.com

وَلَا أَمْلِكُ.]

''اے اللہ! جس چیز کا میں مالک ہوں اس میں یہ میری تقسیم ہے۔ جس چیز کا تو مالک ہے اور مجھے اس میں اختیار نہیں (قلبی میلان) اس میں مجھے ملامت نہ کرنا۔''[1]

قناعت پسندی کرنے والے

نبی کریم ﷺ نے قناعت (تھوڑے پر صبر کرنے) اور زہد (دنیا سے بے رغبت رہنے) کی ترغیب دلائی ہے اس میں افراد اور معاشرے کے لیے بہت سے فوائد پوشیدہ ہیں اس کے برعکس لالچ انسان کو خراب کرتا ہے۔ اور اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی تقسیم پر راضی نہ رہے تو زندگی کے تمام معاملات میں بگاڑ پیدا ہو جاتا ہے۔ اس سلسلے میں رسول اللہ ﷺ کئی ارشادات ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

[طُوبٰى لِمَنْ هُدِىَ إِلَى الإِسْلَامِ وَكَانَ عَيْشُهُ كَفَافًا وَقَنِعَ.]

''خوشخبری ہے اس شخص کے لیے جسے اسلام کی ہدایت نصیب ہو گئی ضرورت کے مطابق سامانِ زندگی مل گیا اور اس نے قناعت اختیار کی۔''[2]

[قَدْ أَفْلَحَ مَنْ أَسْلَمَ وَرُزِقَ كَفَافًا وَقَنَّعَهُ اللّٰهُ بِمَا آتَاهُ.]

''وہ شخص کامیاب ہے جو مطیع و فرمانبردار ہو گیا۔ اسے ضرورت کے مطابق رزق مل گیا اور اللہ نے اسے اپنے عطا کردہ رزق پر راضی اور مطمئن کر

---

① سنن ابی داود، النکاح، باب فی القسم بین النساء (۲۱۳۴) وجامع الترمذی، النکاح، باب ماجاء فی التسویة بین الضرائر (۱۱۴۰) والمستدرک للحاکم (۲/۱۸۷) حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

② جامع الترمذی، الزهد، باب ماجاء فی الکفاف والصبر علیه (۲۳۴۹) ترمذی نے کہا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

Marfat.com

دیا۔''❶

خوراک کو تکلف سے پاک رکھنے والے

نبی کریم ﷺ کے خادم خاص حضرت انس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے ہاں کبھی گوشت اور روٹی کا کھانا صبح وشام موجود نہیں رہا۔ ہاں جب مہمان آتے تو ایسا ہوتا۔❷

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

''آلِ محمد ﷺ نے لگاتار دودن جو کی روٹی سیر ہو کر نہیں کھائی حتیٰ کے رسول اللہ ﷺ وفات پاگئے۔''❸

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے اہل خانہ مسلسل کئی راتیں بھوکے سوتے تھے انھیں رات کا کھانا میسر نہیں آتا تھا۔ ان کی زیادہ تر روٹی جو کی ہوتی تھی۔''❹

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ:

ہم انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے ہاں جاتے تو عموماً ان کا باورچی روٹی پکا رہا ہوتا وہ کہتے کھاؤ! میرے علم کے مطابق:

''رسول اللہ ﷺ نے اپنی وفات تک میدے کی چپاتی اور بھنی ہوئی بکری کبھی اپنی آنکھ سے نہ دیکھی ہوگی۔''❺

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

---

① صحیح مسلم، الزکاۃ، فی الکفاف والقناعۃ (۱۰۵۴)
② مختصر شمائل ترمذی للألبانی (ص/۸۴)
③ صحیح مسلم، الزہد، باب الدنیا سجن المؤمن و جنۃ الکافر (۲۹۷۰)
④ مختصر شمائل ترمذی للألبانی (ص/۸۷) البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔
⑤ صحیح بخاری، الرقاق، باب کیف کان عیش النبی ﷺ و أصحابہ (۶۴۵۷)

Marfat.com

"نبی کریم ﷺ نے مرتے دم تک کھانا میز یا تپائی وغیرہ پر رکھ کر نہیں کھایا۔"①

ماں کا احترام کرنے والے

یحییٰ بن سعدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم سب میں زیادہ فصیح میں ہوں۔ اس لیے کہ میں قریش میں سے ہوں اور میری زبان بنی سعد بن بکر کی زبان ہے جو فصحائے عرب مشہور تھے۔

اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ قبیلہ بنی سعد کے ایک بزرگ سے روایت کرتے ہیں۔ حلیمہ بنت عبداللہ (ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے پاس) مکے پہنچیں یہ وہ زمانہ تھا کہ رسول اللہ ﷺ خدیجہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کر چکے تھے۔ حلیمہ نے آپ ﷺ سے قحط وگرانی اور مویشیوں کے ہلاک ہو جانے کی شکایت کی آپ ﷺ نے اس بارے میں خدیجہ رضی اللہ عنہا سے بات کی تو انھوں نے حلیمہ کو چالیس بکریاں دیں اور سواری کے لیے ایک اونٹ عنایت کیا جو سامان ومتاع سے لدا ہوا تھا۔ حلیمہ یہ سب لے کر اپنے اہل وعیال میں واپس آگئیں۔

محمد بن المنکدر کہتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کے حضور ایک عورت جس نے آپ ﷺ کو دودھ پلایا تھا۔ آنے کی اجازت طلب کی جب یہ خاتون حاضر ہوئیں تو آپ ﷺ نے فرمایا میری ماں میری ماں آپ ﷺ نے اپنی چادر ان کے لیے بچھا دی جس پر وہ بیٹھیں۔②

جانی دشمنوں سے حسن سلوک کرنے والے

ثمامہ رضی اللہ عنہ مکہ پہنچے تو وہاں کے ایک شخص نے پوچھا! کہ تم صابی بن گئے۔؟ ثمامہ رضی اللہ عنہ نے کہا نہیں میں محمد ﷺ پر ایمان لایا ہوں اور اسلام قبول کیا ہے۔ اور اب یہ

---

① صحیح بخاری، الرقاق، باب فضل الفقر (٦٤٥٠)
② طبقات ابن سعدؒ (١٣٢تا١٣١/١)

Marfat.com

یاد رکھنا کہ ملک یمامہ سے تمہارے لیے گندم کا ایک دانہ بھی نہیں آئے گا۔ جب تک نبی کریم ﷺ کی اجازت نہ ہوگی۔ [1]

ثمامہ رضی اللہ عنہ نے اپنے ملک پہنچتے ہی مکہ کی طرف آنے والا اناج بند کر دیا غلہ کی آمد رک جانے سے اہل مکہ بلبلا اٹھے اور آخر نبی کریم ﷺ ہی سے انھیں التجا کرنی پڑی نبی ﷺ نے ثمامہ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ غلہ بدستور جانے دو (ان دنوں اہل مکہ نبی ﷺ کے جانی دشمن تھے) اس قصہ سے نہ صرف یہ ثابت ہوا کہ نبی ﷺ کیونکر ایک شخص کی جان بخشی فرمائی جو خود بھی اپنے آپ کو واجب القتل سمجھتا تھا۔ اور نہ صرف یہی ثابت ہوا کہ نبی ﷺ کے پاکیزہ حالات اور اخلاق کا کیسا گہرا اثر لوگوں پر پڑتا تھا۔

کہ ثمامہ رضی اللہ عنہ جیسا شخص جو اسلام اور مدینہ اور آپ ﷺ سے سخت نفرت وعداوت رکھتا تھا تین روز کے بعد بخوشی مسلمان ہو گیا تھا۔ بلکہ نبی ﷺ کی نیکی اور ظنیت کی پاکی و رحم دلی کا ثبوت اس طرح ملتا ہے کہ مکہ کے جن کافروں نے آپ ﷺ کو مکہ سے نکالا تھا اور بدر احد اور خندق میں اب تک نبی ﷺ اور مسلمانوں کو تباہ برباد کرنے کے لیے ساری طاقت صرف کر چکے تھے ان کے لیے رحمۃ العالمین یہ پسند نہیں فرماتے کہ ان کا غلہ روک دیا جائے اور ان کو تنگ و ذلیل کر کے اپنا فرمابردار بنایا جائے۔ [2]

بیٹوں سے محبت کرنے والے

عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ میرا ہاتھ پکڑ کر اس نخلستان کی طرف لے چلے جہاں ابراہیم تھے ان کا دم نکل ہی رہا تھا کہ آپ نے میری آغوش میں دے دیا۔ آپ ﷺ یہ دیکھ کر آبدیدہ ہو گئے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ رو رہے ہیں۔؟ آپ نے بکا سے منع نہیں کیا تھا۔؟

آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے نوحہ کی ممانعت کی تھی دو احمقانہ فاجرانہ آوازوں کی

---

(1) صحیح بخاری، المغازی (۴۳۷۲) عن ابی ہریرہ۔
(2) رحمۃ العالمین (۲۹۶،۲۹۵/۱)

Marfat.com

ممانعت کی تھی ایک آواز وہ کہ عیش ونعمت کے وقت بلند ہو جولہو ولعب اور مزامیر شیطان ہے۔ اور دوسری آواز جو مصیبت کے وقت نکلے جو چہروں کو خراشنا گریبان پھاڑنا اور شیطان کی جھنکار ہے۔

اے ابراہیم اگر موت کا معاملہ برحق نہ ہوتا اگر یہ وعدہ صادقہ نہ ہوتا اگر یہ ایسا راستہ نہ ہوتا جس پر سب ہی کو چلنا ہے اور ہم میں جو پیچھے رہ گئے ہیں۔ وہ بھی اگلوں کے ساتھ عنقریب شامل ہو جانے والے ہیں۔ تو ہم تجھ پہ اس سے کہیں زیادہ سخت رنج کرتے۔ ①

مریض کی عیادت کرنے والے

ابوصحری العقیلی سے مروی ہے۔ کہ میں مدینہ گیا تو رسول اللہ ﷺ ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما سے آگے چل رہے تھے۔ آپ ﷺ ایک یہودی کے پاس سے گزرے جس کے پاس ایک دفتر تھا اس میں تورات تھی۔ وہ اپنے ایک مریض بھتیجے کو پڑھ کر سنا رہا تھا۔ جو اس کے سامنے تھا۔ نبی ﷺ نے فرمایا کہ میں تجھے اس ذات کی قسم دیتا ہوں جس نے موسیٰ علیہ السلام پر تورات کو نازل کیا۔ اور بنی اسرائیل کے لیے سمندر میں راستہ بنا دیا۔ کیا تو اپنی تورات میں میری صفت وذکر اور میرے ظہور کا مقام پاتا ہے۔ اس نے اپنے سر کے اشارہ سے کہا نہیں۔ اس کے بھتیجے نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں قسم ہے اس ذات کی جس نے موسیٰ علیہ السلام پر تورات نازل کی اور بنی اسرائیل کے لیے سمندر میں راستہ بنا دیا۔ بے شک یہ شخص اپنی کتاب میں آپ کی نعت اور آپ کا زمانہ اور آپ کی صفت اور آپ کے ظہور کا مقام لکھا ہوا پاتا ہے۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں نبی ﷺ نے فرمایا کہ اس یہودی کو اپنے ساتھی کے پاس سے اٹھا دو اس نوجوان کی روح قبض کر لی گئی تو نبی ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھی اور اسے دفن کیا۔ ②

---

① طبقات ابن سعد (۱/۱۵۷)
② طبقات ابن سعد (۱/۲۰۲)

Marfat.com

طالب علموں سے محبت کرنے والے

نبی رحمت ﷺ اہل صفہ کے پاس جا کر بیٹھتے۔ ان سے ملاقات کرتے خیریت دریافت کرتے اور احوال معلوم کرتے انھیں آخرت یاد دلاتے قرآن کی قرأت اور قرآن پر غور وفکر کی جانب توجہ دلاتے انھیں ذکر الٰہی اور آخرت پر نگاہ جمائے رکھنے کی تلقین کرتے دنیا سے بے رغبتی کی تلقین کرتے اور دنیاوی آرائش کی جانب سرپٹ بھاگنے کی تمنا کا علاج کرتے۔ ❶

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک دن حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا تمھارے ابا جان کے پاس غلام لونڈیاں اور مال آیا ہے اور خدمت کے لیے کسی کو لے آؤ۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کہنے لگیں اللہ کی قسم چکی چلا چلا کر میرے ہاتھوں پر چھالے پڑ گئے ہیں۔ چنانچہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اپنے ابا جان کے پاس آئیں۔ آپ ﷺ نے پوچھا بیٹی کیسے آنا ہوا۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا ابا جی بس سلام کرنے آئی تھی۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا شرما گئیں اور کچھ مانگے بغیر ہی واپس چلی گئیں جب گھر گئیں تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا بنا؟ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کہنے لگیں اللہ کی قسم مجھے مانگتے ہوئے شرم آگئی اور میں خالی ہاتھ ہی واپس آگئی ہوں حضرت علی رضی اللہ عنہ کہنے لگے آؤ اکٹھے چلتے ہیں۔ اب دونوں آئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ بولے اے اللہ کے رسول ﷺ فاطمہ رضی اللہ عنہا کہہ رہی ہیں کہ آٹا پیس پیس کر میرے ہاتھوں میں چھالے پڑ گئے ہیں۔ اور آپ ﷺ کے پاس غلام لونڈیاں اور مال و دولت آیا ہے ہمیں بھی عطا فرما دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

> ”میں تمھیں غلام فراہم کر دوں اور اہل صفہ کو چھوڑ دوں کہ ان کے پیٹ فاقوں سے دہرے ہوتے رہیں صورتحال یہ ہے کہ میرے پاس کچھ نہیں جو میں ان پر خرچ کروں۔ اب یہ جو کچھ آیا ہے انھیں فروخت کے لیے بھیجوں

---

❶ مسند احمد (۷۱۴، ۹، ۷۱۵۴، ۱۲۶۳) وصحیح مسلم (۷۰۲)

Marfat.com

گا اور ملنے والی رقم ان پر خرچ کروں گا۔''

یہ بات سن کر دونوں میاں بیوی واپس گھر چلے گئے۔ اللہ کے رسول ﷺ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لے گئے تو دیکھا حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا بستر بڑا چھوٹا ہے۔ اوڑھنے والی چادریں بھی چھوٹی ہیں۔ آپ ﷺ نے ان دونوں کو ہر نماز کے بعد دس دس بار سبحان اللہ، الحمدللہ، اللہ اکبر کے کلمات بتلا دئے اور جو کچھ مال تھا وہ صفہ والوں کو دے دیا۔ ①

بیماروں کی عیادت فرماتے ان کی رہنمائی کرتے غم گساری کرتے جب اللہ کے رسول ﷺ کے پاس صدقے کی کوئی چیز آتی اسے اہلِ صفہ کی طرف بھیج دیتے اور اس سے خود کچھ بھی نہ لیتے اور جب کوئی ہدیہ آتا تو اسے بھی اہل صفہ کی طرف روانہ کر دیتے لیکن اہل صفہ کے پاس بیٹھ کر تحفے کے اس کھانے میں شامل ہو جاتے۔ ②

طہارت حاصل کرنے والے

رسول اللہ ﷺ نے میلا کچیلا رہنے کی مذمت فرمائی جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے۔ آپ نے ایک پراگندہ حال آدمی دیکھا جس کے سر کے بال بکھرے ہوئے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

[أَمَا كَانَ يَجِدُ مَا يُسَكِّنُ بِهِ شَعْرَهُ]

''کیا اس کے پاس کوئی چیز نہیں کہ وہ بال سنوارے۔''

عاجزی انکساری کرنے والے

① رسول اللہ ﷺ نے اپنی شان میں مبالغہ آرائی سے منع کرتے ہوئے فرمایا: میری شان میں مبالغہ آرائی نہ کرنا جس طرح نصاریٰ نے عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے ساتھ کیا۔

---

① مسند احمد (۱/۱۰۴)

② بخاری (۶۴۵۲) وترمذی (۲۴۷۷) اسنادہ حسن لذاتہ و ابن حبان (۶۵۳۵) واسنادہ صحیح

Marfat.com

میں تو صرف اللہ کا بندہ ہوں مجھے اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ﷺ ہی کہو۔ ①

② حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت کی عقل میں کچھ خرابی تھی۔ وہ ایک دن کہنے لگی اے اللہ کے رسول ﷺ مجھے آپ ﷺ سے کام ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کی بندی مدینہ منورہ کی جس گلی میں بھی تمھیں کام ہے۔ میں جانے کے لیے تیار ہوں۔ پھر آپ ﷺ اس کے ساتھ ایک گلی میں گئے اور اس کا کام کیا۔ ②

امام نووی رحمہ اللہ اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ ﷺ اس کے ساتھ چلتے چلتے راستے میں ایک جگہ کھڑے ہو گئے تا کہ آپ اس کی بات کو علیحدگی سے سن کر اسے جواب دیں۔ ③

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ بیمار کی بیمار پرسی کرنے جاتے جنازے کے ساتھ تشریف لے جاتے غلام کی دعوت بھی قبول فرما لیتے گدھے پر سواری کر لیتے غزوہ خیبر، غزوہ بنو قریظہ اور غزوہ بنو نضیر میں آپ گدھے ہی پر سوار تھے جس کو کھجور کی رسی کی لگام ڈالی گئی تھی اور اس کی کمر پر پالان تھا۔ جس کے اندر کھجور کی چھال تھی۔ ④

غصہ نہ کرنے والے

رسول اللہ ﷺ نے ضرورت سے زیادہ غصے سے منع کیا ہے آپ ﷺ نے فرمایا:

["لَا تَغْضَبْ". فَرَدَّدَ مِرَارًا، قَالَ: "لَا تَغْضَبْ".]

"ایک آدمی نے آپ ﷺ سے سوال کیا کہ مجھے کوئی نصیحت فرمائے تو آپ ﷺ نے فرمایا غصہ نہ کر پھر بار بار اس نے یہ سوال دہرایا، آپ ﷺ

① صحیح بخاری، أحادیث الأنبیاء ،باب قول اللہ تعالیٰ وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مَرْيَمَ (٣٤٤٥)

② صحیح مسلم، الفضائل، باب قربه من الناس (٢٣٢٦) ومختصر شمائل الترمذی (ص/١٧٦)

③ ألخصائص الکبریٰ (٢/٤٣٢) ④ اخلاق النبی ﷺ (ص/٦٢)

Marfat.com

نے فرمایا غصہ نہ کر۔“[1]

جانوروں کے حقوق کا خیال کرنے والے

نبی رحمت ﷺ کی شفقت جانوروں، پرندوں غرض ہر ذی روح تک پھیلی ہوئی تھی۔ اس کے بارے میں بھی آپ ﷺ کے ارشادت عالیہ ملاحظہ ہوں۔

[مَا مِنْ مُّسْلِمٍ غَرَسَ غَرْسًا فَأَكَلَ مِنْهُ إِنْسَانٌ أَوْ دَابَّةٌ إِلاَّ كَانَ لَهُ صَدَقَةٌ.]

”جو مسلمان کوئی درخت یا فصل کاشت کرے پھر اس سے کوئی انسان یا جانور کھائے تو یہ اس کے لیے صدقہ ہوگا۔“[2]

رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا: ایک دفعہ ایک آدمی ایک راستے پر جا رہا تھا کہ اسے سخت پیاس لگی اسے ایک کنواں نظر آیا۔ وہ کنویں میں اترا اور پانی پیا پھر باہر نکلا تو دیکھا کہ ایک کتا ہانپ رہا ہے اور گیلی مٹی چاٹ رہا ہے۔ وہ آدمی بولا اس کتے کو بھی اتنی ہی پیاس لگی ہوگی جتنی مجھے لگی تھی وہ دوبارہ کنویں میں اترا اپنا موزہ پانی سے بھرا اور منہ میں موزہ تھام کر اوپر چڑھا اور کتے کو پانی پلایا۔ اللہ تعالیٰ نے خوش ہو کر اسے معاف فرما دیا صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا کیا جانوروں میں ہمارے لیے اجر ہے؟ فرمایا:

[فِي كُلِّ ذَاتِ كَبِدٍ رَطْبَةٍ أَجْرٌ.]

”ہاں ہر ذی روح میں اجر ہے۔“[3]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک دفعہ ایک کتا کنویں کے ارد گرد پیاس سے ہلکان گھومتا پھر رہا تھا۔ وہ جان بلب تھا۔ ایک بدکار عورت نے اسے دیکھ لیا۔ اس نے اپنا موزہ اتارا اور اس میں پانی بھر کر کتے کو پلایا اس نیکی کی

---

① صحیح بخاری، الأدب، باب الحذر من الغضب (٦١١٦)
② صحیح بخاری، الأدب، باب رحمة الناس والبهائم (٦٠١٢)
③ صحیح بخاری، الأدب، باب رحمة الناس والبهائم (٦٠٠٩)

Marfat.com

بدولت اسے معاف کر دیا گیا۔ ①

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

[عُذِّبَتِ امْرَأَةٌ فِي هِرَّةٍ سَجَنَتْهَا حَتَّى مَاتَتْ، فَدَخَلَتْ فِيهَا النَّارَ، لَا هِيَ أَطْعَمَتْهَا وَلَا سَقَتْهَا إِذْ حَبَسَتْهَا، وَلَا هِيَ تَرَكَتْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ.]

''ایک عورت کو ایک بلی کی وجہ سے مبتلائے عذاب ہونا پڑا اس نے ایک بلی کو باندھے رکھا نہ کچھ کھلایا پلایا نہ اسے چھوڑا کہ کیڑے مکوڑوں میں سے (اپنی خوارک تلاش کر کے) کھا لیتی۔'' ②

واقدی نے مغازی میں نقل کیا ہے کہ فتح مکہ کے سفر کے دوران وادی عرج کے قریب رسول اللہ ﷺ نے ایک کتیا کو دیکھا وہ اپنے بچوں کو دودھ پلا رہی تھی آپ ﷺ نے حضرت جعیل بن سراقہ رضی اللہ عنہ کو مقرر فرمایا کہ اس کے قریب کھڑے رہیں اور کسی لشکر کو اس کے یا اس کے بچوں کے قریب نہ آنے دیں۔ ③

مریضوں کا خیال رکھنے والے

رسول اللہ ﷺ نے مریض کی عیادت کی خصوصی تاکید فرمائی ہے۔ اس لیے کہ انسان بیماری کی حالت میں انتہائی کمزور ہوتا ہے۔ اس کے بارے میں آپ ﷺ کے فرامین ملاحظہ ہوں۔

[عُودُوا الْمَرْضَى، وَاتَّبِعُوا الْجَنَائِزَ تُذَكِّرُكُمُ الْآخِرَةَ.]

---

① صحیح بخاری، أحادیث الأنبیاء، (۳۴۶۷) وصحیح مسلم، السلام، باب فضل سقی البهائم (۲۲۴۵)

② صحیح بخاری، أحادیث الأنبیاء (۳۴۸۲)

③ المغازی للواقدی (۲/۸۰۴)

Marfat.com

''مریضوں کی بیمار پرسی کرو۔ جنازوں کے ساتھ جایا کرو اس سے تمھیں آخرت یاد آئے گی۔''[1]

[أَطْعِمُوا الْجَائِعَ ، وَعُودُوا الْمَرِيضَ، وَفُكُّوا الْعَانِيَ.]

''بھوکے کو کھانا کھلاؤ بیمار کی عیادت کرو اور قیدی کو چھڑاؤ۔''[2]

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

[أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بِسَبْعٍ، وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ، أَمَرَنَا بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ.]

''ہمیں سات چیزوں کا حکم دیا۔ اور سات چیزوں سے منع فرمایا۔ آپ ﷺ نے ہمیں بیمار کی بیمار پرسی کا بھی حکم دیا۔''[3]

غلاموں پر شفقت کرنے والے

رسول اللہ ﷺ کی شفقت نوکروں، غلاموں، ذمیوں اور کمزور لوگوں کے سوا جانوروں اور پرندوں تک تھی۔ اس کے بارے میں آپ ﷺ کی سیرتِ طیبہ کی چند جھلکیاں ملاحظہ ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کو حکم دیا کہ اپنے نوکروں، غلاموں کو اور اپنے آزاد کردہ غلاموں اور لونڈیوں کو اپنا دینی یا کم از کم انسانی بھائی سمجھیں جبکہ وہ مسلمان نہ ہوں۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''وہ لوگ تمھارے بھائی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انھیں تمھارا ماتحت بنا دیا ہے۔ جو خود کھاؤ انھیں بھی کھلاؤ اور جو کود پہنو انھیں بھی پہناؤ ان سے کوئی ایسا کام کرنے کو نہ کہو جو ان کے بس میں نہ ہو۔ اگر مجبوراً ایسا کام کرانا پڑے تو خود بھی ساتھ مل کر کام کرو۔''[4]

---

1. مسند أحمد (٣/٤٨) والسنن الكبرىٰ للبيهقي (٣/٣٧٣)
2. صحيح بخاري، المرضىٰ ،باب وجوب عيادة المريض (٥٦٤٩)
3. صحيح بخاري، الأدب، باب تشميت العاطس إذا حمدالله (٦٢٢٢)
4. صحيح مسلم، الايمان، باب اطعام المملوك مما ياكل (١٦٦١-٤٣١٣)

Marfat.com

رسول اللہ ﷺ نے مرض الموت میں غلاموں سے حسن سلوک کی وصیت فرمائی:

[أَللہ، أَللہ الصَّلَاةَ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ]

''اللہ سے ڈرو اللہ سے ڈرو نماز کا خیال رکھو اور غلاموں کے حقوق ادا کرو۔''①

صلہ رحمی کرنے والے

رسول اللہ ﷺ نے بہت سے مقامات پر رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیا ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا:

''قیامت کے دن ہر رشتہ داری انسان کے سامنے آئے گی اگر اس نے اس رشتہ داری کو جوڑا ہوگا تو وہ اس کے حق میں صلہ رحمی کی گواہی دے گی اور اگر اس نے رشتہ داری کو کاٹا ہوگا تو وہ اس کے خلاف قطع رحمی کی شہادت دے گی۔''②

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

[إِنَّ أَبَرَّ الْبِرِّ صِلَةُ الْوَلَدِ أَهْلَ وُدِّ أَبِيهِ.]

''سب سے بڑا احسن سلوک یہ ہے کہ آدمی اپنے باپ کے دوستوں سے اچھا سلوک کرے۔''③

ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے گزارش کی کہ کوئی ایسا عمل بتائیں کہ میں جنت میں داخل ہو جاؤں۔آپ ﷺ نے فرمایا:

[تَعْبُدُ اللهَ، وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ، وَتَصِلُ الرَّحِمَ.]

---

① صحيح ابن ماجه للألباني (١٦٢٥)
② الأدب المفرد (١/١٥٦)(٧٣) سند کے راوی ثقہ ہیں۔
③ صحيح مسلم، البر والصلة والأدب، باب فضل صلة أصدقاالأب والأم (٢٥٥٢)

Marfat.com

''اللہ کی عبادت کر اور اس کے ساتھ شریک نہ ٹھہرا نماز قائم کر زکاۃ ادا کر اور رشتے داری ملا۔''[1]

گھر والوں کو پردے کا حکم دینے والے

رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کو اظہار زینت سے منع فرمایا اور اس کے نقصانات سے آگاہ کیا کیونکہ اس سے مردوں اور عورتوں کے مابین فتنہ پیدا ہوتا ہے۔ آپ ﷺ نے اس کے بارے میں فرمایا:

[سَيَكُوْنُ آخِرَ أُمَّتِيْ نِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ عَلٰى رُءُوْسِهِنَّ كَأَسْنِمَةِ الْبُخْتِ اِلْعَنُوْهُنَّ فَإِنَّهُنَّ مَلْعُوْنَاتٌ]

''آخری دور میں میری امت میں ایسی عورتیں ہوں گی جو لباس پہننے کے باوجود ننگی ہوں گی ان کے سروں پر بختی اونٹوں کی کوہانوں جیسے بالوں کے گچھے ہوں گے ایسی عورتوں پر لعنت کرنا یہ ملعون عورتیں ہیں۔''[2]

ایک روایت کے الفاظ ہیں:

[عَارِيَاتٌ مُّمِيلَاتٌ مَائِلَاتٌ رُءُوسُهُنَّ كَأَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيحَهَا وَإِنَّ رِيحَهَا لَتُوجَدُ مِنْ مَّسِيرَةِ كَذَا وَكَذَا.]

''جہنمیوں کی دو قسمیں ہیں جنھیں میں نے ابھی تک نہیں دیکھا وہ لوگ جن کے ہاتھوں میں گائے کی دم جیسے موٹے موٹے کوڑے ہوں گے جن سے وہ لوگوں کو ماریں گے اور وہ عورتیں جو لباس پہننے کے باوجود ننگی ہوں گی لوگوں کو اپنی طرف مائل کرنے والی خود لوگوں کی طرف مائل ہونے والی ان کے

---

① صحيح بخاري، الزكاة، باب وجوب الزكاة (١٣٩٦) وصحيح مسلم ،الإيمان، باب بيان الإيمان الذى يدخل به الجنه (١٤)

② المعجم الصغير للطبراني (١١٢٥) البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

Marfat.com

سر پر بختی اونٹوں کے ٹیڑھے کوہانوں کی طرح بالوں کے گچھے ہوں گے یہ جنت میں نہیں جائیں گی اور نہ اس کی خوشبو پائیں گی حالانکہ جنت کی خوشبو اتنے فاصلے سے آرہی ہوگی۔''(1)

حیاوالے

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ پردہ نشین کنواری عورت سے بھی بڑھ کر حیادار تھے۔ جب آپ ﷺ کسی ناپسندیدہ چیز کو دیکھتے تو ہم آپ ﷺ کے چہرے پر اس (ناگواری) کے آثار دیکھ لیتے۔''(2)

آپ ﷺ نے فرمایا:

[الْحَيَاءُ لَا يَأْتِي إِلَّا بِخَيْرٍ.]

''حیا جب آتی ہے خیر ہی لاتی ہے۔''(3)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

[إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ الْأُولَى إِذَا لَمْ تَسْتَحِي فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ.]

''پہلی نبوتوں کی جو باتیں لوگوں نے پائی ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے۔ جب تمھیں حیاء نہ آئے جو چاہو کرو۔''(4)

رسول اللہ ﷺ حق کی بات کرنے سے کوئی شرم وحیا محسوس نہیں کرتے تھے۔ کیونکہ اس کا تعلق دین کے علم سے ہے ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ ام سلیم رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور کہا اے اللہ کے رسول ﷺ واقعی اللہ تعالیٰ حق سے نہیں شرماتا اگر

---

(1) صحيح مسلم، اللباس والزينة، باب النساء الكاسيات العاريات (٢١٢٨-٥٥٨٢)

(2) صحيح بخاري، المناقب، باب صفة النبي ﷺ (٣٥٦٢)

(3) صحيح بخاري، الأدب، باب الحياء (٦١١٧)

(4) صحيح البخاري، الأدب، باب إذا لم تستح فاصنع ما شئت (٦١٢)

Marfat.com

عورت کو احتلام ہو جائے تو کیا اس پر غسل واجب ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں جب پانی دیکھے۔ [1]

بزرگوں کا احترام کرنے والے

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ کہ رسول اللہ ﷺ حرم مکی میں تشریف فرما تھے۔ کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنے باپ ابوقحافہ کو آپ ﷺ کی خدمت میں لائے۔ جب اللہ کے رسول ﷺ نے یہ منظر دیکھا تو فرمایا:

[هَلَّا تَرَكْتَ الشَّيْخَ فِي بَيْتِهِ حَتّٰى أَكُونَ أَنَا آتِيهِ فِيهِ.]

''ابوبکر رضی اللہ عنہ! بزرگوں کو گھر رہنے دینا تھا۔ میں خود ان کے پاس حاضر ہو جاتا۔''

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اللہ کے رسول ﷺ آپ ان کے پاس چل کر کیوں جاتے۔ انہی کا حق ہے۔ کہ وہ چل کر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوں۔ اللہ کے رسول ﷺ نے ابوقحافہ کو اپنے سامنے بٹھا لیا۔ ان کے سینے پر ہاتھ مبارک پھیرا اور کہا مسلمان ہو جائیے۔ ابوقحافہ نے کلمہ پڑھا اور مسلمان ہو گیا۔'' [2]

اپنے ولیمہ میں صحابہ رضی اللہ عنہم کو شریک کرنے والے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ جب صبح ہوئی تو اللہ کے رسول ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا: جس کے پاس ضرورت سفر سے زائد کھانے کا سامان ہو وہ سامان کو ہمارے پاس لائے۔ اب جس کے پاس کھجوریں ضرورت سے زیادہ تھیں وہ کھجوریں لا رہا تھا۔ کوئی جو لا رہا تھا اور کوئی ستو لا رہا تھا۔ حتیٰ کہ ایک ڈھیر لگ گیا ان ساری چیزوں کو ملا کر حیس (حلوہ) بنا دیا گیا۔'' [3]

---

[1] صحيح بخاری، الأدب، باب يستحيا من الحق للتفقه فی الدين (٦١٢١)
[2] مستدرک الحاكم (٣/٢٤٤:٤٣٦٣) و إسناده حسن لذاته
[3] مسلم، النكاح، باب فضيلة إعتاقه أمته (٨٤/١٣٦٥)(١٤٢٧)

Marfat.com

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

[فَدَعَوْتُ الْمُسْلِمِينَ إِلَىٰ وَلِيمَتِهِ، وَمَا كَانَ فِيهَا مِنْ خُبْزٍ وَّلَا لَحْمٍ، وَمَا كَانَ فِيهَا إِلَّا أَنْ أَمَرَ بِلَالًا بِالْأَنْطَاعِ فَبُسِطَتْ:]

''میں نے آپ ﷺ کا ولیمہ کھانے کے لیے مسلمانوں کو دعوت دی آپ ﷺ کے ولیمہ میں نہ کوئی روٹی اور نہ ہی گوشت تھا۔ ایسا ہوا کہ اب اللہ کے رسول ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو دسترخوان بچھانے کا حکم دیا۔ وہ بچھا دیا گیا تو اس پر کھجوریں، پنیر اور گھی رکھ دیا گیا۔''①

اجتماعی کاموں میں مشاورت کرنے والے

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ (مسجد کی تعمیر کے لیے) اللہ کے نبی ﷺ نے حکم دیا۔ اور مشرکوں کی قبریں اور کھنڈرات وغیرہ سب برابر کر دیے گئے۔ کھجوروں کے درخت کاٹ دیے گئے اور درختوں کے تنے مسجد کے قبلے کی طرف ایک قطار میں اس طرح کھڑے کیے گئے کہ ان کی دیوار بن گئی اور دروازہ رکھا گیا۔ تو اس کی چوکھٹ پتھروں سے بنائی گئی۔

صحابہ رضی اللہ عنہم جب پتھر لا رہے تھے۔ تو شعر پڑھ رہے تھے۔ اللہ کے رسول ﷺ بھی ان کے ہمراہ پڑھ رہے تھے۔ اشعار اس طرح تھے۔

اَللّٰهُمَّ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرَ الآخِرَهْ

فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَهْ

''اے اللہ دولت و زینت تو آخرت کی ہے۔ لہٰذا انصار اور مہاجر کو بخش دے۔''②

---

① بخاری، المغازی، باب غزوة خیبر (۴۲۱۳)

② بخاری، الصلوة، باب هل تغبش قبور (۴۲۸)

Marfat.com

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ صحابہ رضی اللہ عنہم کے ہمراہ اینٹیں لا رہے تھے۔ اور کہہ رہے تھے۔

هٰذَا الْحِمَالُ . لَا حِمَالَ خَيْبَرْ
هٰذَا أَبَرُّ رَبَّنَا وَ أَطْهَرْ

''یہ مسجد کی اینٹوں کے بوجھ خیبر کے اس بوجھ جیسے نہیں (کہ جنھیں لوگ وہاں سے کھجوروں اور انگوروں کی صورت میں اٹھا کر لاتے ہیں۔) بلکہ یہ تو وہ بوجھ ہیں۔ جو بڑے پاکیزہ ہیں۔ اور ان کا صلہ ہمارے رب کے پاس ہے۔''

اللہ کے رسول اور صحابہ یہ شعر بھی پڑھتے:

اَللّٰهُمَّ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرَ الآخِرَهْ
فَارْحَمِ الأَنْصَارَ والمهاجِرَهْ

''اے اللہ اصل مزدوری کا صلہ تو آخرت کی مزدوری کا صلہ ہے۔ پس انصار اور مہاجرین پر رحم فرما۔''[1]

بیٹیوں سے پیار کرنے والے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بتلاتی ہیں۔ کہ بیماری کے دوران رسول اللہ ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلا بھیجا وہ آئیں تو آہستہ سے ان کے کان میں کوئی بات کہی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا رونے لگیں پھر دوبارہ آہستہ سے کوئی بات کہی تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ہنسنے لگیں میں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے رونے اور ہنسنے کا سبب پوچھا تو وہ کہنے لگیں۔ اللہ کے رسول ﷺ نے مجھے بتلایا کہ وہ اپنے مرض میں اللہ سے جا ملیں گے۔ یہ سن کر میں رونے لگی۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ میرے خاندان میں سے پہلے تم ہی مجھ سے ملو گی تو یہ سن

[1] بخاري، مناقب الأنصار، باب هجرة النبي ﷺ و أصحابه إلى المدينة (٣٩٠٦)

Marfat.com

کر میں ہنس پڑی۔"❶

آنسو بہانے والے

نبی کریم ﷺ نماز میں روتے اور گڑگڑاتے تھے اور کسی رشتہ دار کی موت سے متاثر ہوکر روتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے قرآن پڑھ کر سناؤ، میں نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا میں آپ ﷺ کو قرآن پڑھ کر سناؤں، جبکہ قرآن آپ ﷺ پر اترا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "میں اپنے علاوہ دوسروں سے سننا پسند کرتا ہوں" چنانچہ میں نے آپ ﷺ کے سامنے سورۃ النساء پڑھی یہاں تک کہ جب میں اس آیت پر پہنچا۔

﴿فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍۭ بِشَهِيْدٍ وَّ جِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰۤؤُلَآءِ شَهِيْدًا ۝﴾[النساء: 41]

"بھلا اُس دن کیا حال ہوگا جب ہم ہر اُمت میں سے گواہی دینے والوں کو بلائیں گے اور اے محمد ﷺ! ہم آپ ﷺ کو ان تمام پر بطور گواہ لائیں گے۔"

تو آپ ﷺ نے فرمایا:

[كُفَّ أَوْأَمْسِكْ]

"رک جاؤ۔۔۔۔۔رک جاؤ"

میں آپ ﷺ کی طرف متوجہ ہوا تو دیکھا کہ آپ ﷺ کی آنکھیں آنسو بہا رہی ہیں آپ ﷺ زار و قطار رو رہے ہیں۔❷

---

❶ بخاری، المغازی ،باب مرض النبی ﷺ ووفاته (۴۴۳۳-۴۴۳۴)

❷ صحیح البخاری، التفسیر، تفسیر سورة النساء، باب فكيف اذا جئنا (۵۸۲) ومسلم (۸۰۰)

Marfat.com

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ایک بیٹی کو گود میں رکھا تھا۔ جبکہ اس کی روح نکل رہی تھی۔ آپ ﷺ نے پہلے اسے گود میں لیا پھر اپنے سامنے رکھ دیا۔ وہ بچی آپ ﷺ کے سامنے وفات پا گئی۔ اور ام ایمن رضی اللہ عنہا چیخنے لگیں آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم رسول اللہ ﷺ کے سامنے رو رہی ہو۔ ام ایمن رضی اللہ عنہا نے پوچھا کیا میں نے آپ ﷺ کو روتے نہیں دیکھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا میں روتا نہیں ہوں وہ تو رحمت کے آنسو ہوتے ہیں۔'' (1)

صبر و تحمل والے

زید بن سعنہ رضی اللہ عنہ ایک یہودی تھا نبی ﷺ نے اسکا قرض دینا تھا وہ ایک روز آیا آتے ہی چادر آپ ﷺ کے شانہ سے اتار لی جسم کے کپڑے پکڑ لیے اور کہنے لگا کہ بنی عبدالمطلب والے بڑے نادہندہ ہوتے ہیں عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اسے سختی سے جھڑک دیا۔ نبی ﷺ ہنس پڑے۔ عمر رضی اللہ عنہ تمہیں لازم تھا کہ میرے ساتھ اور اس کے ساتھ ایک طرح کا برتاؤ کرتے۔ مجھے حسن ادائیگی کے لیے کہتے اور اسے حسن تقاضا سکھاتے۔ پھر زید رضی اللہ عنہ کی جانب حضور ﷺ مخاطب ہوئے فرمایا: ابھی تو وعدہ میں تین دن باقی ہیں پھر عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اس کا قرض ادا کرو بیس صاع زیادہ بھی دینا کہ تم نے اسے دھمکایا اور ڈرایا بھی تھا۔ اس کے بعد زید مسلمان ہو گیا۔ (2)

اپنی ذات پر فخر کرنے سے منع کرنے والے

رسول اللہ ﷺ نے ذات پات کے امتیاز کی سختی سے مخالفت فرمائی اسی بناء پر آپ ﷺ نے ابو عمر بن حفص رضی اللہ عنہ کی مطلقہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کو اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے نکاح کرنے کا حکم دیا۔ حالانکہ اسامہ رضی اللہ عنہ کی والدہ حبشی لونڈی تھی اور ان کے والد گرامی بھی کسی دور میں غلام رہ چکے تھے اس کے مقابلے میں آپ ﷺ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو معاویہ

---

(1) الصحیحۃ لألبانی (۱۹۳۲)

(2) الشفا لقاضی عیاض (۴۸) راوہ البیہقی

Marfat.com

بن ابوسفیان اور ابوجہم رضی اللہ عنہما سے شادی کی اجازت نہیں دی۔ [1]

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اپنی زندگی میں اس اخلاقی ضابطے کا نفاذ یوں کیا کہ ابوحذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ رضی اللہ عنہ نے سالم رضی اللہ عنہ کو جو ایک انصاری عورت کے آزاد کردہ غلام تھے اپنا بیٹا بنایا اور پھر انھیں اپنی بھتیجی ہند رضی اللہ عنہا بنت ولید بن عتبہ سے بیاہ دیا اس وقت تک کسی کو بیٹا بنانے کی حرمت نازل نہیں ہوئی تھی۔ [2]

صدقہ نہ کھانے والے

نبی کریم ﷺ پر صدقہ کی چیز کھانا حرام تھا چاہے صدقہ فرض ہو یا نفل آپ ﷺ نے فرمایا ہے:

[إِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَنْبَغِي لِآلِ مُحَمَّدٍ.]

''بے شک صدقہ محمد ﷺ اور آل محمد ﷺ کے لیے حلال نہیں ہے۔'' [3]

باکمال سخی

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

[أَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ وَكَانَ أَجْوَدَ مَا يَكُونُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ سَنَةٍ فِي رَمَضَانَ حَتَّى يَنْسَلِخَ فَيَعْرِضُ عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْقُرْآنَ فَإِذَا لَقِيَهُ جِبْرِيلُ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ.]

''رسول اللہ ﷺ تمام لوگوں میں سے مال کے عطا کرنے میں سخی تھے اور تمام اوقات میں سے رمضان کے مہینے میں آپ ﷺ کی سخاوت زیادہ

---

① صحیح مسلم، ألطلاق، باب المطلقہ البائن (۱۴۸۰)

② صحیح بخاری، النکاح، باب الأکفا فی الدین (۵۰۸۸)

③ مسلم، الزکاۃ (۲۴۸۱)

Marfat.com

ہوتی تھی اور حضرت جبریل علیہ السلام ہر سال رمضان کے اختتام تک آپ سے ملاقات کرتے تھے رسول اللہ ﷺ حضرت جبریل علیہ السلام کو قرآن مجید سناتے تھے اور جب حضرت جبریل علیہ السلام رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کرتے تھے تو آپ ﷺ چلتی ہوئی ہوا سے بھی زیادہ سخی ہو جاتے تھے۔''[1]

باکمال اخلاق والے

رسول اللہ ﷺ کے باکمال اخلاق کی ایک مثال یہ ہے کہ آپ ﷺ نے کبھی کسی معاملے میں اپنے لیے انتقام نہیں لیا۔

[حَتّٰى تُنْتَهَكَ حُرُمَاتُ اللّٰهِ، فَيَنْتَقِمُ لِلّٰهِ.]

''یہاں تک کہ اللہ کی حرام کردہ اشیاء کی ہتک کی جائے تب آپ ﷺ اللہ کے لیے انتقام لیتے۔''[2]

فخر و تکبر کی مذمت کرنے والے

جن اخلاق قبیحہ سے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا اور لوگوں کو ان سے بچنے کی تلقین کی ہے۔ ان میں سے ایک بدترین برائی تکبر ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کے بارے میں فرمایا:

''اپنا تہبند نصف پنڈلی تک اونچا رکھو اگر یہاں تک پسند نہ ہو تو ٹخنوں سے اونچا رکھو تہبند کے کنارے نہ لٹکاؤ کیونکہ یہ بھی تکبر ہے اور اللہ تعالیٰ اس تکبر کو پسند نہیں کرتا۔[3]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

---

1. مسلم، الفضائل، باب كان النبى ﷺ أجود الناس بالخير من الريح المرسلة (٢٠٠٩) وبخاری (٦، ١٩٠٢، ٣٥٥٤، ٤٩٩٧) والنسائی (٢٠٩٤)
2. صحيح البخاری، الحدود، باب إقامة الحدود والإنتقام محرمات الله (٦٧٨٦) وصحيح مسلم، الفضائل، باب مباعدته للأنام و إختيار من المباح (٢٣٢٧)
3. سنن ابی داود، اللباس، باب ما جاء فی أسبال الأزار (٤٠٨٤) صحيح

Marfat.com

[ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ.]

''تین قسم کے لوگوں سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کلام نہیں کرے گا نہ انھیں رحمت کی نظر سے دیکھے گا نہ انھیں گناہوں سے پاک کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔''

① بوڑھا زناکار ② جھوٹا بادشاہ

③ متکبر فقیر۔[1]

علم کی فضیلت بیان کرنے والے

رسول اللہ ﷺ نے طلب علم اور فہم دین کی طرف خصوصی توجہ دلائی کیونکہ امت کے لیے سب سے بڑی آفت دین سے ناواقفیت ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

[فَضْلُ الْعِلْمِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ فَضْلِ الْعِبَادَةِ، وَخَيْرُ دِينِكُمُ الْوَرَعُ.]

''علم کی فضیلت عبادت کی فضیلت سے مجھے زیادہ عزیز ہے اور تمہارے دین کی بہترین خوبی تقویٰ اور پرہیزگاری ہے۔''[2]

رسول اللہ ﷺ کا فرمان:

[فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِي عَلَى أَدْنَاكُمْ.]

''عابد پر عالم کی فضیلت اس قدر ہے جس قدر میری فضیلت تم میں سے ایک عام آدمی پر۔''[3]

---

① صحيح مسلم، الإيمان، باب بيان غلظ تحريم إسبال الأزار (٢٩٠١٠)

② المستدرك الحاكم (١/٩٣) حاکم رحمہ اللہ نے بخاری اور مسلم کی شرط کے مطابق اس کو صحیح قرار دیا ہے۔ الترغيب التذهيب (١/١١٨)(١٠٣)

③ جامع الترمذي، العلم، باب ما جاء في فضل الفقه على العبادة (٢٦٨٥) ترمذی نے کہا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

Marfat.com

حسن اخلاق والے

سعید بن عامر رضی اللہ عنہ نے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے درخواست کی اے ام المؤمنین مجھے اللہ کے رسول ﷺ کے اخلاق کے بارے میں کچھ بتائیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

[أَلَسْتَ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ؟ قُلْتُ بَلیٰ. قَالَتْ: فَإِنَّ خُلُقَ نَبِيِّ اللهِ ﷺ كَانَ الْقُرْآنَ.]

''کیا تم قرآن نہیں پڑھتے میں نے کہا کیوں نہیں فرمایا اللہ کے نبی ﷺ کا اخلاق قرآن تھا۔'' (1)

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید بھی رسول اللہ ﷺ کو خلق عظیم سے متصف فرمایا ہے فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ۝ ﴾ [القلم: 4]

''اور بلاشبہ آپ ﷺ خلق عظیم پر فائز ہیں۔''

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

[إِنَّمَا بُعِثْتُ لِأُتَمِّمَ صَالِحَ الْأَخْلَاقِ.]

''مجھے اعلیٰ اخلاق کی تکمیل کے لیے مبعوث کیا گیا ہے۔'' (2)

حسن ظن رکھنے والے

رسالت مآب محمد ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے اچھا گمان رکھنے کی تاکید کی اور شکوک وشبہات سے دور رہنے کا حکم دیا ہے آپ ﷺ نے فرمایا:

[إِنَّ حُسْنَ الظَّنِّ بِاللهِ تَعَالىٰ مِنْ حُسْنِ الْعِبَادَةِ.]

---

(1) صحیح مسلم، الصلاۃ، باب صلاۃ المسافرین و قصرها باب جامع صلاۃ الیل من نام عنه أو مرض (۱۷۳۹) و سنن ابی داود، التطوع، باب صلاۃ الیل (۱۳۴۲)

(2) مسند أحمد (۳۸۱/۲) مستدرک الحاکم (۶۱۳/۲) حاکم نے امام مسلم کی شرط پر صحیح قرار دیا ہے۔

Marfat.com

''اللہ تعالیٰ سے حسن ظن رکھنا حسن عبادت میں سے ہے۔'' ❶

آپ ﷺ نے اپنی موت سے تین دن پہلے فرمایا:

[لَا يَمُوتَنَّ أَحَدُكُمْ إِلَّا وَهُوَ يُحْسِنُ بِاللهِ الظَّنَّ.]

''تم میں سے کسی کو موت آئے تو اس حال میں آئے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے حسن ظن رکھتا ہو۔'' ❷

حدیث قدسی ہے:

[أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي، إِنْ ظَنَّ بِي خَيْرًا فَلَهُ، وَإِنْ ظَنَّ شَرًّا فَلَهُ.]

''میرا بندہ میرے بارے میں جو گمان رکھتا ہے میں اسی کے مطابق اس سے سلوک کرتا ہوں اگر وہ میرے بارے میں گمان اچھا رکھے تو اس کے لیے اچھائی ہے اور اگر برا گمان رکھے تو اس کے لیے برائی ہے۔'' ❸

اللہ کا ذکر کرنے والے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

افضل ترین ذکر ((لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ)) ہے اور افضل ترین دعا ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ)) ہے۔ ❹

رسول اللہ ﷺ کا فرمان:

---

❶ سنن ابو داود، الأدب، باب في حسن الظن (۴۹۹۳) وجامع الترمذی، الدعوات، باب إِنَّ حُسْنَ الظَّنِّ بِاللهِ تَعَالىٰ مِنْ حُسْنِ الْعِبَادَةِ الله (۳۶۰۴) وأحمد (۴۹۱/۲) احمد شاکر نے اس حدیث کی سند کو حسن قرار دیا ہے۔

❷ صحيح مسلم، الفتن ،باب الأمر بحسن الظن بالله تعالىٰ (۸۲۷۷) و سنن ابی داود، الجنائز ،باب ما يستحب من حسن الظن بالله عند الموت (۳۱۱۳) وسنن ابن ماجہ، الزهد ،باب التوكل واليقين (۴۱۶۷)

❸ مسند أحمد (۳۹۱/۲) البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

❹ جامع الترمذی، الدعوات، باب ما جاء أن دعوة المسلم مستجابة (۳۳۸۳) ترمذی رحمہ اللہ نے اسے غریب کہا ہے۔ البانی نے اسے حسن قرار دیا ہے۔

Marfat.com

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اپنے بندے کے ساتھ ہوں اگر وہ مجھے یاد کرے اور میرے ذکر کے ساتھ اس کے ہونٹ حرکت کریں۔''①

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

[ثَلَاثَةٌ لَا يَرُدُّ اللهُ دُعَاءَهُمْ؛ الذَّاكِرُون اللهَ كَثِيرًا، وَدَعْوَةُ الْمَظْلُومِ، وَالْإِمَامُ الْمُقْسِطُ.]

''تین قسم کے لوگ ہیں اللہ ان کی دعا رد نہیں کرتا اللہ کا بہت زیادہ ذکر کرنے والا مظلوم اور عادل حکمران۔''②

عفو و درگزر کرنے والے

رسول اللہ ﷺ نے معاف کرنے پر بہت زور دیا ہے اس سے دلوں میں پاکیزگی پیدا ہوتی ہے۔ اور ان میں مبادی اسلام کو قبول کرنے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

آپ ﷺ کا فرمان ہے:

[وَمَا زَادَ اللهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ إِلَّا عِزًّا.]

''معاف کرنے سے اللہ تعالیٰ بندے کی عزت میں ہی اضافہ کرتا ہے۔''③

رسول اللہ ﷺ نے حدود اللہ کے بارے میں فرمایا:

[تَعَافَوُا الْحُدُودَ فِيمَا بَيْنَكُمْ فَمَا بَلَغَنِي مِنْ حَدٍّ فَقَدْ وَجَبَ.]

''آپس میں ایک دوسرے کو معاف کر دیا کرو اگر مقدمہ میرے پاس پہنچ جائے تو الزام ثابت ہونے پر ضرور حد لگے گی۔''④

---

① المستدرک الحاکم (۱/۴۹۶) حاکم رحمہ اللہ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

② شعب الإيمان للبيهقي (۱/۴۱۹)(۵۵۸) وسلسلة الأحاديث الصحيحة (۳/۲۱۱)(۱۲۱۱) البانی نے اس کو حسن قرار دیا ہے۔

③ صحيح مسلم، ألبر والصلة والأدب، باب إستحبا العفو والتواضح (۲۵۸۸)

④ سنن ابی داود، الحدود، باب يعفى عن الحدود ما لم تبلغ السلطان (۴۳۷۶)

Marfat.com

مسلمان کی عزت کا خیال رکھنے والے

آپ ﷺ نے منع فرمایا کہ دو تیسرے کو چھوڑ کر سرگوشیاں کرنے لگیں آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

[إِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجَى رَجُلَانِ دُونَ الْآخَرِ، حَتَّى تَخْتَلِطُوا بِالنَّاسِ، أَجْلَ أَنْ يُحْزِنَهُ.]

''جب تم تین ساتھی اکٹھے ہو تو دو آدمی تیسرے کو چھوڑ کر سرگوشیاں نہ کریں کیونکہ اس سے وہ اذیت محسوس کرے گا۔'' (1)

بزرگوں کا احترام سکھانے والے

رسول رحمت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

[إِنَّ مِنْ إِجْلَالِ اللهِ إِكْرَامَ ذِي الشَّيْبَةِ الْمُسْلِمِ وَحَامِلِ الْقُرْآنِ غَيْرِ الْغَالِي فِيهِ وَالْجَافِي عَنْهُ وَإِكْرَامَ ذِي السُّلْطَانِ الْمُقْسِطِ.]

''ان تین اشخاص کا احترام و اکرام دراصل اللہ تعالیٰ کا اکرام ہے سفید بالوں والا بوڑھا، مسلمان قرآن کا حافظ و عالم جو قرآن میں غلو کرے نہ اس سے بدسلوکی کرے، عدل و انصاف کرنے والا حکمران۔'' (2)

خادموں اور غلاموں کا خیال رکھنے والے

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

وصحیح سنن النسائی (۴۵۳۸) والمستدرک الحاکم (۲/۳۸۳) حاکم نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے اور امام ذہبی نے اس کی موافقت کی ہے۔

(1) صحیح بخاری، الاستئذان، باب اذا کانو أکثر من ثلاثة فلا باس بالمسارة والمناجاة (۶۲۹۰)

(2) سنن ابی داؤد، الأدب، باب من تنزیل الناس منازلهم (۴۸۴۳) البانی رحمہ اللہ نے اس کو حسن کہا ہے۔ ومجمع الزوائد (۴/۲۳۷) ہیثمی نے بھی اسے شواہد کی بناء پر صحیح قرار دیا ہے۔

Marfat.com

[إِذَا صَنَعَ لِأَحَدِكُمْ خَادِمُهُ طَعَامَهُ ثُمَّ جَاءَهُ بِهِ وَقَدْ وَلِيَ حَرَّهُ وَدُخَانَهُ فَلْيُقْعِدْهُ مَعَهُ فَلْيَأْكُلْ فَإِنْ كَانَ الطَّعَامُ مَشْفُوهًا قَلِيلاً فَلْيَضَعْ فِي يَدِهِ مِنْهُ أُكْلَةً أَوْ أُكْلَتَيْنِ.]

''جب تمہارا نوکر تمہارے لیے کھانا تیار کر کے لائے تو اسے بھی اپنے ساتھ بٹھاؤ۔ کیونکہ اس نے کھانا تیار کرتے ہوئے دھوئیں اور آگ کی تکلیف برداشت کی ہے۔ اگر کھانا کم ہو تو اسے کچھ نہ کچھ حصہ ضرور دو چاہے ایک دو لقمے ہی ہوں۔'' (1)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

[فَأَكْرِمُوهُمْ كَكَرَامَةِ أَوْلَادِكُمْ.]

''غلاموں کے ساتھ بیٹوں جیسا سلوک کرو۔'' (2)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

[مَنْ لَطَمَ مَمْلُوكَهُ أَوْ ضَرَبَهُ فَكَفَّارَتُهُ أَنْ يُعْتِقَهُ.]

''جو شخص غلام کو تھپڑ یا چھڑی مارے اس کا کفارہ یہ ہے کہ اسے آزاد کر دے۔'' (3)

مظلوموں کی مدد کرنے والے

قریش کے پانچ قبیلوں بنو ہاشم، بنو عبدالمطلب، بنو اسد، زہرہ اور تیم نے مل کر معاہدہ کیا کہ مکہ کا کوئی مظلوم ہو یا مکہ میں باہر سے آنے والا کوئی مظلوم سب اس کی مدد کریں گے۔ اس معاہدے کو حلف الفضول اور حلف المطیبین بھی کہا جاتا ہے،

(1) صحيح مسلم، الإيمان، باب اطعام المملوك مما يأكل (١٦٦٣)
(2) سنن ابن ماجه، الأدب، باب الإحسان إلى المماليك (٣٦٩١)
(3) صحيح مسلم، الأيمان، باب صحبة المماليك وكفارته من لطم عبده(١٦٥٧، ٤٢٩٨) وأسناده حسن لذاتہ.

Marfat.com

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

میں نوجوانی میں قدم رکھ رہا تھا تو میں اپنے چچاؤں کے ہمراہ حلف المطیبین میں حاضر ہوا۔ مجھے اس معاہدے کے بدلے میں سرخ اونٹ بھی پسند نہیں اور اس معاہدے کو میں کیسے توڑ سکتا ہوں۔ [1]

اچھے اخلاق کی تلقین کرنے والے

رسول اللہ ﷺ کا فرمان:

[إِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ أَحْسَنَكُمْ أَخْلاَقًا.]

''یقیناً تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جو اخلاق کے لحاظ سے بہترین ہیں۔'' [2]

مزید فرمایا:

مومن کی عزت اس کے دین کے حساب سے ہے اس کی جوانمردی کا پتہ اس کی عقل سے چلتا ہے اور حسب ونسب کا اندازہ اس کے اخلاق سے لگایا جاتا ہے۔ [3]

تکبر سے دوری کی نصیحت کرنے والے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

[مَنْ فَارَقَ الرُّوحُ الْجَسَدَ وَهُوَ بَرِيءٌ مِنْ ثَلاَثٍ الْكَنْزِ وَالْغُلُولِ وَالدَّيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ]

---

① ابن حبان (۴۳۷۳، ۴۳۷۴) إسناده حسن لذاته

② صحيح بخاري، الأدب، باب حسن الخلق والسخاء وما يكره من البخل (۶۰۳۵)

③ مستدرک الحاكم (۱/۱۲۳) حاکم رحمہ اللہ نے کہا ہے یہ روایت مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔ والترغيب والترهيب للمنذري (۳/۴۰۵) منذری رحمہ اللہ نے کہا ہے اسے ابن حبان نے اپنی کتاب صحیح میں روایت کیا ہے۔

Marfat.com

''جو شخص مرتے وقت تکبر خیانت اور قرض سے پاک مرا وہ جنت میں جائے گا۔''①

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

[لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ إِلٰى مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ.]

''اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف نہیں دیکھے گا جس نے تکبر کی وجہ سے اپنا کپڑا گھسیٹا۔''②

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

[لَوْ لَمْ تُذْنِبُوْا لَخَشِيْتُ عَلَيْكُمْ مَا هُوَ أَكْبَرُ مِنْهُ]

''اگر تم گناہ نہ کرو تب بھی مجھے تمہارے بارے میں اس چیز کا ڈر ہے جو اس سے بری ہے یعنی تکبر۔''③

گالی گلوچ سے منع کرنے والے

نبی رحمت ﷺ نے کسی کی تکلیف پر خوش ہونے اور عار دلانے کی مذمت کی ہے اور اس کے برے نتائج سے خوف دلایا ہے آپ ﷺ کا فرمان ہے:

[لَا تُظْهِرِ الشَّمَاتَةَ لِأَخِيكَ فَيَرْحَمُهُ اللّٰهُ وَيَبْتَلِيكَ.]

''اپنے بھائی کی تکلیف پر خوش نہ ہو ورنہ اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے گا اور تجھے مصیبت میں ڈال دے گا۔''④

---

① جامع الترمذی، السیر، باب ماجاء فی الغلول (۱۵۷۲) وسنن ابن ماجہ، الصدقات، باب التشدید فی الدین (۲۴۱۲) ومسند أحمد (۵/۲۷۶) البانی نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

② صحیح بخاری، اللباس، باب من جر إزاره من غير خيلاء (۵۷۸۴) صحيح مسلم، اللباس، والزينة باب تحريم جر الثوب خيلاء (۲۰۸۵)

③ الترغیب الترھیب (۳/۵۷) منذری نے لکھا ہے اسے بزار نے بسند جید روایت کہا ہے۔

④ جامع الترمذی، صفة القيامة، باب لا تظهر الشماتة لأخيك (۲۵۰۶) ترمذی نے اس کو حسن غریب کیا ہے۔ جامع الاصول کے محقق نے کہا یہ حدیث اپنے شواہد کی بناء پر حسن ہے منذری نے ترمذی سے اتفاق کیا ہے۔ دیکھئے الترغیب والترھیب (۳/۳۱۰)

Marfat.com

طعنہ دینے سے روکنے والے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

[وَإِنِ امْرُؤٌ شَتَمَكَ وَعَيَّرَكَ بِمَا يَعْلَمُ فِيكَ فَلاَ تُعَيِّرْهُ بِمَا تَعْلَمُ فِيهِ فَإِنَّمَا وَبَالُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ.]

''اگر کوئی شخص تجھے گالی دے تجھے تیرے عیب کا طعنہ دے تو تو اسے اس کے عیب کا طعنہ نہ دے اس کے گنا کا وبال اسی پر ہوگا۔'' [1]

رسول اللہ کا فرمان:

[مَنْ عَيَّرَ أَخَاهُ بِذَنْبٍ لَمْ يَمُتْ حَتّٰى يَعْمَلَهُ.]

''جو شخص اپنے کسی بھائی کو اس کے گناہ کا طعنہ دے وہ مرنے سے پہلے اس گناہ میں ضرور مبتلا ہوگا۔'' [2]

---

[1] سنن ابی داود، اللباس، باب ماجاء فی أسبال الازار (۴۰۸۴) البانی نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

[2] جامع الترمذی، صفة القیامة، باب وعید من عیر أخاه بذنب (۲۵۰۵) ترمذی نے اسے حسن غریب کہا ہے۔

Marfat.com

عبادات نبویہ ﷺ

نبی کریم ﷺ کا وضوء

① وضوء سے پہلے پڑھیں:

[بِسْمِ اللهِ]

''اللہ کے نام کے ساتھ۔''①

② دونوں ہاتھ کلائیوں تک دھوئیں۔②

③ ہاتھوں کی انگلیوں کے درمیان خلال کریں۔③

④ ایک چلو میں پانی لیں، آدھے سے کلی کریں اور آدھا ناک میں ڈالیں۔④

⑤ منہ اور ناک کے لیے علیحدہ علیحدہ پانی لینا بھی جائز ہے۔⑤

⑥ ناک میں پانی ڈالتے ہوئے مبالغہ کریں یعنی اوپر تک پانی چڑھائیں۔ اگر روزہ ہو تو پھر مبالغہ نہ کریں، یعنی زیادہ اوپر تک پانی نہ چڑھائیں۔⑥

⑦ ناک کو (بائیں) ہاتھ سے تین مرتبہ جھاڑیں (اور صاف کریں)۔⑦

⑧ پھر تین مرتبہ چہرہ دھوئیں۔

---

① مسند أحمد (۳/۱۶۵/۱۲۷۲۴) ② بخاري، الوضوء (۱۸٦)

③ أبو داود، الطهارة (۱۴۲)

④ بخاري، الوضوء، باب غسل الرجلين الى الكعبين (۱۸٦)

⑤ التاريخ الكبير لابن ابی خيثمة (۱۴۱۰)

⑥ أبوداود، الطهارة، باب فی الإستنثار (۴۲)۔ ابن ماجه (۴۰۷) صحيح

⑦ بخاري، الوضوء، باب غسل الرجلين إلى الكعبين (۱۸٦) مسلم (۲۳۵)

Marfat.com

⑨ ایک چلو پانی لے کر ٹھوڑی کے نیچے داڑھی میں داخل کریں اور خلال کریں۔ [1]

⑩ پھر دایاں ہاتھ کہنی سمیت دھوئیں، پھر بایاں ہاتھ کہنی سمیت دھوئیں۔ [2]

⑪ پھر سر کا مسح کریں کہ دونوں ہاتھ پانی سے تر کر کے سر کے اگلے حصے پر رکھیں اور گدی تک لے جائیں، پھر پیچھے سے آگے اسی جگہ لے آئیں جہاں سے شروع کیا تھا اور یہ ایک مرتبہ کریں۔ [3]

⑫ اپنی شہادت کی انگلیاں دونوں کانوں کے سوراخوں میں ڈال کر (کانوں میں بنے ہوئے راستوں میں گھمائیں جب آخر تک پہنچ جائیں تو) کانوں کی پشت پر انگوٹھوں کے ساتھ مسح کر لیں۔ [4]

⑬ وضو میں گردن کا مسح کرنا جائز نہیں ہے، کیونکہ اس کے متعلق روایات موضوع، یعنی بناوٹی ہیں۔ امام ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''گردن کے (الگ) مسح کے بارے قطعاً کوئی صحیح حدیث نہیں ہے۔'' [5]

⑭ پاؤں ٹخنوں سمیت دھوئیں۔ [6]

⑮ بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے پاؤں کی انگلیوں کے درمیان خلال کریں۔ [7]

وضو سے فراغت کے بعد کی دعائیں

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جو آدمی وضوء کے بعد یہ دعا پڑھتا ہے اللہ اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیتا ہے۔

---

① ابو داود، الطهارة، باب تخليل اللحية (١٤٥) و إسناده حسن لذاته
② بخاری، الوضوء، باب غسل الرجلين إلى الكعبين (١٨٦) مسلم (٢٣٥)
③ بخاری، الطهارة، باب غسل الرجلين إلى الكعبين (١٨٦) مسلم (٢٣٥)
④ نسائی، الطهارة، باب مسح الأذنين مع الرأس... الخ (١٠٢)-صحيح
⑤ زاد المعاد (١٩٥/١) ⑥ بخاری، الوضوء (١٨٦)
⑦ أبو داود، الطهارة، باب غسل الرجل (١٤٨)- الترمذی (٤٠)صحيح

Marfat.com

[اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ]

''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔''[1]

نوٹ: آسمان کی طرف منہ کر کے شہادت کی انگلی آسمان کی طرف کر کے یہ دعا پڑھنا صحیح حدیث سے ثابت نہیں ہے۔

نبی کریم ﷺ کی نماز

محمد بن عمرو بن عطائی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ:

میں نے حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ کو سنا، انہوں نے اصحاب رسول میں سے دس افراد کی جماعت میں کہا...... اور ان میں ابوقتادہ بھی تھے...... کہ میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کے متعلق تم سب سے زیادہ جانتا ہوں، انہوں نے کہا کیسے؟ قسم اللہ کی! تم کوئی ہم سے زیادہ نبی ﷺ کی اتباع کرنے والے تو نہیں ہو، یا ہماری طرح قدیم الصحبت تو نہیں ہو، انہوں نے کہا کیوں نہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا اچھا تو بیان کرو، (ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ) نے کہا:

''رسول اللہ ﷺ جب نماز کیلئے کھڑے ہوتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے حتیٰ کہ وہ آپ کے کندھوں کے برابر آجاتے، پھر (اللہ اکبر) کہتے حتیٰ کہ ہر ہڈی اپنے جوڑ پر ٹھیک طرح ٹک جاتی، پھر آپ ﷺ قراءت فرماتے پھر (اللہ اکبر) کہتے، اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے، حتیٰ کہ دونوں کندھوں کے برابر آجاتے، پھر رکوع کرتے اور اپنی ہتھیلیوں کو گھٹنوں پر

---

[1] مسلم، الطهارة، باب الذكر المستحب عقب الوضوء (٢٣٤)

Marfat.com

رکھتے اور اعتدال وسکون سے رکوع کرتے نہ سر کو جھکاتے اور نہ اوپر اٹھائے ہوئے ہوتے، پھر رکوع سے سر اٹھاتے تو سمع اللہ لمن حمدہ کہتے، پھر اپنے ہاتھ اٹھاتے حتی کہ کندھوں کے برابر آجاتے......اور خوب اعتدال وسکون سے کھڑے ہوتے، پھر (اللہ اکبر) کہتے اور زمین کیطرف جھکتے اور (سجدے میں) اپنے ہاتھوں کو اپنے پہلوؤں سے دور رکھتے۔ پھر اپنا سر اٹھاتے اور اپنے بائیں پاؤں کو موڑ لیتے، اور اس کے اوپر بیٹھ جاتے حتی کہ ہر ہڈی اپنے اپنے جوڑ پر لوٹ آتی، پھر دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کرتے، پھر جب دو رکعتوں سے تیسری کیلئے اٹھتے، تو اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے حتی کہ دونوں کندھوں کے برابر آجاتے، جیسا کہ نماز کے شروع میں کرتے تھے، پھر بقیہ نماز میں اسی طرح کرتے حتی کہ جب اس سجدہ میں ہوتے جس میں سلام کہنا ہوتا، (تو تشہد) میں اپنے بائیں پاؤں کو آگے کر دیتے اور بائیں سرین کے حصے پر بیٹھ جاتے۔ ان سب صحابہ نے کہا آپ نے سچ فرمایا: آپ ﷺ ایسے ہی نماز پڑھا کرتے تھے۔"[1]

سینے پر ہاتھ باندھنے والے

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں

[صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَوَضَعَ يَدَه الْيُمْنٰى عَلٰى يَدِهِ الْيُسْرٰى عَلٰى صَدْرِهٖ]

میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ ﷺ نے اپنا دایاں ہاتھ اپنے بائیں ہاتھ پر اپنے سینے پر رکھا۔"[2]

---

[1] سنن ابوداود، الصلاۃ (۷۳۰) وسنن ترمذی (۳۰۴) وسنن ابن ماجہ (۱۱۰۶) وابن خزیمہ (۵۸۸) وابن حبان (۴۴۲)

[2] صحیح ابن خزیمہ (۱/۲۴۳،۴۷۹)

Marfat.com

نماز میں سورۃ الفاتحہ پڑھنے والے

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

[كَانَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ فِي الأُولَيَيْنِ بِأُمِّ الْكِتَابِ وَسُورَتَيْنِ، وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ الأُخْرَيَيْنِ بِأُمِّ الْكِتَابِ.]

''نبی ﷺ ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۃ الفاتحہ اور دو سورتیں پڑھتے اور دو آخری رکعتوں میں صرف سورۃ الفاتحہ پڑھتے۔''①

آمین کہنے والے

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ

﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾

کی قراءت کرتے تو آمین کہتے۔

[رَفَعَ بِهَا صَوْتَهُ]

''اور اس (یعنی آمین) کے ساتھ اپنی آواز کو بلند کرتے۔''②

سجدہ شکر کرنے والے

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

[سَجَدَ النَّبِيُّ ﷺ فَأَطَالَ السُّجُودَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَقَالَ: "إِنَّ جِبْرِيلَ آتَانِي فَبَشَّرَنِي فَسَجَدْتُ لِلّٰهِ شُكْرًا".]

''نبی ﷺ نے سجدہ کیا اور لمبا سجدہ کیا پھر اپنا سر اٹھا کر فرمایا کہ بے شک حضرت جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے اور انھوں نے مجھے بشارت دی تو

---

① بخاري، الأذان، باب يقرأ فيالأخرين بفاتحةالكتاب (٧٧٦) ومسلم (١٥٥) وابوداود (٨٠٨) و نسائی (٢/١٦٦)

② صحيح ابوداود، الصلاة باب التامين وراه الامام (٨٢٤) وابوداود (٩٣٢) وصحيح ترمذی (٢٠٥)

Marfat.com

میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے لیے سجدہ ریز ہو گیا۔'' (۱)

سجدہ سہو کرنے والے

نبی ﷺ اگر دوران نماز بھول جاتے تو سجدہ سہو کرتے اور ساتھ کہتے کہ:

[إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ، أَنْسَى كَمَا تَنْسَوْنَ، فَإِذَا نَسِيتُ فَذَكِّرُونِي.]

''بے شک میں ایک انسان ہوں میں بھی بھول جاتا ہوں جیسا کہ تم بھولتے ہو۔ اگر میں بھول جاؤں تو مجھے یاد کرایا کرو۔'' (۲)

حالت سجدہ میں دعا کرنے والے

علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ جب یوم بدر ہوا تو میں نے کسی قدر جنگ کی پھر نبی کریم ﷺ کے پاس آیا کہ دیکھوں کہ آپ نے کیا کیا آپ ﷺ سجدے میں فرما رہے تھے "يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ" اس پر کچھ بڑھاتے نہ تھے۔ تو میں میدان جنگ لوٹ گیا پھر واپس آیا تو آپ حالت سجدہ میں یہی فرما رہے تھے میں کچھ عرصہ بعد جنگ سے واپس ہوا تو آپ حالت سجدہ میں یہی فرما رہے تھے اللہ نے آپ کو فتح عطا فرمائی۔ (۳)

فوت شدہ نمازوں کی قضائی نماز پڑھنے والے

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ خندق کے دن مشرکین نے ہمیں اس قدر مشغول کیا کہ غروب آفتاب تک نماز ظہر ادا نہ کر سکے اور یہ صورتحال قتال کے متعلق جو آیت نازل ہوئی تھی:

﴿وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ﴾

---

(۱) احمد (۱/۱۰۱) حاکم (۵۵۰۱) وبیہقی (۲/۳۷۱) امام حاکم نے اسے شیخین کی شرط پر صحیح کہا ہے۔

(۲) بخاری (۴۰۱) ومسلم (۵۷۲) (۳) طبقات ابن سعد (۱/۲۶۴)

Marfat.com

''کہ اس جنگ میں اللہ تعالیٰ خود ہی مومنوں کو کافی ہو گیا۔''

کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا انھوں نے ظہر کی اقامت کہی تو آپ ﷺ نے یہ نماز اس طرح پڑھائی جیسا کی اس وقت میں پڑھتے تھے۔ پھر انھوں نے عصر کی اقامت کہی تو آپ ﷺ نے اس طرح نماز پڑھائی جیسے پڑھتے تھے۔ پھر انھوں نے مغرب کی اذان کہی اور پھر آپ ﷺ نے یہ نماز بھی اس طرح پڑھائی جیسا کہ اس کے وقت میں پڑھتے تھے۔ [1]

نماز تراویح پڑھنے والے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

[مَا كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهِ عَلَى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً.]

''رمضان اور غیر رمضان میں نبی ﷺ رات کی نماز گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔'' [2]

نماز وتر پڑھنے والے

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

[الْوِتْرُ حَقٌّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُوتِرَ بِخَمْسٍ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُوتِرَ بِثَلَاثٍ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُوتِرَ بِوَاحِدَةٍ فَلْيَفْعَلْ.]

''وتر ہر مسلمان پر حق ہے۔ جسے پانچ وتر پڑھنا ہو وہ ایسا کرے جسے تین

---

① صحیح نسائی، الاذان، باب الاذان للقانت من الصلوات (۶۳۸) ونسائی (۶۲) واحمد (۲۵/۳)

② بخاری، الجمعة، باب قیام النبی ﷺ باللیل فیرمضان وغیرہ (۱۱۴۶) ومسلم (۷۳۸)

Marfat.com

پڑھنے ہو وہ اس طرح کرے اور جسے ایک وتر پڑھنا پسند ہو وہ بھی ایسا کرے۔'' (1)

نماز استسقاء پڑھنے والے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے بارش نہ ہونے کی وجہ سے قحط سالی کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے عید گاہ میں منبر لے جانے کا حکم دیا چنانچہ منبر رکھا گیا، آپ ﷺ نے لوگوں سے ایک دن کا وعدہ کیا جس میں وہ سب باہر نکلیں، پھر آپ ﷺ اس وقت نکلے جب سورج کا ایک کنارہ ظاہر ہوا ((فَقَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ)) آپ ﷺ منبر پر بیٹھ گئے آپ ﷺ نے نصیحت کی اور دعا مانگی پھر آپ ﷺ نے اپنے دونوں دست مبارک اس طرح اوپر اٹھائے کہ وہ بتدریج آہستہ آہستہ اوپر اٹھتے گئے حتیٰ کہ آپ ﷺ کی بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگی پھر آپ ﷺ لوگوں کی جانب اپنی پشت کر کے کھڑے ہو گئے اور اپنی چادر کو پھیر کر پلٹایا آپ ﷺ اس وقت اپنے دونوں ہاتھ اوپر اٹھائے ہوئے تھے۔ پھر لوگوں کی جانب متوجہ ہوئے اور منبر سے نیچے تشریف لے آئے۔ اور دو رکعت نماز پڑھائی اسی لمحہ اللہ تعالیٰ نے آسمان پر بادل پیدا کیا وہ بدلی گرجی، چمکی اور بارش برسنے لگی۔ (2)

نماز جمعہ پڑھنے والے

حضرت جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

''رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرماتے تھے اور دونوں خطبوں کے درمیان بیٹھا کرتے تھے۔'' (3)

---

(1) ابوداود، الصلاۃ (۱۴۲۲) وابن ماجہ (۱۱۹۰) ونسائی (۲۳۸۱۳) واحمد (۴۱۸/۵)

(2) ابوداود، الصلاۃ، باب رفع الیدین فی الاستسقاء .(۱۱۷۳) حسن والحاکم (۳۲۸/۱) وشرح معانی الآثار (۳۲۵/۱) وبیہقی (۳۴۹/۳)

(3) مسلم، الجمعۃ، باب ذکر الخطبتین قبل الصلاۃ (۸۶۲) وابوداود (۹۴۰) وابن ماجہ (۱۱۰۵) ونسائی (۱۰۹/۳)

Marfat.com

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

[إِنَّ طُولَ صَلَاةِ الرَّجُلِ وَقِصَرَ خُطْبَتِهِ مَئِنَّةٌ مِنْ فِقْهِهِ.]

''آدمی کی (عام نمازوں) سے لمبی نماز اور (عام خطبوں سے) چھوٹا خطبہ اس کی فقاہت کی علامت ہے۔''①

قیام اللیل کرنے والے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ رات کو اتنی دیر قیام فرماتے کہ آپ ﷺ کے قدم سوج جاتے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ آپ اتنی دیر قیام کیوں فرماتے ہیں حالانکہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے گزشتہ آئندہ گناہ معاف فرما دیے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

[أَفَلَا أُحِبُّ أَنْ أَكُونَ عَبْدًا شَكُورًا.]

''کیا میں پھر شکر گزار بندہ بننے کی خواہش و رغبت نہ کروں۔''②

قنوت نازلہ کرنے والے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

[قَنَتَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَعْدَ الرُّكُوعِ شَهْرًا.]

''رسول اللہ ﷺ نے مسلسل ایک ماہ رکوع کے بعد قنوت فرمائی۔''③

حج کرنے والے

رسول اکرم ﷺ نے ۱۰ھ میں اپنی وفات سے صرف تین مہینے پہلے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی بہت بڑی جماعت کے ساتھ حج ادا کیا' جو حجۃ الوداع کے نام سے مشہور

① مسلم، الجمعۃ، باب تخفیف الصلاۃ والخطبۃ (۸٦۹) وابن خزیمۃ (۱۷۸۲)
② بخاری (۱۱۵۲) ومسلم (۱۱۵۹) ونسائی (۱۷۴۳) وابن خزیمہ (۱۱۴۰)
③ بخاری، المغازی، باب غزوۃ الرجیع (۴۰۹٦)

Marfat.com

ومعروف ہے۔اسی حجۃ الوداع میں عرفات کے میدان میں آپ ﷺ پر یہ آیت نازل ہوئی:

﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ﴾[المآئدۃ: 3]

''آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا۔اور تم پر اپنی نعمت کا اتمام کر دیا۔''

تلبیہ پکارنے والے

حجۃ الوداع کے موقعہ پر آپ ﷺ نے مسجد ذوالحلیفہ میں نماز پڑھی اور قصواء (اونٹنی کا نام) پر سوار ہوکر بیداء کے میدان میں ب آواز بلند تلبیہ کے یہ کلمات کہے:

[لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ.]

''حاضر ہوں تیری خدمت میں اے اللہ! تیری خدمت میں حاضر ہوں، حاضر ہوں تیری خدمت میں تیرا کوئی شریک نہیں حاضر ہوں تیری خدمت میں بے شک تعریف اور نعمت تیرے لئے ہے اور بادشاہت بھی تیرے ہی لئے ہے تیرا کوئی شریک نہیں ہے۔''①

رکن یمانی پر دعا کرنے والے

عبداللہ بن سائب سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان یہ دعا پڑھتے دیکھا:

﴿رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝۲۰۱﴾

''اے اللہ ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطاء کر اور آخرت میں بھی بھلائی عطا کر اور ہمیں عذاب دوزخ سے بچا۔''②

---

① صحیح مسلم، الحج (۲۹۵۰) ② طبقات ابن سعد (۳۸۶/۱)

Marfat.com

میقات میں قیام کرنے والے

ذوالحلیفہ پہنچ کر آپ ﷺ نے نماز عصر قصر کر کے ادا فرمائی اور اس رات وہیں قیام کیا اس مقام کو ابار علی کہا جاتا ہے۔

اگلے روز صبح ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا:

[أَتَانِي اللَّيْلَةَ آتٍ مِّنْ رَبِّي فَقَالَ صَلِّ فِي هٰذَا الْوَادِي الْمُبَارَكِ وَقُلْ عُمْرَةً فِي حَجَّةٍ.]

''آج رات میرے پاس رب کی طرف سے ایک آنے والا یعنی جبریل علیہ السلام آئے اور اس نے کہا۔ اس مبارک وادی میں نماز پڑھو اور کہو حج میں عمرہ (داخل) ہے۔'' ①

بیت اللہ کی عظمت کے لیے دعا کرنے والے

جب آپ ﷺ نے بیت اللہ کو دیکھا تو اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر کہا اے اللہ بیت اللہ کا شرف، عظمت و بزرگی و ہیبت زیادہ کر اور حج عمرہ کرنے والوں میں سے جو شخص اس کی تعظیم کرے اس کی بھی نیکی و عظمت و ہیبت زیادہ کر۔ ②

بیت اللہ سے بتوں کو نکالنے والے

نبی ﷺ مکہ میں غلبہ وقوت کے ساتھ داخل ہوئے لوگ خوشی اور ناگواری سے اسلام لاتے رسول اللہ ﷺ نے اپنی سواری پر بیت اللہ کا طواف کیا حالانکہ کعبہ کے گرد تین سو ساٹھ بت تھے۔ آپ ﷺ نے یہ کیا کہ جب کسی بت کے پاس سے گزرتے تو اپنے ہاتھ کی لکڑی سے اس کی طرف اشارہ کرتے اور فرماتے: ﴿جَآءَ الْحَقُّ وَ زَهَقَ الْبَاطِلُ ؕ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ۝﴾ حق آیا اور باطل مٹ گیا۔ باطل مٹنے ہی والا ہے'' وہ بت اوندھے منہ گر پڑتا تھا۔ ③

---

① بخاری، الحج، باب قول النبی العقیق واد مبارک (۱۵۳۴)

② طبقات ابن سعد (۱/۳۸۲) ③ طبقات ابن سعد حصہ (۱/۳۵۵)

Marfat.com

خطبہ حجۃ الوداع دینے والے

آپ نے لوگوں کے سامنے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا:

[إِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا.]

اے لوگو! تمہارے خون اور تمہارے مال تم پر اسی طرح حرام ہیں جس طرح تمہارے اس دن عرفہ میں تمہارے اس مہینہ ذی الحجہ میں اور تمہارے اس شہر مکہ میں حرام ہیں۔

[أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ تَحْتَ قَدَمَيَّ مَوْضُوعٌ وَدِمَاءُ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعَةٌ وَرِبَا الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ وَأَوَّلُ رِبًا أَضَعُ رِبَانَا رِبَا عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَإِنَّهُ مَوْضُوعٌ كُلُّهُ.]

یادرکھو! زمانہ جاہلیت کی ہر چیز میرے قدموں کے نیچے ہے اور پامال و بے قدر ہیں۔ زمانہ جاہلیت کے خون معاف کردیئے گئے ہیں، زمانہ جاہلیت کا سود معاف کردیا گیا ہے اور سب سے پہلا سود جسے میں اپنے سودوں سے معاف کرتا ہوں عباس بن عبدالمطلب کا سود ہے۔

[فَاتَّقُوا اللّٰهَ فِي النِّسَاءِ فَإِنَّكُمْ أَخَذْتُمُوهُنَّ بِأَمَانِ اللّٰهِ وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللّٰهِ وَلَكُمْ عَلَيْهِنَّ أَنْ لَا يُوطِئْنَ فُرُشَكُمْ أَحَدًا تَكْرَهُونَهُ. فَإِنْ فَعَلْنَ ذٰلِكَ فَاضْرِبُوهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ وَلَهُنَّ عَلَيْكُمْ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ.]

اے لوگو! عورتوں کے معاملہ میں اللہ سے ڈرو، تم نے ان کو خدا کی امان کے

Marfat.com

ساتھ لیا ہے یعنی ان کے حقوق کی ادائیگی اور ان کو عزت و احترام کے ساتھ رکھنے کا جو عہد خدا نے تم سے لیا ہے یا اس کا عہد جو تم نے خدا سے کیا ہے اسی کے مطابق عورتیں تمہارے پاس آئی ہیں، اور ان کی شرم گاہوں کو خدا کے حکم سے (یعنی فانکحوا کے مطابق رشتہ زن وشو قائم کر کے) اپنے لئے حلال بنایا ہے اور عورتوں پر تمہارا حق یہ ہے کہ وہ تمہارے بستروں (گھروں) پر کسی ایسے شخص کو نہ آنے دیں جس کا آنا تم کو ناگوار گزرے اور تم پر ان کا حق یہ ہے کہ تم ان کو اپنی استطاعت و حیثیت کے مطابق کھانے پینے کا سامان، مکان اور کپڑا دو۔

[وَقَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ إِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِهِ كِتَابَ اللهِ. وَأَنْتُمْ تُسْأَلُونَ عَنِّي فَمَا أَنْتُمْ قَائِلُونَ.]

لوگو! میں تمہارے درمیان ایسی چیز چھوڑتا ہوں جس کو اگر تم مضبوطی سے تھامے رہو گے تو میرے بعد (یا اس کو مضبوطی سے تھامے رہنے اور اس پر عمل کرنے کے بعد) تم ہرگز گمراہ نہیں ہو گے اور وہ چیز کتاب اللہ ہے اور اے لوگو! میرے بارہ میں تم سے پوچھا جائے گا کہ میں نے منصب رسالت کے فرائض پوری طرح انجام دیئے یا نہیں؟ اور میں نے دین کے احکام تم تک پہنچا دیئے یا نہیں؟ تو تم کیا جواب دو گے؟

اس موقع پر صحابہ رضی اللہ عنہم نے (بیک زبان) کہا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے سامنے اس بات کی شہادت دیں گے کہ آپ ﷺ نے دین کو ہم تک پہنچا دیا اپنے فرض کو ادا کر دیا اور ہماری خیر خواہی کی اس کے بعد آپ ﷺ نے اپنی شہادت کی انگلی سے اشارہ کیا بایں طور کہ اسے آسمان کی طرف اٹھایا اور پھر لوگوں کی طرف جھکا کر تین مرتبہ یہ کہا کہ اے اللہ! اپنے بندوں کے اس اقرار اور اعتراف پر تو گواہ رہ اے اللہ! تو گواہ رہ۔ [1]

[1] صحیح مسلم، الحج (۲۹۵۰)

Marfat.com

روزہ رکھنے والے

ماہ رمضان المبارک کے روزے ہجرت کے اٹھارہ ماہ بعد شعبان کے مہینہ میں قبلہ کی تبدیلی کے دس روز بعد فرض کیے گئے۔ تو آپ ﷺ نے روزے رکھنے شروع کر دیے۔

رسول اللہ ﷺ کی افطاری

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

[كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُفْطِرُ عَلٰى رُطَبَاتٍ قَبْلَ أَنْ يُّصَلِّيَ، فَإِنْ لَّمْ يَكُنْ رُطَبَاتٌ، فَتَمَرَاتٌ، فَإِنْ لَّمْ يَكُنْ تَمَرَاتٌ حَسَا حَسَوَاتٍ مِّنْ مَّاءٍ.]

''رسول اللہ ﷺ کا معمول تھا کہ نماز مغرب سے پہلے تازہ کھجوروں سے روزہ افطار کرتے اگر تازہ کھجوریں نہ ہوتیں تو چھوہاروں سے روزہ افطار کرتے اگر چھوہارے نہ ہوتے تو پانی چند گھونٹ پی لیتے۔'' ①

اعتکاف کرنے والے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:

''نبی پاک ﷺ رمضان کے آخری عشرے کا اعتکاف کرتے حتی کہ آپ ﷺ وفات پا گئے پھر آپ ﷺ کی بیویاں اعتکاف کرتی تھیں۔'' ②

عیدین منانے والے

سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو اہل مدینہ سال میں دو تہواروں کو کھیل کود اور ہنسی مذاق کا اہتمام کیا کرتے تھے آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: ''یہ دن کیسے ہیں'' لوگوں نے عرض کیا ہم قبل از اسلام ان دو تہواروں میں خوشی منایا

---

① جامع ترمذی (٦٩٩) ② بخاری (٢٠٢٦) ومسلم (١١٧٢)

Marfat.com

کرتے تھے اور کھیلتے کودتے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے تمہیں ان کے بدلے میں دو بہترین دن عطا فرمائے ہیں اور وہ یہ ہیں عید الفطر اور عید الاضحیٰ''۔ ❶

حضرت عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

[كَانَ يَلْبَسُ يَوْمَ الْعِيْدِ بُرْدَةً حَمْرَاءَ]

''رسول اللہ ﷺ عید کے دن سرخ دھاریوں والی چادر زیب تن فرماتے تھے۔'' ❷

قربانی کرنے والے

جب یوم الترویہ ۸ ذی الحجہ ہوا تو لوگوں نے حج کا احرام باندھا رسول اللہ ﷺ نے ساٹھ اونٹ کھڑے ہو کر اپنے ہاتھ سے نحر کیے اونٹ کی گردن میں خاص مقام پر برچھی مار کر خون بہانے کو نحر کہتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے دو مینڈوں کی قربانی کی جو چتکبرے اور سینگ والے تھے۔ ❸

عید کے دن آپ ﷺ کا معمول

آپ ﷺ عید الاضحیٰ میں نماز عید کے بعد قربانی کے گوشت سے کھانا تناول فرمایا کرتے تھے۔ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ'' آپ ﷺ قربانی کے دن (نماز عید سے) واپس پلٹنے تک کچھ تناول نہ فرماتے (لیکن یہ روزہ نہ تھا جیسا کہ بعض لوگ کہتے ہیں)'' ❹

آپ ﷺ کی قربانی کے جانور

پیارے رسول ﷺ نے فرمایا: ''صرف دو دانتا جانور کی قربانی کرو، ہاں اگر وہ تم پر مشکل ہو جائے (یعنی مل نہ رہا ہو یا اس کا خریدنا تمہاری طاقت سے بالاتر ہو) تو بھیڑ کا

---

❶ سنن النسائی، صلاۃ العیدین (۱۵۵۷)

❷ مجمع الزوائد (۱۹۸/۲) والصحیحۃ (۱۲۷۹) ❸ طبقات ابن سعد (۳۸۴/۱)

❹ سنن ابن ماجہ، أبواب ماجاء فی الصیام (۱۷۶۰) صحیح

Marfat.com

جذعہ (کھیرا، جو ایک سال کا ہو) کرلو۔"[1]

پیارے رسول ﷺ نے فرمایا: "قربانی میں چار قسم کے جانور جائز نہیں:

① کانا (بھینگا) جانور، جس کا کانا پن واضح ہو۔

② بیمار، جس کی بیماری واضح ہو۔

③ لنگڑا، جس کا لنگڑا پن واضح ہو۔

④ نہایت لاغر جانور، جس کے اندر گودا نہ ہو۔[2]

⑤ وہ جانور جس کا کان آدھا یا آدھے سے زیادہ کٹا ہوا ہو۔[3]

⑥ خارش زدہ جانور اور دوسرا وہ جس کا تھن کٹا ہوا ہو۔[4]

نوٹ: آپ ﷺ نے خصی جانور کی قربانی بھی کی ہے۔[5]

---

① صحیح مسلم (۱۹۶۳) ② سنن ابو داؤد (۲۸۰۲)

③ ارواء الغلیل (۴/۳۶۱) ④ مجمع الزوائد (۴/۱۹)

⑤ ابن ماجة (۳۱۲۲)

Marfat.com

غزوات وسرایا نبویہ ﷺ

امیر کی اطاعت کا حکم دینے والے

رسول اللہ ﷺ نے تعصب دور کرنے جماعت کی وحدت قائم رکھنے اور حکمران کی اطاعت کا حکم دیا ہے آپ ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص امیر کی اطاعت سے نکل گیا اور جماعت سے الگ ہو کر مر گیا وہ جاہلیت کی موت مرا جو شخص تعصب کے اندھے جھنڈے کے نیچے لڑا اس کا غیظ وغضب بھی عصبیت کی بناء پر ہے۔ اور دعوت بھی عصبیت کی طرف ہے۔ وہ مارا گیا تو اس کی موت بھی جاہلیت والی ہوگی جو شخص میری امت کے خلاف خروج اور بغاوت کرتا ہے نیک کو بھی مارتا ہے اور برے کو بھی نہ اسے مومن کے قتل کی پرواہ ہے نہ کسی ذمی کے عہد کی اس کا مجھ سے اور میرا اس سے کوئی تعلق نہیں۔''[1]

آپ ﷺ نے فرمایا:

[اسْمَعُوا وَأَطِيعُوا وَإِنِ اسْتُعْمِلَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ كَأَنَّ رَأْسَهُ زَبِيبَةٌ.]

''امیر کی بات سنو اور اس کی اطاعت کرو چاہے ایک حبشی غلام تمھارا امیر بنا دیا گیا ہو جس کا سر منقیٰ جیسا ہو۔''[2]

---

1. صحیح مسلم، الأمارة ،باب وجوب ملازمة جماعة المسلمين عند ظهور الفتن (١٨٤٨-٨٦-٦)
2. صحیح بخاری، الأحکام، باب السمع والطاعة للأمام (٧١٤٢)

Marfat.com

جنگی تلواروں والے

لوگ دنیا کی عارضی زندگی کے لیے کتنا مال و دولت اکٹھا کرتے ہیں مگر مرتے وقت سب یہیں پہ رہ جاتا ہے جو وہ مال چھوڑ کر مرتا ہے اس کو ''ترکہ'' کہتے ہیں۔ ہمارے پیارے نبی ﷺ کی جب وفات ہوئی تو ان کے ''ترکے'' میں بھی گیارہ تلواریں تھیں۔ جن میں سے بعض عرب کی مشہور ترین تلواریں تھیں۔ ان تلواروں کے نام کچھ یوں ہیں۔

① **ماثور:** آپ ﷺ کی تلواروں میں سے سب سے پہلی تلوار ہے جو آپ ﷺ کو آپ کے والد صاحب کے ترکے سے ملی۔

② **العضب:** جب آپ ﷺ بدر کو چلنے لگے تو سیدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کی خدمت میں بطور ہدیہ پیش کی۔

③ **ذوالفقار:** یہ تلوار آپ ﷺ کی تمام تلواروں میں سب سے زیادہ مشہور ہے۔ یہی وہ تلوار ہے جس کے بارے میں آپ ﷺ نے اُحد کے روز خواب دیکھا تھا۔ یہ تلوار عاص بن منبہ کافر کی تھی جو آپ ﷺ کو بدر کے مال غنیمت سے ملی۔ حضور اکرم ﷺ کو اس تلوار سے بہت محبت تھی۔ اس کے دستے اور کنڈے پر چاندی جڑی تھی آپ ﷺ کی اس تلوار کے ساتھ والہانہ محبت کا اعلان تھا۔ یہ تلوار آپ ﷺ کی ملکیت میں آنے کے بعد پھر کبھی آپ ﷺ سے جدا نہ ہوئی۔

④ **قلعی:** یہ آپ ﷺ کو ''قلع'' نامی جگہ سے ملی۔

⑤ **البتار:** بہت خوب کاٹنے والی۔

⑥ **الحتف:** موت۔

⑦ **المخذم:** کاٹنے والی۔

⑧ **الرسوب:** یعنی جسم میں گھس کر ڈوب جانے والی۔

Marfat.com

⑨ القضیب: تیز دھار والی تلوار۔

⑩ القضمامة: کاٹنے والی اور ایسی مضبوط جو کبھی مڑ نہ سکے۔

⑪ اللحیف: یعنی ادھیڑنے والی۔[1]

غزوات میں شرکت کرنے والے

آپ ﷺ نے زندگی میں جو کل غزوات لڑے

① غزوہ بواط:۔(ربیع الاوّل ۲ ھ) نبی کریم ﷺ کے ساتھیوں کی تعداد ۲۰۰ تھی اور دوسری طرف امیہ بن خلف سے رضوی اور بواط سے واپسی پر قریش کا قافلہ اور امیہ بن خلف سے سامنا ہوا ان کی تعداد ۱۰۰ تھی۔

② غزوہ سفوان یا بدر اولیٰ: (ربیع الاوّل ۲ ھ) نبی کریم ﷺ نے ۷۰ ساتھوں سمیت کرز بن جابر کا جو اہل مدینہ کے مویشی لوٹ کر لے گیا تھا سفوان تک تعاقب کیا مگر وہ ہاتھ نہ لگا۔ نبی ﷺ واپس تشریف لائے۔

③ غزوہ بدر الکبریٰ: (رمضان ۲ ھ) میں نبی کریم ﷺ نے ۳۱۳ جانثاروں کے ساتھ ابوجہل کی مدینے سے باہر مدافعت کی جو (۱۰۰۰) ایک ہزار کا لشکر لے کر آ رہا تھا مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ نے فتح دی۔ نتیجے میں دشمن کے 70 آدمی مارے گئے اور 70 قیدی بنا لیے گئے۔ اور مسلمانوں سے 14 صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو شہادت کی موت نصیب ہوئی۔

④ غزوہ السویق: (۲ ھ ذی الحجہ) میں ابوسفیان (۲۰۰) دوسو سواروں کے ساتھ مدینہ آیا اور دو مسلمانوں کو شہید کیا اور پھلدار درختوں کو کاٹ کر چلا گیا تو نبی ﷺ نے دوسو (۲۰۰) ساتھیوں کے ساتھ دشمن کا تعاقب کیا مگر ہاتھ نہ آیا۔

⑤ غزوہ ذی امر یا غزوہ غطفان یا غزوہ انمار: (ربیع الاوّل ۳ ھ) میں نبی کریم ﷺ نے 450 ساتھیوں کے ساتھ مظاہرہ کیا جس کی وجہ سے بنو ثعلبہ اور بنو محارب جو جمع

---

① بحوالہ: زرقانی (۳۷۸)

Marfat.com

ہوئے تھے کہ مدینے پر حملہ آور ہوں منتشر ہو گئے۔

⑥ غزوہ احد: (۶ شوال ۳ھ) میں 650 پیادہ نے نبی کریم ﷺ کی قیادت میں احد کے مقام پر دشمن کا مقابلہ کیا جن کی تعداد کل 3000 تھی۔ جن میں 2800 پیادہ اور 200 سوار تھے۔ اس مقابلے میں مسلمانوں کو سخت نقصان اٹھانا پڑا مگر کفار مرعوب ہو کر نتیجہ میں ناکام ہوئے۔ جس میں 70 مسلمان شہید ہوئے اور 40 قیدی بنا لیے گئے اور کفار میں سے 30 قتل ہوئے۔

⑦ غزوہ بدر الاخری: (ذی قعدہ ۴ھ) نبی کریم e 1500 پیادہ اور 10 سواروں کے ساتھ نکلے تو دشمن ابوسفیان 2000 پیادہ اور 50 سوار کو مکہ سے لڑائی کی غرض سے لیکر ظہران یا عسفان تک آیا پھر واپس لوٹ گیا۔ تو نبی کریم ﷺ بھی واپس تشریف لے آئے۔

⑧ غزوہ بنو مصطلق یا مریسیع: (۳ شعبان ۵ھ) نبی کریم ﷺ نے بنو مصطلق والوں سے جنگ کی، دشمن کو شکست ہوئی، دشمن کے 190 قیدی ہوئے سب چھوڑ دیے گئے اور 10 قتل ہوئے اور مسلمانوں میں سے ایک شہید ہوا۔

⑨ غزوہ احزاب یا خندق: (شوال ذی قعدہ ۵ھ) نبی کریم ﷺ کے ساتھیوں کی تعداد 3000 تھی اور دشمن کی تعداد ابو سفیان اموی کی قیادت میں 10000 تھی۔ مسلمانوں سے 6 شہید ہوئے اور دشمن کے دس قتل کر دیے گئے۔ دشمن ناکام ہو کر واپس لوٹ گیا۔

⑩ غزوہ بنو قریظہ: (ذی الحجہ ۵ھ) میں مسلمانوں کا بنو قریظہ یہودی قبیلہ سے معرکہ ہوا مسلمانوں کے 4 شہید ہوئے اور یہودی دشمن کے 200 قیدی ہوئے اور 400 قتل کر دیے گئے۔

⑪ غزوہ بنی لحیان: (ربیع الاول ۶ھ) رسول اللہ ﷺ نے دو سو سواروں کے ساتھ بنو

Marfat.com

طیانِ شاخ ہذیل پر چڑھائی کی مگر دشمن بھاگ گیا۔ مقابلہ نہیں ہوا۔

⑫ غزوہ ذی قردہ یا غابہ: (ربیع الاوّل ۶ھ) 500 صحابہ نے مع سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ شرکت کی بنو غطفان کی طرف۔ دشمنوں کا ایک قتل ہوا۔ اور مسلمانوں میں سے ایک عورت قید ہوئی اور تین شہید ہوئے۔

⑬ غزوہ خیبر: (۷ھ محرم) میں 1400 آدمی اور 20 عورتوں نے شرکت کی اور دشمن کی تعداد 10000 تھی جو خیبر کے یہود تھے کناز بن ابوالحقیق کی قیادت میں دشمن کے 93 قتل ہوئے اور مسلمانوں کے 50 نوجوان زخمی ہوئے اور 18 یا 19 شہید ہوئے۔

⑭ غزوہ وادی القریٰ: (محرم ۷ھ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے 1382 صحابہ کرام کے ساتھ خیبر سے واپسی پر ذی القریٰ کے یہودیوں سے خفیف مقابلہ کیا۔ ایک مسلمان شہید ہوا۔ اور دشمن کے 11 قتل ہوئے۔

⑮ غزوہ فتح مکہ: (رمضان ۸ھ) 10000 مسلمانوں نے شرکت کی لیکن مکہ والوں نے صلح کر لی۔ فوج کے ایک دستے سے مزاحمت ہوئی دو مسلمان شہید ہوئے اور دشمن کے 12 قتل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے فتح ہوئی۔

⑯ غزوہ حنین یا اوطاس یا ہوازن: (شوال ۸ھ) میں 12000 مسلمانوں نے بنو ہوازن بنو ثقیف اور مضر بنو احسم کی طرف چڑھائی کی۔ دو مسلمان شہید ہوئے۔ اور دشمن کے 6000 قیدی ہوئے اور 17 قتل ہوئے۔ مسلمانوں کو فتح ہوئی۔

⑰ غزوہ طائف: (شوال ۸ھ) میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم 12000 صحابہ کے ساتھ بنو ثقیف کا محاصرہ کیا مقابلہ نہیں ہوا۔

⑱ غزوہ تبوک: (رجب ۹ھ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے 30000 کا لاؤ لشکر لے کر قیصر ہرقل کی طرف چڑھائی کی لیکن سرحد پر مظاہرے کر کے دشمن کو مرعوب کرنے کے

Marfat.com

بعد واپس ہوئے۔

مال غنیمت تقسیم کرنے والے

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے مال غنیمت کو مسلمانوں کے درمیان تقسیم کیا۔ [1]

میدان جنگ میں اللہ کے رسول ﷺ نے قبلہ کی طرف چہرہ مبارک کر کے ہاتھ پھیلا کر جو دعا مانگی تھی اللہ تعالیٰ نے وہ قبول فرمالی اور اب مجاہدین واپس گھروں کو پلٹ رہے تھے تو مشرکین کے چھوڑے ہوئے راشن سے سیر ہو کر کھا رہے تھے۔ ان کے جوتے پہن کر اور ان کی سواریوں پہ سوار ہو کر پلٹ رہے تھے۔ جو بدن سے ننگے تھے وہ چادروں اور کپڑوں سے لدھے ہوئے مدینہ کو واپس آ رہے تھے۔ اللہ کے رسول ﷺ نے پانچواں حصہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے لیے یعنی عام مسلمانوں کے مفاد کے لیے رکھا اور باقی مجاہدین میں تقسیم کر دیا۔

فتح کے لیے دعا کرنے والے

حضرت اُبی اوفی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اتحادی فورسز کے خلاف رسول اللہ ﷺ نے یوں دعا کی:

[اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ، سَرِيعَ الْحِسَابِ، اهْزِمِ الأَحْزَابَ وَزَلْزِلْ بِهِمْ.]

''اے کتاب نازل کرنے والے جلد حساب لینے والے اے اللہ اتحادی فورسز کو شکست سے دو چار کر اے اللہ ان کو ہزیمت دے ان کو جھنجوڑ کر رکھ دے۔'' [2]

---

(1) ابن حبان ۴۷۵۵ و إسناده حسن لذاته

(2) بخاري، المغازي باب غزوة الخندق وهي الأحزاب (۴۱۱۵)

Marfat.com

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا لشکر خیبر کی طرف بھیجنے والے

حضرت سوید بن نعمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں بھی اللہ کے رسول ﷺ کے ہمراہ خیبر کی طرف جہاد کے لیے نکلا تھا صہبا خیبر کے نشیب میں ایک مقام ہے جب ہم وہاں پہنچے تو اللہ کے رسول ﷺ نے وہاں عصر کی نماز ادا کر کے سفر کا کھانا طلب فرمایا مگر ستو کے سوا کچھ موجود نہ تھا۔ وہی آپ کی خدمت میں حاضر کر دیا گیا۔ آپ ﷺ نے اسے بھگونے کا حکم دیا اور پھر وہی کھایا اور ہم سب نے بھی کھایا۔ [1]

خیبر کھجوروں کے باغات سے مالا مال علاقہ ہے یہ شہر مدینہ منورہ سے ۱۸ کلومیٹر کے فاصلے پر شمال میں ہے یہاں کے یہودی مدینہ منورہ میں قائم مقام اسلامی ریاست کو ملیامیٹ کرنے کے لیے لگاتار سازشوں میں مصروف رہتے تھے یہاں کا سردار اسلام بن الحقیق ہی مشرکین مکہ اور بنو غطفان کو تیار کر کے مدینہ پر حملہ کے لیے لایا تھا۔ اندر سے بنو قریظہ کو یہودیوں کو تیار کیا تھا اور یوں مل ملا کے غزوہ احزاب وجود میں آیا تھا۔ غزوہ احزاب میں کامیابی اور پھر صلح حدیبیہ کے بعد اللہ کے رسول ﷺ نے طے کر لیا کہ ان موذی دشمنوں کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ختم کر دیا جائے۔ مسند احمد کی صحیح روایت ہے اللہ کے رسول ﷺ نے مدینہ کا انتظام وانصرام حضرت سباع بن عرفطہ رضی اللہ عنہ کے سپرد کر دیا، اور خود غزوہ خیبر کیلئے نکل پڑے۔ [2]

پرچم جہاد داماد کو دینے والے

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ خیبر کے روز اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا یہ جھنڈا میں کل اس شخص کو دوں گا جس کے ہاتھ میں اللہ نے فتح رکھی ہے۔ وہ شخص اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے۔ اللہ اور اس کے رسول ﷺ اس سے محبت کرتے ہیں۔ اب صورتحال یہ ہوگئی کہ لوگوں کی رات اس سوچ میں گزر گئی کہ دیکھیں کل

---

① بخاري، المغازي، باب غزوة خيبر (۴۱۹۰) وابن حبان (۱۵۵)

② مسند أحمد (۲/۳۴۵)(۸۵۷۳) إسناده صحيح

Marfat.com

جھنڈا کس کو ملتا ہے پھر جب صبح ہوئی تو سارے لوگ اللہ کے رسول ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہر ایک یہی آس لگائے ہوئے تھا کہ جھنڈا اس کو مل جائے آپ ﷺ نے فرمایا:

[أَيْنَ عَلِيُّ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ؟]

''علی بن ابی طالب کہاں ہے''

عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ ان کی تو آنکھیں خراب ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: انھیں میرے پاس بلا لاؤ۔ (1)

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اللہ کے رسول ﷺ نے مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف بھیجا ان کی آنکھیں خراب تھیں۔ میں انھیں اللہ کے رسول ﷺ کے پاس لایا۔ (2)

جب انھیں لایا گیا تو اللہ کے رسول ﷺ نے اپنا لعاب مبارک ان کی آنکھوں میں لگا دیا اور ان کے لیے دعا بھی کی حضرت علی رضی اللہ عنہ ایسے ٹھیک ہو گئے جیسے ان کی آنکھوں میں کوئی تکلیف تھی ہی نہیں اب اللہ کے رسول ﷺ نے انھیں پرچم عطا فرمایا۔

پرچم تھام کر حضرت علی رضی اللہ عنہ عرض کرنے لگے اے اللہ کے رسول ﷺ میں ان سے اس وقت تک جنگ کروں گا جب تک وہ ہمارے جیسے مسلمان نہ ہو جائیں اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں اسی طرح اپنے عزم پر ڈٹے ہوئے میدان میں جاؤ پھر انھیں اسلام قبول کرنے کی طرف بلاؤ انھیں اللہ کے اس حق کے بارے میں آگاہ کرو جو ان پر واجب ہے۔ اللہ کی قسم تمہارے ذریعے اللہ تعالیٰ کسی ایک شخص کو بھی ہدایت دے دے تو وہ تمھارے لیے سرخ اونٹ سے بہتر ہے۔ (3)

---

(1) بخاری، المغازی، باب غزوة خيبر
(2) مسلم، الجهاد، باب غزوة ذی قرد و غيرها
(3) بخاری، المغازی، باب غزوة خيبر (۴۲۱)

Marfat.com

عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی بیعت کرنے والے

حدیبیہ کے دن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی بیعت کس لیے تھی۔ اس بارے میں روایات مختلف ہیں امام بخاری رحمہ اللہ نے سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے موت پر بیعت کی تھی۔ عثمان رضی اللہ عنہ چونکہ قریش کے ہاں قید میں تھے اس لیے رسول اللہ ﷺ نے ان کی طرف سے خود بیعت کی اور فرمایا: عثمان رضی اللہ عنہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے کام سے گئے ہیں اس لیے ان کی طرف سے میں بیعت کرتا ہوں۔ اور اپنا دایاں ہاتھ بائیں پر مار کر فرمایا یہ عثمان رضی اللہ عنہ کی بیعت ہے۔

عثمان بن وہب نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا بیعت الرضوان سے عثمان رضی اللہ عنہ کی غیر حاضری کے بارے میں عرض کیا کہ اگر وادی مکہ میں عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے کوئی آدمی معزز ہوتا تو رسول اللہ ﷺ اس کو اپنا نمائندہ بنا کر بھیجتے آپ ﷺ نے جب عثمان رضی اللہ عنہ کو مکہ روانہ کر دیا تب بیعت الرضوان واقع ہوئی۔ اسی لیے آپ ﷺ نے اپنے دائیں ہاتھ کے بارے میں فرمایا: یہ عثمان رضی اللہ عنہ کا ہاتھ ہے اور اسے اپنے دوسرے ہاتھ پر مار کر فرمایا یہ عثمان رضی اللہ عنہ کی بیعت ہے۔ [1]

سپہ سالاروں کو وصیت کرنے والے

رسول اللہ ﷺ سپہ سالارانِ جیش کو وصیت کی کہ وہ حارث بن عمیہ کے قتل کی جگہ پر پہنچیں اور وہاں موجود مشرکین کو اسلام کی دعوت دیں۔ اگر قبول کر لیں تو پھر ان پر حملہ نہ کریں۔ اور اگر نہ قبول کریں تو پھر اللہ سے مدد مانگیں اور ان سے قتال کریں۔ آپ ﷺ نے ان سے یہ بھی کہا کہ تم لوگ اللہ کا نام لے کر اس کی راہ میں جہاد کرو اور ہر اس شخص سے قتال کرو جو کفر کی راہ اختیار کرتا ہے۔ کسی کو دھوکہ نہ دو۔ اور کسی بچے کو قتل نہ کرو۔ اگر مشرک دشمن تمہارے سامنے آئیں تو انھیں تین باتوں میں سے ایک کی طرف

---

[1] صحیح بخاری، المغازی (٦٦-٤) الترمذی (٢٧٦)

Marfat.com

بلاؤ۔ اوران میں سے جس بات پر بھی راضی ہو جائیں اسے قبول کرلو۔ اوران پر حملہ نہ کرو۔ اوران کے مسلمان ہو جانے کی صورت میں ان کو کہو کہ وہ دارالمہاجرین مدینہ منتقل ہو جائیں۔ اورایسا کرنے کی صورت میں ان کے حقوق دیگر مہاجرین جیسے ہوں گے۔ اوران کی ذمہ داریاں مہاجرین جیسی ہوں گی۔ اوراگر اسلام لانے کے بعد اپنے شہرو علاقہ میں ہی رہنا چاہیں تو ان کی حیثیت دیہاتی مسلمانوں جیسی ہوگی۔ اوران پر اللہ کے احکام نافذ ہوں گے۔ اوراگر دائرہ اسلام میں داخل ہونے سے انکار کر دیں تو ان سے جزیہ دینے کو کہو۔ اگر مان جائیں تو ان سے جزیہ لینا قبول کرلواوران پر حملہ نہ کرو۔ اوراگر جزیہ دینے سے انکار کر دیں تو اللہ سے مدد طلب کرواوران سے قتال کرو۔ اور اگرتم کسی شہر یا قلعہ کا محاصرہ کرواور دشمن تم سے اللہ کے حکم کے مطابق معاملہ کرنے کی بات کریں تو ایسا نہ کرو بلکہ اپنے فیصلے اورصوابدید کے مطابق معاملہ کی پیش کش کرو اس لیے کہ تم نہیں جانتے کہ تم اللہ کے حکم اور فیصلہ کے مطابق معاملہ کرسکو گے یا نہیں۔ اور اگرتم کسی قلعہ یا شہر کا محاصرہ کرواور مشرکین چاہیں کہ تم انھیں اللہ اوراس کے رسول ﷺ کے نام سے عہد و پیمان دے دو تو ایسا نہ کرو بلکہ اپنے اور اپنے ساتھیوں کے نام عہد و ذمہ دواس لیے کہ اگر اللہ نہ کرے تم اس ذمہ کو نباہ نہ سکو تو یہ اس سے بہتر ہے کہ تم اللہ اور اس کے رسول کے نام کا ذمہ نہ نباہ سکو۔ [1]

فتح مکہ کے دن خطبہ دینے والے

فتح مکہ کے دوسرے دن رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کے سامنے خطبہ دیا اللہ کی حمد وثناء بیان، کی مکہ کو اللہ نے حرم بنایا ہے۔ لوگوں نے اسے حرم نہیں بنایا ہے۔ کوئی آدمی جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس کے لیے حلال نہیں کہ یہاں کسی کا خون بہائے۔ یا کسی درخت کو کاٹے اگر کوئی شخص رسول اللہ ﷺ کے قتال کو حجت بنائے تو اس سے تم

[1] المغازی الواقدی (۲/۷۵۷۔۷۵۸)

Marfat.com

لوگ کہو کہ اللہ نے صرف اپنے رسول ﷺ کو اجازت دی تھی۔ اور اپنے رسول ﷺ کو بھی صرف چند ساعات کے لیے اجازت دی تھی۔ اور آج اس کی حرمت کل کی طرح لوٹ آئی ہے۔ ہر حاضر غائب کو خبر دے اس خطبہ کا سبب یہ تھا۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دن بنی خزاعہ کو بنی بکر سے قتال کی اجازت دی تھی۔ چنانچہ انھوں نے بنی بکر والوں سے انتقام لیا۔ آپ ﷺ اس وقت مکہ میں تھے پھر آپ ﷺ نے تلوار چلانے سے منع فرما دیا۔ اس کے بعد ایسا ہوا کہ بنی خزاعہ والوں کو حرم میں ہذیل کا ایک آدمی مل گیا۔ جو رسول اللہ ﷺ کو سلام کرنے کے لیے جا رہا تھا۔ اس آدمی نے خزاعہ والوں کو دور جاہلیت میں نقصان پہنچایا تھا۔ اور خزاعہ کے لوگ اس کی تلاش میں تھے۔ خزاعہ نے اسے قتل کر دیا۔ اور تیزی سے رسول اللہ ﷺ کی طرف بڑھے تاکہ آپ ﷺ انھیں اس کی اجازت دے دیں۔ رسول اللہ ﷺ کو جب اس کی خبر ہوئی تو شدید ناراضی کا اظہار کیا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے آپ ﷺ کو ایسا ناراض ہوتے ہوئے پہلے کبھی نہ دیکھا تھا۔ خزاعہ کے لوگ دوڑ کر ابو بکر اور علی رضی اللہ عنہما کے پاس گئے اور ان سے سفارش کرنے کی درخواست کی انھیں ڈر ہوا کہ وہ ہلاک ہو گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے نماز ادا کرنے کے بعد خطبہ ارشاد فرمایا:

> اللہ کے نزدیک سرکش تین لوگ ہیں ایک وہ آدمی جو حرم میں قتل کر دیا گیا، دوسرا وہ جس نے کسی اور کو حرم میں قتل کر دیا، اور تیسرا وہ جس نے دور جاہلیت کا انتقام اسلام کے بعد طلب کیا۔ اللہ کی قسم میں اس آدمی کی دیت دوں گا۔ جسے تم لوگوں نے ابھی قتل کیا۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اس کی دیت ادا کر دی۔ [1]

---

① صحیح بخاری، المغازی (۴۲۹۵) صحیح مسلم، الحج (۱۳۵۴)

Marfat.com

آخری ایام

۲۹ صفر گیارہ ہجری سوموار کو رسول اللہ ﷺ ایک جنازے میں بقیع تشریف لے گئے واپسی پر راستے ہی میں دردشروع ہو گیا یہ آپ کی مرض الموت کا آغاز تھا آپ ﷺ نے اسی حالت مرض میں کل ایام ۱۳ یا ۱۴ گزارے۔ ①

آخری باتیں

آپ ﷺ نے فرمایا: یہود و نصاریٰ پر اللہ کی لعنت کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مساجد (سجدہ گاہ) بنایا۔ ②

آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا تم لوگ میری قبر کو بت نہ بنانا کہ اس کی پوجا کی جائے۔ ③

آپ ﷺ نے فرمایا: کہ نماز، غلاموں اور لونڈیوں کا خیال رکھنا۔ ④

آخری نماز

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ سوموار کو لوگ نماز فجر میں مصروف تھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ امامت فرما رہے تھے کہ اچانک رسول اکرم ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کا پردہ ہٹایا اور نماز میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی صفوں پر نظر ڈالی پھر تبسم فرمایا لوگوں نے سمجھا کہ آپ ﷺ نماز کے لیے تشریف لا رہے ہیں، اور صحابہ کرام] خوش

---

① سیرت ابن ہشام (۶۴۲/۲) ② بخاری، الصلاۃ، باب (۵۵)(۴۳۵)
③ موطا مالک، الجامع (۱۶۹۶)
④ ابوداؤد، الادب، باب فی حق المملوک (۵۱۵۶)

Marfat.com

بھی تھے کہ آپ ﷺ کی طبیعت بحال ہو رہی ہے اور بیمار پرسی کی وجہ سے نماز توڑنے تک محسوس ہونے لگا مگر آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ فرمایا کہ اپنی نماز پوری کرلو پھر حجرے کے اندر تشریف لے گئے اور پردہ گرالیا۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ پر کسی دوسری نماز کا وقت نہیں آیا۔

رفیق اعلیٰ سے ملاقات

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں اللہ کے رسول ﷺ کے سامنے ایک بڑا پیالہ پڑا تھا۔ اس کے اندر پانی تھا۔ آپ ﷺ بار بار اس پیالے میں ہاتھ ڈبوتے اپنے چہرے پر گیلے ہاتھوں کو پھیرتے اور فرماتے:

[لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ إِنَّ لِلْمَوْتِ سَكَرَاتٍ.]

''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں بے شک موت کے وقت مشکلات ہوتیں ہیں۔''

آپ ﷺ پر غشی طاری ہوگئی ذرا افاقہ ہوا تو آپ ﷺ کی نگاہیں گھر کی چھت کی جانب اٹھ گئیں اور آپ ﷺ نے فرمایا:

[فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلٰى]

آپ ﷺ نے مذکورہ کلمہ تین بار ارشاد فرمایا۔ آخری بار جو ارشاد فرمایا تو ہاتھ بلند کیا اور کہا:

[اَللّٰهُمَّ فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلٰى]

''اے میرے اللہ اعلیٰ ترین دوست۔''

اس کے ساتھ ہی آپ ﷺ کا ہاتھ نیچے آگیا۔ یہ آپ ﷺ کا آخری کلمہ تھا جو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ آپ ﷺ نے میرے گھر میں رحلت فرمائی۔ جس دن آپ ﷺ کی میرے گھر میں باری تھی اسی دن آپ ﷺ نے رحلت فرمائی اور جس دن اللہ نے میرے اور آپ ﷺ کے لعاب کو (مسواک کی صورت) میں یکجا کیا اس دوران

Marfat.com

آپ نے انتقال فرمایا اور جب آپ ﷺ اس دنیا کو چھوڑ کر گئے تو آپ ﷺ کا سر مبارک میری ہنسلی اور ٹھوڑی کے درمیان تھا۔[1]

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ

یہ واقعہ بارہ ربیع الاول گیارہ ہجری میں سوموار کے دن چاشت کے وقت پیش آیا اس وقت آپ ﷺ کی عمر مبارک تریسٹھ سال چار دن ہو چکی تھی۔

[1] مغازی، باب مرض النبی ﷺ ووفاتہ (۴۴۴۹،۴۴۳۸)(۶۵۱۰) وابن

Marfat.com

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ مَعَہٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ

اپنی صفات کے آئینے میں

تالیف
ازالحق صدیقی

نظرثانی
محمد عظیم حاصل پوری

صبح روشن

Marfat.com